محض خدا کے فضل و رحم سے

هو الناصر

بحمدہ تعالیٰ کہ یہ رسالہ ہدایت قبالہ نافع عجالہ
اہل باطل کی حقیقت کھولنے والا اور صادقوں کی صداقت آفتاب
کی طرح روشن دکھانیوالا حق کا بول بالا اور جھوٹے کا منہ کالا کرنے والا اہل بطالت کے عذر
عاطل و لاطائل کو فی النار ڈالنے والا یعنے کتاب بلند پیام تحقیق الکلام رفیع المقام شمشیر بے نیام

مسمّٰی بہ

کذّابوں کا انجام

مولفہ حضرت علامہ سید ابوالبرکات صاحب محقق دہلوی جانشین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
جسمیں مدعی صادق (مامور من اللہ) کو قرآن و حدیث کے بیان کردہ معیار پر پرکھنے کا طریقہ دکھا کر یہ
ثابت کیا ہے کہ مفتری علی اللہ کو کبھی نصرت اور مہلت نہیں ملتی نبوت میں تاریخ اسلام سے
زائد از یکصد کذابوں کا انجام دکھایا گیا ہے چار سو اسلامی فرقوں کے حالات اور جنتی فرقہ کا ذکر کرکے
اسکی تردید کرنیوالے کو دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج بھی دیا ہے جسکو خاکسار سید علی اصغر ایل
ایم - ایس - ایل - سی - ایس نے مالکان کے حکم سے دستکاری پریس کوچہ پنڈت دہلی میں

قیمت فی جلد عہ (۵ صفر المظفر ۱۳۴۳ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۲۴ء)

اَلتَّحِیَّاتُ

(معنون یا نذر)

عاجز نواز تجھسا کوئی دوسرا نہیں ✢ رنجور کا انیس ہی ہمدم علیل کا
سائل ہون مجھکو قید کم و بیش کی نہیں ✢ مختار ہے کریم کثیر و قلیل کا

ہر اچھی اور مفید کتاب کو کسی بڑے شخص کے نام پر معنون کرنیکا دستور ہے مگر مین جانتا ہون کہ
ت و عزت محض زینت الحیٰوۃ الدنیا ہے۔ اسلیے میرا دل کہتا ہے ؎

جمعیت دل ہے تجھے منظور قانع ہو ✢ کہ اہل حرص کے کب کام خاطرخواہ ہوتے ہین

ور باقیات الصٰلحٰت کیلیے تو صرف رضاے الٰہی کی ضرورت ہے کیونکہ موت ہر
ت تاک مین لگی ہے اور وہ ؎

طویل راہ ہے کوئی نہیں رفیق و انیس ✢ بڑا غضب ہے جو اس راہ مین نہو توشہ

پس مین نہایت ادب اور عجز و انکساری کیساتھ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم مالک
م الدین کے نام اس حقیر تالیف کو معنون کرتا ہوا استدعا کرتا ہون کہ میرے رب
پنے بندون کے لیے اس کتاب کو مفید بنا۔ اور اپنی تمام مخلوق کے صدقہ مین مجھ
سیہ کار کو بخشدے۔ اور میرے اہل و اعیال پر تو اپنا دائمی فضل رکھ۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۔ آمین

نہایت گنہگار۔ تیری رحمت کا امیدوار۔

سید ابو البرکات محقق دہلوی

بروز جمعۃ المبارک ۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۳ ہجری

کذابوں کا انجام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْنَ ۝

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

آہ! ایک دن موت ہے اور ضرور موت ہے۔ یقیناً موت ہے۔ اور اس سے کسی طرح نجات نہیں، مگر بڑی مبارک وہ موت ہے جو ایمان کے ساتھ ہو۔ اور بڑی بری وہ موت ہے جو جہنمی موت ہے۔ دوستو یہ بڑا ضروری اور سب سے اہم سوال ہے کہ ایمان کے ساتھ کس طرح موت نصیب ہو خصوصاً اس حدیث شریف کے پڑھنے کے بعد۔ ستفترق امتی علی ثلاث و سبعین ملۃ کلھم فی النار الا واحدۃ۔ امام بیہقی نے حضرت ابن عمر سے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا جب کہ میری امت میں ۷۳ فرقے ہو جائیں گے۔ اور وہ سب جہنمی ہونگے سوائے ایک فرقہ کے: جن کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں کیا ہے

افترقت الیہود علی احدی و سبعین فرقۃ و تفترق امتی علی ثلث و سبعین۔ یعنی یہود اکہتر اور نصاری بھی اکہتر یا بہتر فرقے ہوگئے۔ میری امت تہتر فرقہ ہو جائے گی۔ اس حدیث کو ابو داؤد ترمذی اور ابن ماجہ کی ایک روایت عوف بن مالک سے یوں ہے کہ یہود ۷۱ فرقے ہوگئے کہ ۷۰ آگ میں ہیں اور ایک جنت

میں قسم ہے اس خدا کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں بقائے ذات محمدی ہے تحقیق میری امت ۷۳ فرقہ ہو جائے گی۔ جنہیں سے ایک فرقہ جنتی ہے اور باقی ۷۲ دوزخی اور عبد اللہ ابن عمر بن عباس کا لفظ مرفوع ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیہ لکان فی امتی من یصنع ذالک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثلثین وسبعین ملتہ فی النار الاملتہ واحدہ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی و قال غریب۔ کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۶۰۴۔

یعنی میری امت پر وہی آئیگا جو بنی اسرائیل پر آیا مطابق ہوں گے ان کے یہاں تک کہ اگر کسی نے ان میں سے اپنی ماں سے علانیہ صحبت کی ہو۔ تو میری امت میں بھی کوئی شخص پیدا ہو جائے گا کہ وہ ایسا کام کرے گا۔ اور بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے۔ میری امت تہتر فرقہ ہو جائیگی اور وہ سب آگ میں جائیں گے مگر ایک ملت والے صحابہ نے پوچھا وہ کون ہیں اے رسول خدا فرمایا وہ طریقہ جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ احمد اور ابو داؤد کا لفظ معاویہ سے یوں ہے

قام فی الناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان من کان قبلکم من اہل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملتہ وان ہذہ الامتہ ستفترق علی ثلث وسبعین فرقتہ ثنتان وسبعون فی النار و واحدۃ فی الجنۃ وہی الجماعتہ۔ یعنی ہم میں آنحضرت خطبے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ خبردار رہو کہ جو تم سے پہلے اہل کتاب تھے وہ بہتر فرقہ ہو گئے اور قریب ہے کہ یہ امت تہتر فرقہ ہو جائے گی۔ بہتر نار میں جائیں گے اور ایک جنت میں اور وہ جماعت ہے۔ ظاہر ہے کہ جماعت وہی کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے۔ کہ جو کسی زندہ امام کے باقاعدہ ماتحت ہے۔ اور جو کسی امام یا خلیفہ کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں بلکہ متفرق ہے اور امام وہ ہو سکتا ہے جو اس صدی کا مجدد ہو۔ اور ابن عدی نے ابوہریرہ سے حرف اس قدر روایت کیا ہے کہ یہود اکہتر فرقے بن گئے اور نصاری بہتر میری امت تہتر فرقہ ہو جائے گی۔ سیوطی نے افتراق امت کی حدیث کو صحیح حسن کہا ہے اور حاکم ابن حبان نے بھی اپنی صحیحین میں اسی مضمون کی حدیث ابوہریرہ سے روایت کی ہے اور بقول مولف مقاصد حسنہ انس اور جابر اور ابو امامہ اور ابن مسعود اور حضرت عمر اور حضرت علی اور عویمر اور ابو درداء اور واثلہ اور عبد اللہ بن عمر بن عباس

ومعاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی مضمون کی روایتیں آئیں ہیں اور ابو ہریرہ بھی اس کے راوی ہیں
اور ابو داؤد و ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن جاری اور حاکم اور ابن حباب وغیرہ محققین حدیث نے اس
کو اپنی اپنی کتب میں روایت کیا ہے۔ اور جامع الاصول اور تیسیر الوصول اور مقاصد حسنہ اور
جمع الجوامع اور کتاب بیہقی وغیرہ میں ان روایت کو ان کتب صحاح و حدیث وغیرہ سے نقل کیا ہے
تو اس کی صحت میں کلام نہیں مجھے شبلی صاحب نعمانی سے تعجب ہے کہ انہوں سیرۃ النعمان کے
صفحہ ۱۳۲ مین محض اپنی رائے سے اس حدیث کو کیوں موضوع قرار دیدیا۔ کوئی بھی دلیل انکی
موضوعیت کی مولوی صاحب نے نہیں بیان کی اس حدیث کے طریق بہت ہیں اور ایمہ حدیث نے
اس کو صحیح مانا ہے اور ترمذی نے جو اس طریق کی روایت کو غریب کہا ہے سو اس کا یہ مطلب ہے
کہ کسی زمانہ میں انکی روایت ایک ہی راوی سے ہوئی ہے۔ اور غریب احادیث صحیحہ کی اقسام سے
ہے اور صحیح حدیث قابل حجت ہے پھر حسن اداتہ پھر حسن لغیرہ اور تمام طریقوں میں تفرق تہتر فرقوں کا
آیا ہے نہ بہتر میں۔ اگرچہ سیوطی نے ایک حدیث ابن ماجہ کی جو انس سے مروی ہے اس مضمون کی
کی بھی نقل کی ہے کہ بنی اسرائیل کے اکہتر فرقہ ہو گئے میری امت بہتر فرقہ ہوجائے گی سب دوزخ
میں جائیں گے مگر ایک فرقہ اور یہ جماعت ہے۔ مگر شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت میں کہتے
ہیں کہ اس روایت کا اعتبار ان بہت سی روایات کے مقابل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سیوطی نے بھی ابن
ماجہ کی حدیث عوف بن مالک سے امت محمدی کے ۷۳ فرقہ ہوجانے کے باب میں نقل کی ہے سو یہی
صحیح روایت ہے اور یہی وجہ ہے کہ صاحب سفر السعادت نے فرمایا ہے کہ در باب افتراق امت
بر ہفتاد و دو فرقہ چیزے ثابت نشد مطلب یہ ہے کہ تفرق امت ۷۳ فرقوں پر ثابت ہوا ہے نہ ۷۲ پر
اور اگر یہ ثابت لیا جائے کہ مصنف سفر السعادت کی مراد یہ ہے کہ افتراق امت کے باب میں مطلق کوئی
حدیث صحیح نہیں وارد ہوئی اور جو کچھ اس معاملہ میں آیا ہے وہ سب موضوع ہے۔ تو یہ قول انکا کیسے
معتبر ہو سکتا ہے۔ جبکہ اتنے بہت سے ایمہ حدیث افتراق امت کی روایت کو صحیح تسلیم کرتے ہیں
اور بہت سے طریقوں سے مروی ہے شاید مولوی شبلی صاحب نے اس حدیث کے موضوع ہونے
کے قول کو یہیں سے اڑایا ہے اور اسپر تدبر نہیں فرمایا۔ مگر سفر السعادت تو یہ کہتے ہیں کہ امت
محمدی کا بہتر فرقہ ہوجانا کسی حدیث سے ثابت نہیں مولوی صاحب نے ایک بڑھا کر ۷۳ اپنی

راوں سے کہا ہے۔ غرضکہ تمام حافظان حدیث نے اس حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق کیا ہے اب کون نہیں جانتا کہ آجکل ۷۳ فرقہ ہوگئے مگر بعض اصحاب یہ کہتے ہیں کہ ابھی ۷۳ فرقے نہیں ہوئے ہم جواب دیتے ہیں کہ اس کا مفصل حال ہم سے کتاب فرقہ ہائے اسلامی منگوا کر دیکھئے جنکی مفصل تشریح سوا ۸ سو سے زیادہ ہے جمعہ ان کے عقائد اور کل حالات کے درج ہیں قیمت ہے مگر ان تمام فرقوں کی اصل یہ تہتر فرقہ ہی ہیں مثلاً شیعوں میں اسی کے قریب فرقے ہیں مگر اصلیت انکی شیعہ فرقہ ہے۔ اور ان میں اس قدر اختلاف ہے کہ ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں ایک سنی کے نزدیک وہ تمام فرقہ ایک ہی فرقہ میں شمار ہوتے ہیں اس سے فرقوں کے نام درج کرتے ہیں جو حسب ذیل ہیں

فہرست فرقہائے اسلامی

۱ - امریہ - غیعوں میں ایک فرقہ ہے بحر المذاہب میں اسکا ذکر ہے۔

۲ - اباحیہ - ۹۰ھ میں یہ فرقہ بڑے زور میں عروج پکڑ گیا اور ترقی کرتا گیا ۹۹۶ھ میں گمنامی کی حالت میں چلا گیا اور تاریخ فرشتہ میں لکھا ہوا ہے کہ سلطان علاؤالدین کے عہد میں ایک گروہ جو اباحیہ تھا بادشاہ نے آروں سے چروا دیا۔

۳ - اباضیہ - ۱۲۳ھ میں یہ فرقہ بنا خوارج کی ایک شاخ ہے

۴ - ابتریہ - تحفہ اثنا عشری نے اس فرقہ کا حال لکھا ہے

۵ - ابدیہ - اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں حصہ دار تھے مفصل دیکھو تذکرۃ المذاہب میں۔

۶ - ابوالحسینیہ - معتزلہ میں ایک فرقہ کا نام ہے

۷ - ابوبکریہ - شرح عقائد جلالی نے اس فرقہ کا حال لکھا ہے۔

۸ - اتحادیہ - ابن تیمیہ نے اپنے رسالہ میں اس فرقہ کا ذکر کیا ہے۔ کہ انکا عقیدہ ہے کہ کہ جو کچھ ہمیں الہام کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے موسیٰ علیہ السلام کی وحی سے برابر مرتبہ رکھتا ہے

۹ - اثنا عشریہ - صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ ۲۶۰ھ میں یہ فرقہ پیدا ہوا مشہور رہے۔

۱۰- اثنا عشری خوجے۔ سوامی نارائن پنتھ کے پیرو ہیں جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ دیکھو پریچنگ آف اسلام صفحہ ۲۲۵

۱۱- اسحٰقیہ۔ یہ ایک فرقہ ہے حضرت علی کو خدا سمجھتا ہے۔

۱۲- اچھوتیہ۔ ۱۲۷۰ھ میں واجد علی شاہ کے زمانہ میں ایک فرقہ مجیبہ تھا جو کنواری لڑکیوں کو کسی امام کی بیوی کر کے ہمیشہ کے واسطے اچھوتی رکھتے ہیں اور ان کو کسی مرد کا چھونا حرام سمجھتے ہیں۔ گویا وہ اس امام کی بیوی ہو گئی۔ مثلاً حضرت عباسؓ امام حسینؓ حسنؓ وغیرہ کے نام پر

۱۳- احمدیہ۔ الخطط والآثار جلد دوم میں لکھا ہے۔ کہ معتزلہ میں سے یہ ایک فرقہ ہے

۱۴- احمدی۔ شیعوں میں ایک جو موسیٰ کاظم کے بعد ان کے بیٹے احمد کو امام مانتے ہیں

۱۵- احمدیہ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود و مہدی وغیرہ مانتے ہیں ان کے متعلق مفصل حالات ناظر تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور سے کتابیں منگوا کر معلوم کر سکتے ہیں اس جگہ ان کے متعلق اس سے زیادہ لکھنا طوالت ہے یا ہماری کتاب تحقیق قیمت ۱۲ میں منگوا کر دیکھو۔

۱۶- اخفسیہ۔ تعریفات میں اس کے عقاید درج ہیں شیعوں میں ایک یہ بھی فرقہ ہے۔

۱۷- ادریسی ۱۲۵۳ھ میں سید محمد بن علی ادریسی کے متبع یہ ایک فرقہ ہے جو کہ خاتم النبیین مانتا تھا۔

۱۸- ازارقہ۔ تاریخ کامل میں اس فرقہ کا ذکر ہے یہ ابی راشد نافع بن ازرق کے تابع تھے

۱۹- ازبکی۔ جھوٹے مدعیوں میں اس فرقہ کے بانی کا ذکر دیکھو۔

۲۰- ازلی۔ فرقہ بابیہ کی شاخ ہے جو کہ صبح ازل کو مہدی جانتے ہیں۔

۲۱- اسحاقیہ۔ نامہ دانشوران جلد دوم میں اس فرقہ کا ذکر ہے

۲۲- اسماعیلیہ۔ شیعوں میں ایک مشہور فرقہ ہے جو اسماعیل بن جعفر صادق کے پیرو ہیں ان کو امام مہدی جانتے ہیں۔

۲۳- اسکافیہ۔ ابو جعفر محمد بن اسکافی کے پیرو ہیں۔

۲۴- اسواریہ۔ یہ فرقہ بھی نظامیہ کی ایک شاخ ہے۔

۲۵- اصغریہ - خوارج میں سے ایک فرقہ ہے - دیکھو تذکرۃ المذاہب

۲۶- اطرافیہ - ارشاد المسلمین میں اس فرقہ کا حال درج ہے

۲۷- افسطحیہ - یہ بھی شیعوں میں ایک فرقہ ہے - دیکھو تذکرۃ المذاہب

۲۸- افعالیہ - یہ ایک فرقہ ہے جسکا عقیدہ ہے جو کچھ ہم افعال کرتے ہیں ہم انپر قادر نہیں خدا ہی کراتا ہے - دیکھو تذکرۃ المذاہب

۲۹- اقترانیہ - ابن تیمیہ نے جو رسالہ خدا سے کلام کرنے کے بارہ میں لکھا ہے اسمیں اس فرقہ کا ذکر کیا ہے اور اس کا نام اقترانیہ لکھا ہے -

۳۰- امامیہ - شرح مواقف میں لکھا ہے کہ شیعوں کا ایک فرقہ ہے

۳۱- اہل ہوا - تعریفات میں اس فرقہ کے عقاید پر بحث موجود ہے

۳۲- اہل حدیث - مشہور فرقہ ہے محتاج تعارف نہیں

۳۳- اہل الروایت - امام مالک سفیان ثوری اس مذہب کے بانی اور مجتہد ہونے کے مدعی تھے اہل حدیث کے بالمقابل یہ فرقہ طیار ہوا - دیکھو مذاہب اسلام

۳۴- اہل سنت والجماعت - ہندوستان کا مشہور فرقہ ہے

۳۵- اہل قرآن - اس مذہب کی بنیاد مولوی عبد اللہ چکڑالوی نے ڈالی نماز تک ان کی نرالی ہے - حدیث کے منکر ہیں - دیکھو مذاہب اسلام

۳۶- بابی - محمد رضا عرف علی محمد اس فرقہ کا بانی ۱۲۶۰ھ میں گذرا ہے اس کے پیرو بابی کہلاتے ہیں - دیکھو مذاہب اسلام -

۳۷- بابکیہ - نامہ دانشوران جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ میں لکھا ہے کہ یہ فرقہ بزمانہ معتصم باللہ ۲۲۰ھ میں پیدا ہوا بابک خرم دین اس کا بانی تھا تناسخ کا قایل تھا -

۳۸- باطنیہ - حسرت آیات جہاں نما میں لکھا ہے کہ احمد بن خلف نے اس فرقہ کی بنیاد رکھی نماز روزہ کے قایل نہ تھے اور ان احکامات کے باطنی طور پر دوسرے معنی کرتے

۳۹- باقریہ - یہ فرقہ امام محمد باقر کے دوبارہ واپس آنے کے منتظر ہیں اور وہی مہدی ہیں

۴۰- بہتریہ - کتاب لب اللباب میں لکھا ہے کہ اس فرقہ کا بانی مغیرہ بن سعد تھا -

۴۱ - بجاریہ - موید الافاضل میں لکھا ہے کہ اس فرقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ بندوں کو جو سزا ملتی ان کے افعال پر نہیں ملتی بلکہ خدا اپنے افعال پر ان کو سزا دیتا ہے۔

۴۲ - بدائیہ - صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کئے پر پچھتایا بھی کرتا ہے۔

۴۳ - بدخشانی - سر آغا خان کے معتقدوں کے ایک فرقہ کا نام ہے۔

۴۴ - بدعیہ - بحر المذاہب میں لکھا ہے کہ یہ فرقہ دو صبح کی اور دو شام کی رکعت نماز پڑھتا ہے اور اقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفامن لیل سے استدلال کرتا ہے۔

۴۵ - برغوثیہ - محمد بن عیسیٰ الملقب بہ برغوث کا پیرو ہے۔ دیکھو مذاہب الاسلام

۴۶ - بزیغیہ - نسیم الریاض میں اس فرقہ کا حال کا درج ہے۔ انکا عقیدہ ہے کہ ہر شخص پر وحی آ سکتی ہے۔

۴۷ - بشریہ - ملل و نحل میں لکھا ہے کہ یہ فرقہ بشر بن معتمر کے متبع ہے۔

۴۸ - بطیخیہ - یہ فرقہ اسماعیل بطیخی کے تبع ہیں۔ (دیکھو مذاہب اسلام)

۴۹ بقاعیہ - مسو جائیلی سیاح افریقہ نے اپنی کتاب اسلام ان ویسٹرن افریقہ میں اس فرقہ کا ذکر کیا ہے۔

۵۰ - بکریہ - شرح عقاید جلالی میں اس فرقہ کا ذکر ہے۔

۵۱ - بنانیہ - منتہی المقال میں اس فرقہ کا ذکر ہے۔

۵۲ - بوہرے - بمبئی کراچی میں وغیرہ میں کثرت سے موجود ہیں۔ دیکھو مذاہب اسلام

۵۳ - بہائی - بہاء الحق کو مہدی مانتے ہیں۔ ہم نے آگے کذابوں کی فہرست میں ذکر کیا ہے

۵۴ - بہشمیہ - یہ فرقہ ابو ہاشم عبد السلام کا متبع ہے۔ دیکھو نامہ دانشوران۔

۵۵ - تارکیہ - موید الافاضل میں اس فرقہ کی نسبت لکھا ہے کہ سوا انکے فرض کے اور کوئی عبادت کی یہ ضرورت نہیں سمجھتے۔

۵۶ - تبریہ - الخطط والآثار میں اس فرقہ کا ذکر ہے۔

۵۷ - تشنیعیہ - نسیم الفرائد میں اس فرقہ کا ذکر ہے۔

۵۸۔ تعلیمیہ - شرح شفائے قاضی میں اس فرقہ کا ذکر ہے
۵۹۔ تفویضیہ - اس فرقہ کا ظہور ۲۵۵ھ میں ہوا دیکھو کتاب جلاء العیون
۶۰۔ تناسخیہ خطط مقریزی میں اس فرقہ کا ذکر ہے
۶۱۔ تمیمیہ - تذکرۃ المذہب میں حالات درج ہیں۔
۶۲۔ ثعلبیہ - نفائیس الفنون نے اس فرقہ کا ذکر کیا ہے
۶۳۔ تمامیہ - ہارون رشید و مامون کے زمانہ میں تمامہ بن اترس گذرا ہے یہ اس کے متبع ہیں دیکھو نسیم الریاض۔
۶۴۔ تنویہ - مطابع الانظار کے صفحہ ۳۶۹ میں اس فرقہ کا ذکر ہے
۶۵۔ ثوبنیہ - یہ فرقہ ابو معاذ تومنی کے تابع ہے دیکھو کشف الغمہ عن افتراق الامہ
۶۶۔ ثومیہ - اتحاف ذوی الالباب میں اس فرقہ کا ذکر ہے
۶۷۔ ثوبانیہ - خبیۃ الاکوان میں اس فرقہ کا ذکر ہے
۶۸۔ جاحظیہ - عمدۃ المطالب میں اس کا ذکر ہے
۶۹۔ جارودیہ - کشکول بہائی میں اس فرقہ کا ذکر ہے۔
۷۰۔ جبائیہ - محمد بن عبد الوہاب جبائی اس فرقہ کا بانی ہے جو ۲۳۵ھ میں پیدا ہوا دیکھو تنزیۃ الانبار صفحہ ۲۵۸
۷۱۔ جبریہ - مجمع البحرین میں اسکا ذکر ہے
۷۲۔ جعدریہ خطط مقریزی میں اس فرقہ کا ذکر ہے
۷۳۔ جرمیہ - انجمن آرائے ناصری میں لغت بابک کے بیان میں تذکرہ ہے
۷۴۔ جعدیہ - جعد بن درہم اس فرقہ کا بانی ہے دیکھو کتاب الملل والنحل۔
۷۵۔ جعفریہ - یہ فرقہ متبع ہے جعفر بن بشر اور جعفر بن حرب بن میسرہ کے تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۲ تفصیلی حالات درج ہیں وہاں ملاحظہ فرمائیے۔
۷۶۔ جعفریہ - امام جعفر صادق کے پیرو ہیں۔ اور محمد بن عسکری کو امام مہدی جانتے جو قریب قیامت ظہور کریں گے دیکھو منتہی المقال۔

۷۷۔ جلالیہ ۔ اصطلاحات الفنون دیکھو۔

۷۸۔ جنابیہ ۔ یہ فرقہ ابو سعید بن حسن بن بہرام جنابی کے متبع ہیں ۳۰۱ھ میں جس نے خانہ کعبہ پر چڑھائی کی تھی دیکھو۔ ذہبی کی طبقات دول اسلام۔

۷۹۔ برقعیہ۔ اسی کتاب اسو دان کذاب کا متبع ہے جس کو متعلق آپکو آیندہ صفحات میں حالات ملینگے

۸۰۔ جناحیہ ۔ یہ متبع ہیں عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوالجناحین بن ابو طالب کے دیکھو کشف الغمہ۔

۸۱ جوالقیہ ۔ ہشام بن سالم جوالیقی کے متبع ہیں دیکھو منتہی المقال۔

۸۲۔ جہمیہ ۔ دیکھو رسالہ رد جہمیہ احمد بن حنبل۔

۸۳۔ حائطیہ ۔ کشاف میں لکھا ہے احمد بن حائط کے متبع ہیں

۸۴۔ حازمیہ ۔ شرح مواقف میں لکھا ہوا ہے کہ یہ فرقہ حازم بن عاصم کے متبع ہے

۸۵۔ حاضریہ ۔ انکا عقیدہ کہ ذکریا بن محمد باقر کوہ حاضر میں چھپے ہوئے ہیں اور قریب قیامت ظاہر ہوں گے۔ تفصیل کے واسطے دیکھو غنیۃ الطالبین۔

۸۶۔ جیبیسیہ ۔ موئد الافاضل میں اس فرقہ کا حال درج ہے

۸۷ حدوثیہ ۔ ابن تیمیہ نے اپنے رسالہ میں اس فرقہ کا حال لکھا ہے۔

۸۸ حدیثیہ ۔ یہ لوگ پیرو فضل حدثی شاگرد نظام کے ہیں۔ ان کا ذکر شہرستانی نے اپنی کتاب ملل و نحل میں لکھا ہے

۸۹ حربیہ ۔ یہ فرقہ کندی کے متبع ہے جسکا ذکر ہم نے ۸۲ نمبر کے کذاب میں درج کیا ہے اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیے۔

۹۰۔ حرقیہ ۔ الخطط والاثار میں اسکا ذکر ہے

۹۱ حراقیہ ۔ یہ فرقہ ابو مسلم حراق کا متبع ہے منتہی المقال میں ذکر ہے

۹۲ حربیہ ۔ مرآت جہاں نما میں لکھا ہے اور اس فرقہ کا حال درج ہے

۹۳ حرہ ملکیئی ۔ مجالس سیفیہ میں درج ہے حرہ ملکہ ایک عورت تھی جو بوہرہ مذہب کی داعی تھیں یہ فرقہ ان کے متبع ہے

۹۴۔ حزنیہ۔ یہ فرقہ عبداللہ بن عمرو حزنی کے تبع ہے تفصیل کیواسطے مویدالافاضل دیکھو
۹۵۔ حسانیہ۔ ناسخ التواریخ جلد ۳ صفحہ ۷۰۴ میں لکھا ہے۔ کہ یہ فرقہ حسان ابراج کا متبع ہے
۹۶۔ حسبیہ۔ موئیدالافاضل میں اس فرقہ کا ذکر ہے
۹۷۔ حسنیہ۔ یہ فرقہ حسن بن صباح کے متبع ہے۔ تاریخ ابن خلدون نے اسکا مفصل ذکر کیا ہے یہ فرقہ اسماعیلیہ کی فرقہ کی ایک شاخ ہے
۹۸ حسن عسکریہ۔ ان کا یہ اعتقاد ہے کہ حسن عسکری امام مہدی ہیں اور دوبارہ دنیا میں تشریف لائیگے دیکھو تحفہ اثنا عشریہ۔
۹۹ حسنیہ۔ اس فرقہ کا ظہور ۱۹۵ھ میں ہوا یہ لوگ حسن مثنیٰ کو امام مہدی مانتے ہیں جو دوبارہ دنیا میں پیدا ہوں گے۔
۱۰۰۔ حسینیہ۔ یہ فرقہ حسین بن منصور حلاج کے تابع ہے۔ جس کو ۳۰۹ھ میں خلیفہ مقتدر باللہ نے قتل کرا دیا۔
۱۰۱ حشاشین۔ اسماعیلیہ کی ایک شاخ ہے دیکھو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا جلد دوم صفحہ ۲۲۳ مطبوعہ لنڈن
۱۰۲۔ حشیشیین۔ تمدن عرب کے صفحہ ۴۰۴ میں اسکا ذکر درج ہے
۱۰۳۔ حشویہ۔ تذکرۃ المذاہب میں اس فرقہ کا حال درج ہے
۱۰۴۔ حشویہ۔ مختصر منہاج السنہ میں یہ ایک اور فرقہ ہے جسکا دوسرا نام مشبہ بھی بتایا ہے
۱۰۵۔ حفصیہ۔ یہ فرقہ ابو حفص بن ابی مقدام کا پیرو ہے شرح مواقف میں اس کا حال درج ہے۔
۱۰۶ حکمیہ۔ ہشام بن حکم کندی کے تابع ہیں دیکھو صواعق محرقہ
۱۰۷ حلاجیہ۔ شیخ ابن بابویہ اپنے رسالہ اعتقادیہ میں لکھتے ہیں کہ حسن بن منصور حلاج کے تابع ہے یہ فرقہ ہے
۱۰۸ حماریہ۔ ملل نحل میں اس فرقہ کا تذکرہ موجود ہے۔

۱۰۹۔ حمزیہ۔ حمزہ بن ادرک شامی کے تبع ہیں دیکھو الخطط والآثار

۱۱۰۔ حمیرا۔ شرح مواقف میں اس فرقہ کا حال درج ہے۔

۱۱۱۔ حمیریہ۔ یہ فرقہ اسماعیلی کی ایک شاخ ہے دیکھو ابن خلدون۔

۱۱۲۔ حنابلہ۔ مشہور فرقہ ہے جسے جنبلی بھی کہتے ہیں۔ دیکھو بحر المذاہب

۱۱۳۔ حنفیہ۔ اہلسنت کا مشہور فرقہ ہے۔

۱۱۴۔ حرمیہ۔ مطلع الانظار میں اسکا ذکر ہے

۱۱۵۔ خرمیہ۔ معرفتہ الایمہ میں اسکا ذکر ہے

۱۱۶۔ خرمیہ۔ نامہ دانشوران جلد ۲ صہ ۲۰۲ میں اسکا ذکر ہے۔

۱۱۷۔ خشبیہ۔ صواعق محرقہ میں اسکا ذکر ہے۔ خوارج میں سے ہے

۱۱۸۔ خطابیہ۔ شرح مسلم الثبوت میں اس فرقہ کا نام درج ہے ان کے نزدیک حضرت عمرؓ تمام اصحاب سے افضل ہیں۔ اس لئے اور اسیطرح ان کے دیگر عقاید ہیں

۱۱۹۔ خطابیہ۔ طحطاوی کے حاشیہ درمختار میں لکھا ہے۔ یہ لوگ ابو الخطاب محمد بن وہب اجدع کو امام مانتے ہیں۔ انکا عقیدہ ہے کہ امام جعفر صادق بن محمد باقر نبی تھے جب انہوں نے انتقال کیا تو ابو الخطاب مذکور کو نبوت ملی۔

۱۲۰۔ خلفیہ۔ صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ جنت دوزخ قیامت کچھ چیز نہیں ہے۔ فرقہ بہائی نے انہیں کے عقائد اڑائے ہیں

۱۲۱۔ خلفیہ۔ بحر المذاہب میں اسی نام کا فرقہ اور ایک درج ہے جو مذکورہ بالا فرقہ سے بالکل علیحدہ ہے

۱۲۲۔ خلفیہ۔ ارشاد المسلمیں نے ایک اور فرقہ کا ذکر کیا ہے جو عجاردہ کی ایک شاخ ہے

۱۲۳۔ خلقیہ۔ ابن تیمیہ نے اس فرقہ کا ذکر کیا ہے

۱۲۴۔ خمسیہ۔ تعیقہ میں اس فرقہ کا ذکر ہے

۱۲۵۔ خوارج۔ مشہور فرقہ ہے جو اہلبیت صلعم کے مخالف ہیں۔

۱۲۶۔ خوجے۔ ہندوستان کا مشہور فرقہ ہے۔ انہیں سنی اور شیعہ بھی ہیں۔

۱۲۷۔ خوفیہ۔ مویدالافاضل میں ان کا ذکر ہے

۱۲۸۔ خیاطیہ۔ ابوالحسن بن ابی عمرو خیاط کی طرف یہ فرقہ منسوب ہے دیکھو تعریفات سید شریف

۱۲۹۔ داؤدیہ یہ بوروں کی ایک شاخ ہے دلود بن عجب شاہ اس فرقہ کا بانی تصور کیا جاتا ہے

۱۳۰۔ دکینیہ۔ یہ فضل بن دکین کے پیرو ہیں دیکھو مجمع البحرین۔

۱۳۱۔ دیسانیہ۔ کا ذکر مذاہب اسلام کے صفحہ ۲۷۴ پر دیکھو۔

۱۳۲۔ دردیشنی۔ موڈاں میں ایک فرقہ ہے جسکا ذکر فتوحات اسلامیہ جلد دوم صفحہ ۲۴۶ میں ملاحظہ فرمائیے

۱۳۳۔ دین الٰہی۔ اکبر بادشاہ اس فرقہ کا بانی تھا تاریخ ہند دیکھو۔

۱۳۴۔ ذبابیہ۔ غرابیہ کی ایک شاخ ہے مذاہب اسلام صفحہ ۲۰۰

۱۳۵۔ ذمیہ۔ یہ فرقہ بھی شیعوں میں سے ایک ہے دیکھو مذاہب اسلام۔

۱۳۶۔ راجعیہ۔ ان کا عقیدہ ہے کہ موسیٰ کاظم حی لایموت ہیں۔ دیکھو مذاہب الاسلام صفحہ ۳۸ تم

۱۳۷۔ راجیہ۔ مویدالفاضل میں اسکا ذکر ہے۔

۱۳۸۔ راوندیہ۔ روضۃ الصفائے ناصری دیکھو۔

۱۳۹۔ روندیہ۔ دیکھو شرح مقاصد۔

۱۴۰۔ ربوبدیہ۔ کشف غمہ عن افتراق الامہ نے اسکا حال لکھا ہے

۱۴۱۔ رجعیہ۔ اس فرقہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی دوبارہ رجوع کریں گے دیکھو مویدالافاضل

۱۴۲۔ راجعیہ۔ خطط دلاثار میں اس فرقہ کا حال درج ہے اور اس کا بھی عقیدہ درج کیا ہے

۱۴۳۔ رزامیہ۔ یہ فرقہ رزام بن سابق کی طرف منسوب ہے دیکھو تعریفات ابونصر کی کو۔

۱۴۴۔ روشنیان۔ یہ فرقہ بایزید بن عبد کی طرف منسوب ہے تفصیل کے واسطے دیکھو تاریخ فرشتہ

۱۴۵۔ زراریہ۔ زرارین اعین شیبانی کوفی کے پیروؤں کا نام ہے اس فرقہ کا ظہور ۲۲۵ھ میں ہوا دیکھو میزان ذہبی و کتاب ابن داؤد۔

۱۴۶۔ زرد پوش۔ ماء العینین کا ذکر ہم نے کیا یہ اس کے پیرو ہیں دیکھو کتاب اسلام ان ویسٹرن افریقہ مصنف میو جائیلی سیاح افریقہ۔

۱۴۷۔ زرینیہ۔ ۲۵۵ھ میں یہ فرقہ بنا دیکھو ہدایہ فی اصول دین

۱۴۸۔ زعفرانیہ۔ دیکھو کتاب میسر

۱۴۹۔ زکریائی۔ اس فرقہ کا عقیدہ ہے زکریا بن محمد یا فرجلی بن حسین کوہ ناجرہ میں بارہ سو برس سے مقیم ہیں۔ جب حکم ربی ہوگا برآمد ہوں گے

۱۵۰۔ زنادقہ۔ ابن مقنع کے گروہ کا نام ہے۔ جسکا ذکر کتابوں میں دیکھو۔

۱۵۱۔ زنادقیہ۔ جہمیہ کی ایک شاخ ہے دیکھو تذکرۃ المذہب

۱۵۲۔ زندیہ۔ شیعوں کا ایک فرقہ ہے جو سلطان زندیہ کے زمانہ سے جاری ہوا دیکھو کتاب و صاف

۱۵۳۔ زیادیہ۔ زیاد بن اصرف کی طرف یہ فرقہ منسوب ہے دیکھو غنیۃ الطالبین خوارج کے بیان میں۔

۱۵۴۔ زیادیہ۔ محمد بن زیاد کے متبع ہیں دیکھو ملل و نحل۔

۱۵۵۔ زیدیہ۔ شیعوں میں ایک فرقہ ہے جو زید بن علی زین العابدین کی طرف منسوب ہے خوجوں میں انکا مفصل حال درج ہے

۱۵۶۔ سابقیہ۔ ان کا عقیدہ ہے کہ سعادت و شقاوت انسانوں کی تقدیر میں اور ازل سے مقرر ہو چکی ہے دیکھو مذاہب اسلام صفحہ ۵۹۰۔

۱۵۷۔ سالمیہ۔ مختصر منہاج السنۃ جلد اول میں اسکا ذکر ہے۔ ہشام بن سالم کا پیرو ہے ۱۳ھ میں اسکا ظہور ہوا۔

۱۵۸۔ سالمیہ۔ یہ ابوالحسن بن سالم کی طرف منسوب ہے دیکھو غنیۃ الطالبین۔

۱۵۹۔ سبائیہ۔ یہ تبع ہے عبداللہ بن وہب بن سبا کے اسکا ذکر کذابوں میں ہم نے درج کیا ہے۔

۱۶۰۔ سبعیہ۔ یہ فرقہ اسماعلیہ کا ایک گروہ ہے۔

۱۶۱۔ سرحوبیہ۔ دیکھو تفصیل کشکول بہائی میں

۱۶۲۔ سترلخیہ۔ اس فرقہ کا ذکر نسیم الریاض نے کیا ہے

۱۶۳۔ سفید پوشاں ۱۳۳؁ھ میں اس فرقہ کا ظہور ہوا۔ مذاہب الاسلام صفحہ ۲۲۸

۱۶۴۔ سقطیہ۔ شرح عقاید نسفی نے اس کا ذکر کیا ہے

۱۶۵۔ سلفیہ۔ کشاف اصطلاحات الفنون میں اسکا حال درج ہے

۱۶۶۔ سلیمانیہ۔ سلیمان بن یوسف کو داعی مانتے ہیں۔ بوہیروں میں ان کا ذکر ملتا ہے۔

۱۶۷۔ سلیمانیہ۔ غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ یہ فرقہ سلیمان ابن کثیر کے تبع ہے

۱۶۸۔ سمانیہ۔ محمد احمد سوہوانی کے ذکر میں۔ اس فرقہ کا نام ہے مگر کسی کتاب میں اسکا عقیدہ معلوم نہیں ہو سکا۔

۱۶۹۔ سنوسیہ۔ جنگ طرابلس کے بعد سے ہندوستان میں اس فرقہ حال سب کو معلوم ہو چکا ہے۔

۱۷۰۔ سوامی نرائن خوجے۔ یہ بھی مسلمانوں میں فرقہ ہے صرف گوشت نہیں کھاتے مگر گوشت کھانے والے کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھا لیتے ہیں۔ ختنہ بھی کراتے ہیں

۱۷۱۔ سید احمد خانی۔ فرقہ نیچریہ کا دوسرا نام ہے۔ دیکھو مذاہب اسلام

۱۷۲۔ شافعی۔ مشہور فرقہ ہے محتاج تعارف نہیں۔ دیکھو مذاہب اسلام

۱۷۳۔ شالیہ۔ تذکرۃ المذاہب میں اس فرقہ کا ذکر ہے

۱۷۴۔ شناکیہ۔ اس فرقہ کا ذکر تذکرۃ المذاہب میں موجود ہے

۱۷۵۔ شبانیہ۔ سویدان فاضل نے اس فرقہ کا ذکر کیا ہے

۱۷۶ اشبیبیہ ۔ یہ فرقہ منسوب ہے شبیب خارجی کی طرف

۱۷۷ اشریکیہ ۔ خطط مقریزی میں اسکا ذکر موجود ہے

۱۷۸ اشعیبیہ ۔ شعیب بن محمد کے پیرو ہیں دیکھو نفائس الفنون

۱۷۹ اشلمغانیہ ۔ یہ محمد بن علی شلمغانی کے پیرو ہیں مجلسی نے کتاب بحار الانوار کی تیرہویں جلد کی میں اسکا ذکر کیا ہے۔

۱۸۰ ۔ شمراخیہ ۔ یہ فرقہ عبد اللہ بن شمراخ کا تبع ہے۔ بحر المذاہب میں اسکا ذکر ہے۔

۱۸۱ ۔ شمریہ ۔ یہ فرقہ شمر مرجی قدری کی طرف منسوب ہے دیکھو کشف الغمہ عن افتراق الامہ

۱۸۲ ۔ شمشی ۔ مشہور فرقہ ہے جو پیر شمس الدین کی طرف منسوب ہے دیکھو مذاہب الاسلام صفحہ ۔

۱۸۳ ۔ شمیطیہ ۔ یہ فرقہ یحییٰ ابن ابی الشمیط احمسی کی طرف منسوب ہے۔ شرح شفا ء قاضی میں اسکا ذکر ہے دیکھو

۱۸۴ ۔ شمیطیہ ۔ مؤید الافاضل میں لکھا ہے کہ عماریہ کے گروہ میں ایک فرقہ کا نام شمیطیہ بھی ہے

۱۸۵ ۔ شناقطیہ ۔ مذاہب الاسلام ص ۸۰۸ میں ایک فرقہ کا نام شناقطیہ بھی درج کیا ہے۔ جو بابا العنیس کا تبع ہے۔

۱۸۶ شیبانیہ ۔ خبیئۃ الاکوان میں اس کا ذکر ہے

۱۸۷ شیخ الجبلی ۔ تقریبات الشافیہ میں اس فرقہ کا ذکر ہے

۱۸۸ شیخ المکرمی ۔ اسی کتاب میں لکھا ہے کہ وہابیوں نے جب نجد میں زور پکڑا اس وقت شیخ المکرم نے ایک نیا مذہب بنایا تھا۔

۱۸۹ ۔ شیطانیہ ۔ اسفرقہ کا ظہور ۱۱۳ سنہ ھ میں ہوا تفصیل دیکھو مذاہب الاسلام صفحہ ۳۰۰ میں

۱۹۰ ۔ شیعہ ۔ مشہور فرقہ ہے تفصیل دیکھو کتاب بحر المذاہب میں

۱۹۱ ۔ شیعہ تبرائیہ ۔ دیکھو مولف کتاب اصطلاح المنطق

۱۹۲ ۔ شیعہ سبیئیہ ۔ نے حسب ذیل فرقے اور بیان کئے ہیں

۱۹۳ شیعہ غلاتہ ۔ ابن سبا کے شاگرد ۔ تفصیل دیکھو کتاب بحر المذاہب میں

۱۹۴۔ شیعہ تفضیلہ۔ حضرت علی کو فضیلت دیتے ہیں۔
۱۹۵۔ شیعہ مخلص۔ بنر اس میں باقر داماد نے ذکر لکھا ہے۔
۱۹۶۔ شیعہ اولیٰ۔ تحفہ اثنا عشری دیکھو۔
۱۹۷۔ صفیہ۔ شاہ اسماعیل صفوی جب کا ظہور سنہ ۹۰۹ھ میں ان کے پیرو ہیں فتوحات اسلامیہ۔
۱۹۸۔ صابئین۔ طبقات الامم میں اس فرقہ کا ذکر ہے۔ صبب سے مشتق ہے جس کے معنی ایک دین سے نکلکر دوسرے دین میں داخل ہونے کے ہیں جیسے کہ کفار عرب رسول کریم کو صابی کہا کرتے تھے۔
۱۹۹۔ صباحیہ۔ حمیری اور صباحیہ ایک فرقہ ہے۔ دیکھو مذاہب اسلام
۲۰۰۔ صالحیہ۔ صالحی کے پیرو ہیں۔ دیکھو تعریفات شیخ ابو جعفر کی
۲۰۱۔ صالحیہ۔ یہ فرقہ حسن بن صالح کے پیرو ہیں تفصیل کے واسطے کشکول بہائی ملاحظہ فرمائیے۔
۲۰۲۔ صالحیہ۔ شرح مقاصد میں ایک اور فرقہ کا بھی ذکر کیا ہے جس کا یہی نام ہے۔ مگر یہ فرقہ ان دونوں سے الگ ہے
۲۰۳۔ صالحیہ۔ ابو الحسن صالحی کے متبع ایک چوتھا فرقہ بھی مذاہب اسلام میں مذکور ہے دیکھو صفحہ ۵۰۹
۲۰۴۔ صفاتیہ۔ معتزلہ نے سلف کا لقب صفاتیہ لکھا ہے۔ دیکھو صدر الشریعۃ۔
۲۰۵۔ صفریہ۔ سنہ ۱۲۲ھ میں افریقہ میں ظہور پذیر ہوا دیکھو مذاہب اسلام صفحہ ۵۰۴
۲۰۶۔ راسبیہ۔ عبداللہ بن وہب راسبی کی طرف منسوب ہے۔ دیکھو مذاہب الاسلام صفحہ ۵۰۱
۲۰۷۔ صفریہ۔ نعمان بن صفر کے تبع ہیں دیکھو شرح مواقف۔
۲۰۸۔ ضحاکیہ۔ الخطط و الآثار میں لکھا ہے کہ ضحاک بن قیس خارجی کا متبع ہے۔ اس نے مروان کے زمانہ میں خروج کیا اور امیر المومنین اپنا خطاب مقرر کیا۔

۲۰۹ ضراریہ۔ یہ ضرار بن عمرو کا تبع فرقہ ہے دیکھو موید الافاضل۔

۲۱۰ طیبیہ۔ بوہروں میں ایک فرقہ ہے دیکھو مجالس سفیہ

۲۱۱ طیاریہ۔ شفائے قاضی عیاض میں اس فرقہ کا نام طیارہ بھی لکھا ہے جو عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر طیار کے متبع ہے۔

۲۱۲ عابذیہ۔ یہ فرقہ ۵۵۰ھ میں پیدا ہوا دیکھو تعریفات شیخ ابونصر کی۔

۲۱۳ عادل نشاہیہ۔ شیعوں میں سے ایک فرقہ ہے جو بیحد غلو کرنے والے ہیں دیکھو تحفہ اثنا عشریہ۔

۲۱۴ عبادیہ۔ طبقات الامم میں اسکا مفصل درج ہے

۲۱۵ عباسیہ۔ اس فرقہ میں عقیدہ ہے کہ امامت اہل بیت سے چلی گئی خاندان عباس میں ہمیشہ رہے گی دیکھو ناسخ التواریخ

۲۱۶ عبیدیہ۔ ارشاد المسلمین میں اسکا حال درج ہے۔

۲۱۷ عثمانیہ ابن جوزی نے اپنی کتاب تذکرۃ الخواص میں ذکر کیا ہے

۲۱۸ عجاردہ۔ یہ فرقہ عبدالرحمن بن عجردہ کی طرف منسوب ہے تفصیل کے واسطے دیکھو اصطلاحات الفنون

۲۱۹ عجردیہ۔ نفائس الفنون میں عبدالکریم بن عجرد کی طرف منسوب ایک فرقہ لکھا ہے

۲۲۰ عمونیہ۔ غنیۃ الطالبین نے اسفرقہ کا ذکر کیا ہے

۲۲۱ عزاقریہ۔ ابوالعزاقر عین کی طرف یہ فرقہ منسوب ہے یاقوت حموی نے ابن ابی عون کے ترجمے میں اسکا ذکر کیا ہے۔

۲۲۲ عطائی۔ اسماعیلی فرقہ کی ایک شاخ ہے

۲۲۳ عطویہ۔ الخطط والاثار میں مذکور ہے کہ نجدہ کے عطیہ بن اسود کو شیان کی طرف بھیجا تھا اس نے وہاں اپنا مذہب ایجاد کیا جسکا نام عطویہ ہوگیا۔

۲۲۴ عشیریہ ثعلبہ کے پانچویں فرقہ میں ایک فرقہ کا یہ نام ہے دیکھو ملل و نحل

۲۲۵ صلتیہ عثمان بن صلت کے تبع ہیں دیکھو ملل و نحل۔

۲۲۶ - رشیدیہ - رشید طوسی کے تبع ہیں مویدالافاضل

۲۲۷ - علی الہیاں ہندوستان کا مشہور شاعر مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی اسی مذہب کے آدمی تھے - ان کے دیوان میں دو شعر فارسی کے موجود ہیں جنمیں وہ اقرار کرتے ہیں کہ میں علی اللہی ہوں غنیۃ الطالبین -

۲۲۸ - علویہ - شیعوں میں ایک فرقہ کا نام ہے علی اللہ کی طرف منسوب ہیں ارشاد المسلمیں میں ذکر ہے

۲۲۹ - علیابیہ - علیا بن ذراع الدروسی کے تبع فرقہ ہے

۲۳۰ عمائیہ - عبد اللہ بن عمایہ کے تبع ہیں دیکھو موید الافاضل -

۲۳۱ عمریہ - عمرو بن عبید کے تبع دیکھو ملل و نحلل

۲۳۲ عماریہ - تفصیل کے لئے دیکھو صواعق محرقہ

۲۳۳ عملیہ - غنیۃ الطالبین میں مرجیہ میں اسکا بھی ذکر ہے

۲۳۴ - عنبریہ - عبد اللہ بن حسن عنبری کے پیرو ہیں بحر المذاہب

۲۳۵ - عینیہ - ماء العینین کی طرف منسوب ہیں

۲۳۶ - غرابیہ - ان کا اعتقاد ہے کہ حضرت علی بجائے محمد صلعم پر جبرئیل غلطی سے وحی لائے اس لئے جبرئیل پر لعنت کرتے ہیں نسیم الریاض دیکھو -

۲۳۷ - غسانیہ - غسان بن ابان کوفی کے تبع ہیں یہ لوگ حضرت عیسیٰ کی نبوت کے منکر ہیں دیکھو ملل و نحلل -

۲۳۸ غمامیہ - اس فرقہ کا ظہور ۱۳۵ھ میں ہوا دیکھو صواعق محرقہ -

۲۳۹ غلانیہ - مردن بن غیلان کے تبع ہیں دیکھو حدائق الحنیفہ -

۲۴۰ فانیہ - دیکھو تذکرۃ المذاہب -

۲۴۱ فداٸیہ - اسماعیلی بوہروں کا ایک فرقہ ہے

۲۴۲ فدیکیہ - ابو فدیک کے تبع ہیں دیکھو الخطط والآثار -

۲۴۳ فرتودیہ - میر محمد حسین ستگون شیعہ نے یہ مذہب تراشا تھا کذابون میں

اسکا ذکر اسی کتاب میں کیا ہے

۲۴۴ فطحیہ - یہ فرقہ کا ہر گروہ عبد فصیح کوفی ہے۔ تفصیل کے واسطے ملاحظہ فرمائیے نامہ ذالنشوران۔

۲۴۵ - فکریہ - ان کے نزدیک عبادت سے فکر بہتر ہے۔ دیکھو بحر المذاہب

۲۴۶ قبریہ - عذاب قبر کے منکر ہیں۔ دیکھو تذکرۃ المذہب

۲۴۷ قدریہ - مویدالافاضل میں لکھا ہے کہ اس فرقہ کے ماتحت دس فرقہ ہیں

۲۴۸ قرامطہ - ۲۷۶ھ میں اسکا ظہور ہوا دیکھو شرح مواقف

۲۴۹ قرمطیہ - صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ احمد بن قرمط کے تبع ہے اور بعض کے نزدیک قرمط ایک مقام کا نام ہے

۲۵۰ قضویہ - طبقات شافیہ کے طبقہ ثامن میں ذکر ہے

۲۵۱ قطب شاہیہ - دکن کا بادشاہ ۹۱۸ھ میں اسکا بانی ہے۔ دیکھو تاریخ فرشتہ

۲۵۲ قطعیہ - اس فرقہ کا بانی یونس بن عبدالرحمن ہے

۲۵۳ - کاظمیہ - شیعوں میں ایک فرقہ ہے مذاہب اسلام صفحہ ۳۸۰ م

۲۵۴ کرامیہ - یہ فرقہ ابو عبداللہ محمد بن کرام بن حراق کا تبع ہے دیکھو کتاب کلامیہ

۲۵۵ - کربیہ - ابو کریب حزیر کے تبع ہیں دیکھو عقد الفرید -

۲۵۶ - کسلیہ - بحر المذاہب میں اسکا نام کسبہ بھی درج ہے

۲۵۷ کعبیہ - ابو القاسم عبداللہ بن احمد محمد بن محمود کعبی کے تبع ہیں دیکھو نزہۃ الابرار

۲۵۹ - کلابیہ - محمد عبداللہ بن سعید ابن کلاب کے تبع ہے مذاہب الاسلام صفحہ ۲۹ -

۲۶۰ - کنزیہ - زکوۃ کی فرضیت کے منکر ہیں دیکھو مویدالافاضل وغیرہ

۲۶۱ - کوزیہ - سنجاد نے اس فرقہ کا ذکر کیا ہے

۲۶۲ کندیہ - یہ لوگ عبداللہ بن حرب کندی کے پیرو ہیں۔

۲۶۳ - کیبالیہ - احمد بن کیبال کے تبع ہیں دیکھو ملل و نحل

۲۶۴ - کیسانیہ - دیکھو الخطط والآثار -

۲۶۵ - گیشی - خوجوں میں ایک فرقہ ہے

۲۶۶ - لاعینیہ - یہ بد بخت حضرت طلحہ زبیر معاویہ اور حضرت رضی اللہ عنہم لعنت کرتے ہیں۔

۲۶۷ - لطیفیہ - دیکھو خطط والاثار۔

۲۶۸ - ماتریدی - ابومنصور محمد بن محمد بن ماتریدی کے متبع ہیں جو بین واسطوں سے امام ابوحنیفہ کے ست گرد تھے۔

۲۶۹ مالکی - مشہور فرقہ ہے محتاج تعارف نہیں - بحر المذاہب

۲۷۰ جارقین - مذاہب اسلام صفحہ ۱۷۹

۲۷۱ مبارکیہ - شیعوں میں ایک فرقہ ہے بحر المذاہب

۲۷۲ مبیضیہ - کتب عقاید سے پتہ لگا ہے - سفید پوشوں کا یہ بھی نام - سفید جامگاں بھی انہیں کو کہتے ہیں۔

۲۷۳ - متراحیہ - شیعوں میں ایک فرقہ ہے موید الا فاضل دیکھو۔

۲۷۴ متربصیہ - یہ بھی شیعوں میں سے ایک فرقہ ہے بحر المذاہب دیکھو

۲۷۵ متشاسخہ - دیکھو موید الافاضل۔

۲۷۶ مجبرہ - دیکھو رسالہ علما پاسو جانیتی۔

۲۷۷ مجسمہ کتاب میسرہ میں ضابطہ کلام یہ بھی ہے

۲۷۸ مجہولیہ - مذاہب اسلام صفحہ ۵ میں عقاید درج ہیں

۲۷۹ صلتیہ - عثمان بن صلت کا پیرو ہے دیکھو ملل و نحل۔

۲۸۰ محطوریہ - دیکھو صواعق محرقہ۔

۲۸۱ محمدی - احمدیہ کے مقابلہ میں اہل حدیث اپنے آپکو کہتے ہیں۔

۲۸۲ محمدیہ شیعوں میں ایک فرقہ ہے۔ دیکھو غنیتہ الطالبین

۲۸۳ محمرہ - دیکھو انجمن آرائے ناصری

۲۸۴ محملیہ - شیخ محمد صلاح کا گروہ افریقہ میں دیکھو اخبار اللواء مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء

۲۸۵ - حشنقی طی - یار لفیبن کے مریدوں کا یہ بھی نام ہے
۲۸۶ - مختاریہ - مختار بن ابو عبیدہ بن مسعود ثقفی کے تبع ہیں شیعوں میں سے ایک گروہ ہے
۲۸۷ - مخطبیہ - خطط مقریزی میں شیعوں میں اس فرقہ کا بھی نام درج ہے
۲۸۸ - مخمسہ - دیکھو تعریفات شیخ ابو نصر کی -
۲۸۹ - مرجیہ - لفظ رجا سے نکلا ہے مجمع البحرین نے اس کے اعتقاد درج کئے ہیں
۲۹۰ - مرداسیہ - ابو بلال مرداس حنظلی کیطرف منسوب ہے دیکھو ابن خلدون
۲۹۱ - مریسیہ - سدورات الذہب میں لکھا ہے - کہ بشر بن غیاث بن عبد الرحمن عریسی کا تبع ہے -
۲۹۲ - مزداریہ - ابو موسیٰ عیسیٰ بن صبیح مزدار کے دیکھو کشف الغمہ عن افتراق الامہ
۲۹۳ - مشبہہ - کہتے ہیں کہ حضرت آدم کو اللہ نے اپنی صورت پر بنایا دیکھو تذکرۃ المذاہب -
۲۹۴ - مستشبہہ - دیکھو موید لا فاضل -
۲۹۵ - مستعلویہ - مستعلی باللہ کو امام مانتے ہیں - دیکھو انسائکلو پیڈیا بریٹانیکا جلد دوم صفحہ ۲۲۲
۲۹۶ - مسفطیہ - کتاب مذکور میں اسکا نام درج ہے
۲۹۷ - مسودہ - عقد الفرید میں مختار کا ذکر دیکھو
۲۹۸ - مشبہہ - مروان بن محمد کے عہد میں ظہور ہوا دیکھو مذاہب اسلام ص ۵۹۴
۲۹۹ - معاذیہ - غنیۃ الطالبین میں مرجیہ کے ذیل میں اس فرقہ کا بھی ذکر کیا ہے
۳۰۰ - معبدیہ - معبد بن عبد الرحمن کا گروہ ہے دیکھو ملل و نحل -
۳۰۱ - معتزلہ - مشہور فرقہ ہے - صواعق محرقہ دیکھو

۳۰۲- معطلہ - دیکھو صدر الشریعۃ

۳۰۳- معطلیہ - تذکرۃ المذاہب - مرجیہ میں بھی ایک فرقہ اس نام کا درج کیا ہے

۳۰۴ مرالصنہ - بھی علیٰ ہذا مرجیہ میں ایک فرقہ ہے

۳۰۵- معلومیہ - نفائس الفنون میں اسکا ذکر درج ہے

۳۰۶ معمریہ - معمر بن عبا و سلمی کے تبع ہیں دیکھو شرح مواقف -

۳۰۷ مغیریہ - مغیرہ بن سعید عجلی کے تابع ہیں مؤید الافاضل

۳۰۸ مفضیلیہ - بحر المذاہب میں اسکا ذکر ہے ابو المفضل بن عمرو کے تبع ہیں

۳۰۹- مغیبہ - الخطط والآثار جلد دوم میں اسکا ذکر ہے -

۳۱۰ مقاتلیہ - ابو الحسن مقاتل بن سلیمان کے تبع ہیں مشبہ و کرامیہ نے انہیں کی اتباع کی ہے - ملل و نحل دیکھو -

۳۱۱- مقنعیہ - حکم بن ہاشم کے تبع ہیں دیکھو تفصیل کیلئے تاریخ الخمیس و تاریخ طبری

۳۱۲- مکرمیہ - مکرم بن عبد اللہ عجلی کے تبع ہے تفصیل کے واسطے دیکھو ارشاد المسکین

۳۱۳ ملتقرقہ - دیکھو الخطط والآثار جلد دوم

۳۱۴ منصوریہ - دیکھو بحر المذاہب

۳۱۵ منقوصیہ - دیکھو صواعق محرقہ

۳۱۶ منہالیہ - منہال بن میمون کا تبع فرقہ ہے شرح مواقف -

۳۱۷- موحدین - جلد نفح الطیب مطبوعہ لنڈن میں اسکا ذکر ہے -

۳۱۸- موسویہ - ان کو امام موسیٰ کاظم کی موت میں شک ہے -

۳۱۹- مولائی - چین و ترکستان میں جو قوم رہتے ہیں وہ مولائی کہلاتے ہیں -

۳۲۰ مومن - آغا خانیوں میں جو اسلام کا علانیہ - اقرار کرکے جنیو اور چوٹی ترک کردے وہ مومن کہلاتا ہے - اور اس قسم کا ایک فرقہ علیحدہ ہے

۳۲۱- مہدویہ - شہید و غیرہ ایک فرقہ ہے کہ عبد اللہ جنہوں نے اپنا لقب مہدی رکھا تھا وہ امام مہدی ہیں ان کا خاندان اسماعیلیہ بھی کہلاتا ہے یہ فرقہ شگفتہ طرز سے

٣٢١ - مہدیہ - دکن کے علاقہ میں بکثرت یہ لوگ آباد ہیں اور سید محمد جونپوری امام مہدی جانتے ہیں - دیکھو مذاہب الاسلام

٣٢٢ - ملیمیہ - علی بن اسمعیل میثم کے متبع ہیں تفصیل کیواسطے دیکھو مجمع البحار جلد دوم

٣٢٣ میمونیہ - تراث جہاں نما میں تفصیل دیکھو عبد اللہ بن میمون اہوازی کے متبع ہیں

٣٢٤ میمونیہ - میمون بن عمران کے متبع ہے تفصیل کے واسطے تعریفات سید شریف

٣٢٥ ناقصیہ - اس کا ذکر خطط مقریزی میں مرجیہ کے ذکر میں لکھا ہوا ہے

٣٢٦ ناکثیہ - اس کا ذکر معتزلہ کے ذکر میں ہے الخطط والآثار جلد ٢ تفصیل دیکھو

٣٢٧ ناکثین - ابن جوزی نے احوال الائمہ میں اس فرقہ کا ذکر کیا ہے

٣٢٨ ناوسیہ - یہ عبد اللہ بن ناوس البصری کے متبع ہیں دیکھو تفصیل صواعق محرقہ میں

٣٢٩ نجاریہ - محمد بن الحسن النجار کے متبع ہیں تفصیل کے واسطے دیکھو شرح مواقف

٣٣٠ نجدات یہ لوگ نجدہ بن عامر بن عبد اللہ کے متبع ہیں دیکھو خطط مقریزی

٣٣١ نزاریہ - حسن بن صباح اول اسی فرقہ کا داعی تھا - دیکھو حالات حسن بن صباح

٣٣٢ نصیریہ محمد بن نصیر نمیری اس فرقہ کا بانی ہے دیکھو منتہی المقال -

٣٣٣ نظامیہ ابراہیم بن ہانی نظام کے متبع ہیں تفصیل کے واسطے نسیم الریاض -

٣٣٤ نعیمیہ نعیم بن بیان کے مقلد ہیں اور غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے

٣٣٥ نفسیہ - ان کا اعتقاد ہے کہ محمد نفس زکیہ زندہ ہے دیکھو غنیۃ الطالبین

٣٣٦ نعمانیہ محمد بن علی بن نعمان کوفی کے متبع ہیں دیکھو ملل ونحل

٣٣٧ نکاریہ - دیکھو سید شریف کی شرح مواقف

٣٣٨ نمیریہ - ان کا اعتقاد ہے کہ رسول کریم صلعم حکیم ہیں نہ کہ رسول دیکھو تذکرۃ المذاہب

٣٣٩ نفطیہ تذکرہ المذاہب نے ان کا ذکر فرقہ جہمیہ میں کیا ہے

۳۴۲- قاسطیہ- تذکرۃ المذاہب نے قدریہ میں ذکر کیا ہے
۳۴۴ ناکیبہ - علیٰ ہذا القیاس
۳۴۵ منزلیہ - علی ہذ القیاس
۳۴۶- نواصب - فتاوی عزیزی میں اسکا ذکر ہے
۳۴۷- نیچری - قانون قدرت کے مطابق مذہبی باتوں کو ماں لینے والا مشہور فرقہ ہے
۳۴۸ واخدی ۱۳۰۰ھ میں محمود پیدا ہوا جو مہدی موعود ہونیکا مدعی تھا یہ فرقہ اس کے متبع ہیں
۳۴۹- واردیہ- الخطط والآثار میں اسکا ذکر ہے
۳۵۰- واقفیہ - ایضاً جلد دوم
۳۵۱- اسطیہ ״ ״
۳۵۲- وہمیہ ایضاً ״
۳۵۳- واصلیہ - ابی حذیفہ واصل بن عطا کے متبع یہ فرقہ ہے اسکا ذکر ملل ونحل میں دیکھو
۳۵۴- وہابیہ - یہ فرقہ منسوب ہے عبد الوہاب نجدی کیطرف جو قوم بنی تمیم سے تھا۔
۳۵۵- ہماغوریہ- فریود کے دو حصہ ہو گئے
۳۵۶- ہاشمیہ- ہاشم محمد بن حنیف کو امام ماں لینے والے فرقہ کا نام ہے دیکھو ملل ونحل
۳۵۷- ہشامیہ- ہشام بن حکم کندی کے متبع ہے دیکھو صواعق محرقہ-
۳۵۸ ہشامیہ- ہشام بن سالم جوالقی جوزجان کوفی کے متبع ہے دیکھو مؤید الفاضل
۳۵۹- ہذیلیہ، ابو ہذیل حمدان کے متبع ہے دیکھو مؤید الافاضل
۳۶۰- ہیصمیہ- ابن خلدون نے اسکا ذکر کیا ہے
۳۶۱- بہیسیہ دیکھو شرح مواقف
۳۶۲- یزیدیہ - یزید بن انیسہ کے متبع ہے ملل ونحل دیکھو
۳۶۳- یعفوریہ- دیکھو صواعق محرقہ
۳۶۴- یعقوبیہ- یعقوب بن علی کوفی کے متبع ہیں دیکھو مذاہب اسلام-
۳۶۵- یونانیہ- غنیۃ الطالبین نے اس فرقہ کا ذکر کیا ہے

۳۶۶- یونسیہ- یونس بن عبدالرحمن قسمی کے تبع ہے مذاہب اسلام ص ۳۵
۳۶۷- یونسیہ- یونس ابن عمر مخیری کے تبع ہیں فرقہ مرجیہ کی ایک شاخ دیکھو صواعق محرقہ
۳۶۸ جبریہ - دیکھو مذاہب اسلام صفحہ ۲۷
۳۶۹ شاعیہ - دیکھو غنیۃ الاکوان -
۳۷۰- میراصیہ - دیکھو بحر الذاہب
۳۷۱- حازمیہ - دیکھو تذکرۃ المذہب
۳۷۲- خادمیہ - دیکھو مویدالافاضل
۳۷۳ خلعیہ - دیکھو مویدالافاضل
۳۷۴ اخنیہ - ایضاً
۳۷۵- اخنسیہ - بحر المذاہب
۳۷۶- خازمنیہ تذکرۃ الذاہب
۳۷۷- احملیہ - تذکرۃ المذہب
۳۷۸ میرینیہ - مویدالافاضل
۳۷۹ جسنیہ ایضاً
۳۸۰ دہریہ - بحر المذاہب
۳۸۱ تسبیہ ایضاً
۳۸۲ بشریہ - ایضاً -

اس قدر فرقوں کے نام معلوم ہونے کے بعد اب غور کیجئے کہ اس حدیث شریف کے مطابق سب جہنمی ہوئے سوائے ایک فرقہ کے - ان ۷۳ فرقوں کا یہ حال ہے کہ آج بزعم خود ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ فقط جنتی ہیں - باقی سب دوزخی - کل حزب بما لدیہم فرحون - اس لئے ہم اُس جنتی فرقہ کا حال آپ کو بتاتے ہیں کہ ان ۷۳ فرقوں میں وہ جنتی فرقہ کونسا ہے -

وعد اللہ الذین آمنو منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم - وعدہ کیا ہے اللہ تعالے نے ان لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک

عمل کئے کہ ضرور بالضرور انہیں زمیں میں خلیفہ مقرر کرے گا۔ جیسا کہ خلیفہ کیا ان لوگوں کو جو

ان سے پہلے تھے سورہ نور رکوع ۷۔ اس کی تفسیر کے واسطے بھی ہم کسی لمبی چوڑی بحث میں آپ

کو نہیں ڈالنا چاہتے۔ بلکہ ایک حدیث نبوی پیش کئے دیتے ہیں

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِهٰذِہِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا

ابوداؤد نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ کہ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی

کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کیا کرے گا۔ جو ان کیلئے دین تازہ کرے گا۔

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۳۸ و ابوداؤد مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۲۴۱ و حج الکرامہ صفحہ ۱۵ و صفحہ ۱۳۲

وازالۃ الخفا صفحہ ۱۴۱ و تفہیمات الہیہ صفحہ ۳۰۵ و کتاب تعریف الاحیار صفحہ ۲۳۰ و حافظ ابن کثیر

نے بدایۃ النہایہ میں حضرت عینی نے اور حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ علیہ کے ملفوظات

جو ان کے مرید خاص علی بن محمود جاندار نے لکھی ہے اس کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے کہ

ایک روز حضرت محبوب الٰہی نظام الدین الاولیاء اپنے مریدوں میں بیٹھے ہوئے فرما رہے

تھے کہ کشف المحجوب میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ حضور مجھے آنجناب کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضور نے فرمایا

ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے مردان خدا ہوتے ہیں جن کے وجود کی برکت سے عالم قائم رہتا ہے

حضور نے فرمایا ہاں یہ میری حدیث ہے اس شخص نے عرض کی کہ پھر اس زمانہ میں ایسا

مرد کون ہے۔ فرمایا کہ محمد بن ادریس شافعی۔ دیکھو ملفوظات مذکور۔

اس قول سے بھی ان احادیث کی تصدیق ہوتی ہے۔ پھر اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ صاحب

محدث دہلوی اپنے رسالہ "انصاف" میں صفحہ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ہر صحابہ اور تابعین

اور فقہا اور مجتہدین کو الہام کیا کہ نسلاً بعد نسلاً قیامت تک شریعت کی حفاظت کریں تاکہ

خدا کی نعمت پوری ہو۔

ابن اثیر نے شرح کتاب جامع الاصول میں بحث نبوت کے دوران میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ

ہر صدی کے آغاز میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کرتا ہے کہ جو دین کی تجدید کرتا ہے چنانچہ انکے

مجدد امام علی رضا بن موسیٰ کاظم تھے۔

نیز امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ تنبیہ میں لکھا ہے کہ عام حافظان حدیث نے اس حدیث کو صحیح ہونے کی نسبت اتفاق کیا ہے۔ ملا علی قاری نے وعلی متقی اور حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے معرفۃ میں ابوہریرہ سے روایت کیا ہے وغیرہ

اول قرآن شریف کی آیت اور اس حدیث کے صحیح حدیث سے ثابت ہونے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ تیرہ سو سال سے ہر زمانہ میں ہر صدی میں برابر مجدد آئے ہیں۔

چنانچہ پہلی صدی میں عمر بن عبد العزیز

دوسری صدی میں احمد بن محمد بن حنبل۔ بعض کے نزدیک محمد بن ادریس شافعی۔

تیسری صدی کے مجدد قاضی احمد بن شریح بغدادی شافعی دیکھو قرۃ العیون ومجالس الابرار وغیرہ

چوتھی صدی کے مجدد امام ابوبکر باقلانی بقول شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ ابوعبداللہ محمد بن عبد اللہ المعروف بہ حاکم نیشاپوری۔

پانچویں صدی کے مجدد محمد ابو حامد امام غزالی۔

چھٹی صدی کے مجدد حضرت عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سرتاج طریقت قادری بغدادی المعروف بہ پیران پیر دستگیر محی الدین جیلانی قدس اللہ سرہ و نور اللہ مرقدہ

ساتویں صدی کے مجدد حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ سلطان الہند غریب نواز

آٹھویں صدی کے مجدد حضرت حافظ علی بن حجر عسقلانی شافعی

نویں صدی کے مجدد عبد الرحمن بن کمال شافعی معروف با مام جلال الدین سیوطی۔

دسویں کے مجدد ملا علی قاری

گیارہویں صدی کے مجدد شیخ احمد بن عبد الاحد بن زین العابدین فاروقی معروف بہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ سرہندی

بارہویں صدی کے مجدد حضرت احمد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

تیرہویں صدی کے مجدد مولوی محمد اسمعیل شہید دہلوی

(دیکھو حج الکرامہ مصنف نواب صدیق حسن خان)

اول قرآن کی اس آیت کے بعد حدیث سے جب یہ ثابت ہو گیا کہ ہر صدی کے سرے پر مجدد آتے رہیں گے اور ہر صدی کے مجددوں کا آنا اس حدیث کو صحت کی انتہا تک بھی پہنچا دیتا ہے جب ہم بخوبی یہ ثابت کر چکے ہیں کہ ہر صدی کے شروع میں مجدد آتے ہیں تو اب پھر ایک حدیث کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تہتر فرقے ہو جائیں گے اور ان میں ایک فرقہ جنتی ہو گا۔ اور باقی سب دوزخی۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گنہگار بندوں کی اصلاح کے واسطے ہمیشہ سے مصلحین بندوں کو بھیجتا رہا ہے۔ جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو بھیجا۔ اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس سلسلہ کو ختم نہیں کیا جیسا کہ سورہ نور کی آیت اور حدیث اور پھر مسلسل ہر صدی میں مجددوں کے آنے سے ثابت ہو رہا ہے کہ یہ سلسلہ کبھی بند نہیں ان آیات و احادیث کو سامنے رکھنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو فرقہ ان مامورین و مصلحین کو مانتا رہے گا صرف وہ جنتی ہو گا۔ اور یہ ایسی موٹی بات ہے کہ معمولی عقل والا بھی اس بات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اصلاح دین کے واسطے مجدد آتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے اگر ان کے حکم کے مطابق ہم اصلاح نہ کریں تو ضرور سزا کے مستحق ہیں۔ پس جو شخص ان کو مان کر اپنی اصلاح کرے وہ جنتی ہے باقی سب دوزخی۔ اور حدیث میں وارد ہے من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیہ۔ جو شخص امام زمان کو پہچانے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا اب ظاہر ہے کہ جاہلیت کی موت ابوجہل کی موت ہے چنانچہ کلینی کے صفحہ ۸۶ پر دوسری حدیث موجود ہے اس میں وان مات علی ھذہ الحالۃ مات میتۃ کفر و نفاق۔ یعنی اگر اسی حالت پر مرا تو کفر و نفاق کی موت مرا۔ من مات بغیر امام مات میتۃ الجاھلیۃ۔ رواہ احمد والطبرانی۔ عن معاویہ رضی اللہ عنہ ایضاً۔ من مات میتۃ الجاھلیۃ ومن نزع یدہ من طاعۃ جاء یوم القیامۃ لا حجۃ۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی فی مسندہ و ابو نعیم فی حلیۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ دیکھو کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۲۰۰۔

اس حدیث میں اسقدر زیادہ ہے کہ جس شخص نے امام زمانہ کی اطاعت نہ کی قیامت کے

روز اس کے پاس اپنی برئیت کے لئے کوئی حجت نہ ہوگی۔ اس کے علاوہ کلینی میں ایک حدیث صفحہ ۱۹۰ میں درج ہے جس کا ترجمہ کیا ہے کہ احمد بن ادریس سے روایت ہے کہ اس نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے صفوان سے اس نے فضیل سے اس نے حرث بن مغیرہ سے سنا کہ ہم نے ابی عبداللہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پہچانے بغیر مرگیا وہ جاہلیت کی موت مرا اسی کتاب میں اسی صفحہ پر ایک اسی مضمون کی ایک حدیث اور موجود ہے۔ غرضکہ شیعہ سنی۔ اہل حدیث وغیرہ صاحبان کی مسلمہ متعدد احادیث موجود ہیں اس لئے ہم اسی قدر حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں ؎

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ
دو اشک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ امام کیا چیز ہے اور کون ہے اور اسکا کیا مرتبہ ہے حضرت مولوی محمد اسماعیل شہید اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۴۵ میں فرماتے ہیں کہ امامت رسالت کی ظل ہے افسوس کی بنیاد اظہار ہے نہ کہ اخفا۔
یعنی امامت رسالت کا ہم مرتبہ ہے مگر یہ عہدہ جس کو ملتا ہے وہ اسکو چھپا نہیں سکتا بلکہ ظاہر کرنا ضروری ہوتا ہے
پھر صفحہ ۵۵ پر فرماتے ہیں کہ امام نائب رسول ہوتا ہے جو سنت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں نبیوں اور رسولوں کو بھیجکر جاری فرمائی ہے وہ سنت اماموں کے ذریعے جاری فرماتا رہتا ہے۔ یعنی جو کچھ نبیوں کے آنیکا مقصد ہے وہی امام کے آنے کا مقصد ہے پھر صفحہ ۷۲ و ۷۳ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ امام اور انبیاء کے درمیان بجز نفس مرتبہ نبوت کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ اور مولوی نجم الغنی اپنی کتاب مذاہب اسلام کے صفحہ ۱۰۰ پر لکھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمرقون من الدین کما یمرق السہم الرمیۃ۔ یعنی اس سے مقصد یہ ہے۔ کہ دین سے نکل جانا اسلام سے نکل جانا مراد نہیں بلکہ امام برحق کی اطاعت سے نکل جانا مراد ہے۔ یعنی جو لوگ امام برحق کی اطاعت نہ کریں گے وہ کافر ہیں۔

صفحہ ۵۵ کی عبارت سے یہ معلوم ہو گیا کہ امام اپنے منصب کو چھپاتا نہیں بلکہ ظاہر کرتا ہے
اور صفحہ ۴۴ کی عبارت سے یہ معلوم ہو گیا کہ امام اور نبی میں صرف مرتبہ کے اور کوئی
فرق نہیں ہوتا ہے اب ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ جسطرح نبی دعوت کے ذریعہ نبوت کا اعلان
کرتا ہے اسیطرح امام بھی عام دعوت کے ذریعہ اعلان کرتا ہے اور جسطرح نبی کی لوگ
مخالفت کرتے ہیں اسیطرح امام کی بھی کرتے ہیں پس جو شخص امام کو جان کر مریگا وہ
جنتی ہے اور جو اس سے انکار کریگا وہ کافر ہے لہذا جسکو اللہ کا خوف ہے
اسکا یہ فرض ہے کہ جب وہ کسی سے یہ بات سنے کہ فلاں شخص امامت کا مدعی ہے پس اسکا
فرض ہے کہ فوراً دوڑ کر لبیک کہے ورنہ اس کی موت ابوجہل کی موت ہوگی۔ مخالفت
کرنے سے تو وہ ابوجہل بن ہی جائیگا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ غیر جانبدار رہنے سے بھی وہ
ابوجہل ہو جائیگا۔ رہا یہ سوال کہ اگر وہ کاذب ہوا تو ہم بھی اس کے ساتھ مارے جائینگے
نہیں ہرگز نہیں قرآن شریف میں یا حدیث میں کسی جگہ یہ درج نہیں کہ جھوٹے مدعی کے
کے ساتھ حسن ظنی سے شرکت کرنیوالے بھی گنہگار رہیں بلکہ یہ لکھا ہے کہ افترا کا
عذاب مفتری کی گردن پر اور اس کی شرکت کرنے والوں کا بھی اس کی گردن پر ہوگا
قل ان افتریتہ فعلیّ اجرامی و انا بریٔ مما تجرمون پ ۱۲ ع ۳۔ یعنی
اگر میں نے جھوٹ باندھ لیا ہے تو اس کا گناہ مجھپر ہے اور تم میرے گناہ سے بے تعلق ہو۔
جب یہ معلوم ہو گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تہتر فرقہ ہوں گے اور ان میں
صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب دوزخی اور ساتھ ہی یہ معلوم ہو گیا کہ ہر صدی پر ایک
مجدد آیا کرے گا اور اسوقت تک سلسلہ مجدد آتے رہے اور جو کوئی اس مجدد کو نہ مانے
تو کافر مطلق اور ابوجہل کی مانند اس کی موت ہوگی۔ یہ باتیں معلوم ہونے کے بعد طبعی
طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہر صدی کے شروع میں مجدد آتے رہتے تو لامحالہ
اس چودہویں صدی کے مجدد کی تلاش ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس وقت جبکہ
نصف صدی گذر گئی یعنی ۱۳۶۲ھ ہو گئی مگر کوئی مجدد نظر نہیں آتا اور دنیا ہے اسلام
بیتاب ہے مجدد کے لئے کیونکہ اسلام اس قدر کفر کے نرغے میں کبھی نہیں آیا۔ نیز یہ وجہ صدی

ہے جس کے متعلق حضرت امام مہدی اور حضرت عیسٰی کے ظہور کا وقت کہا جاتا ہے
یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔
سورہ صف۔ یعنی اللہ کے نور کو کافر اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں۔ اور
اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کامل کریگا صاحب ذوق اور مفسرین کی یہ رائے ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے اس جگہ اسلام کو نور کا پورا ہونا فرمایا ہے پس چاند کا نور چونکہ چودہویں
رات کو کامل ہوا کرتا ہے اس لئے وہ چودہویں صدی میں پورا ہو سکتا ہے۔ اسلئے حضرت
مسیح موعود چودھویں صدی میں ظہور فرمائیں گے دوسرے فتنہ ارتداد بھی اس چودہویں
صدی میں شروع ہوا اور کافر اپنی منہ کی باتوں سے اس کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اسی لئے یہی
وقت مسیح کے ظہور کا ہے۔ اور چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چودہویں صدی میں
حضرت مسیح نازل ہوئے تھے۔ اس لئے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چودہویں صدی میں
حضرت مسیح کا ظہور ہونا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت ابو جعفر قمی نے حضرت علی تک اسناد
پہنچا کر یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا
کہ خوش ہو خوش ہو خوش ہو (یہ لفظ تین مرتبہ فرماکر) میری امت کی مثال اس
مینہ کی مانند ہے کہ جس کی نسبت معلوم نہیں کہ اس کا اول اچھا ہے یا آخر اور وہ
امت کیونکر ہلاک ہو سکتی ہے کہ جس کے ابتدا میں میں ہوں اور درمیان میں بارہ خلیفہ اور
اور سب سے آخر مسیح ابن مریم (تفصیل کے واسطے دیکھو فصل الخطاب مصنفہ امام محمد پارسا
صفحہ ۴۷۶)۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضرت رسول اکرم نے اپنے بعد ۱۲ خلیفہ
اس کے بعد مسیح ابن مریم فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکسو برس کے بعد ایک خلیفہ پھر
ایکسو برس کے بعد ایک خلیفہ پھر غرضکہ تیرہ سو برس میں ۱۲ خلیفہ ہوں گے کیونکہ اول
صدی کے حضور خود ہی خلیفہ تھے اور چودہویں صدی میں حضرت مسیح۔
اس سے پہلے ہم نے ابو داؤد کی وہ حدیث بیان کردی ہے کہ جسمیں ہر صدی پر ایک
مجدد آنے کی پیشگوئی ہے تو معلوم ہوا کہ خلیفہ سے مراد مجدد ہے
ہو لیکن اس کے بعد کامل ابن مجدی اور ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ حضرت

اکرم نے فرمایا کہ تعداد خلفاء جو میرے بعد ہوں گے وہ حضرت موسیٰ کے نقیبوں کی ہوگی۔ اصل حدیث کی عبارت دیکھنی چاہو تو کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۲۰۵ ملاحظہ فرمائیے

توریت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ کتاب دانیال باب ۱۱ نمبر عبرانی باب ۱۲ و تاریخ یہودا اور کتاب توریت کتاب ۲

پھر نعیم بن حماد روایت کرتے کہ ابو قبیل نے کہا کہ اکثر بزرگوں کا اجماع اس امر پر ہے بارہ سو برس کے بعد ہوگا یعنی تیرہویں صدی میں ہوگا دیکھو اصل عبارت حجج الکرامہ صفحہ پھر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مہدی کی تاریخ پیدائیش چراغ دین لکھتے ہیں۔ جس کے عدد بحساب ابجد ۱۲۶۸ ہوتے ہیں۔ پھر قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف المسلول میں لکھتے ہیں تیرہویں صدی میں ظہور امام مہدی ہوگا۔

پھر حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ قدوم او علیہ الرضوان سرمایۂ خواہد بود پھر نواب صدیق حسن خان اپنا خیال بھی یہی ظاہر کرتے ہیں کہ چودھویں صدی میں آئیگا دیکھو حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۵۔ مصنف کواکب دریہ کا بھی یہی خیال ہے دیکھو صفحہ ۱۵۵ پھر حافظ برخوردار انواع میں یہی لکھتے ہیں پھر قاضی ارتضی علی خان صاحب لکھتے ہیں تیرہویں صدی اور پندرھویں صدی کے درمیان یعنی چودھویں صدی دیکھو مہدی ناظر صفحہ ۲ پھر شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۶ نمبر ۳ صفحہ ۱۶ میں چودھوی صدی مانتے ہیں۔ پھر اسی طرح حدیث الغاشیہ ۳۵۰ پھر خواجہ حسن نظامی اپنے رسالہ ظہور مہدی میں لکھتے ہیں کہ شیخ سنوسی اور عرب و شام کے صوفیاء و علماء کا یہ متفقہ قول ہے کہ ۱۳۳۰ھ یا ۱۳۳۵ھ یا غالب ۱۳۴۰ھ تک ضرور ظاہر ہوں گے اسی طرح تلخیص التواریخ صفحہ ۲۰۰ میں یہی وقت بتایا ہے پھر مولوی انشاء اللہ خان صاحب اپنے اخبار وطن ۱۹۱۲ء میں بحد حضرت مسیح و مہدی کے ظہور کے خواہش کرتے ہیں اسی طرح علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کہتا ہے کہ یا صاحب الزمان اظہور فقد تاب کون لکم پھر البرہان ماہ نومبر ۱۹۱۲ء - اخبار ٹرتھ لندن ۱۵ دسمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۲۶۹ ایک بشپ آف میٹسن ساکن فرانس کی پیشگوئی شائع کی اسی چودھوی صدی کی نسبت

پریذیڈنٹ فرانس ڈی پال نے ایک پیشنگوئی اسی اخبار نے اسی پرچہ میں شایع کی
پھر ہنر گلورنیس اسپرنگ نام کتاب مطبوعہ لندن نے یہی ہے خیال ظاہر کیا ہے
پھر رسالہ کرائسٹس سایند کمنگ صفحہ ۱۵ مطبوعہ لندن میں یہی لکھا ہے غرضکہ ہزارہا
کتب میں جو آخری سے آخری تاریخ امام مہدی کے ظہور کی مقرر ہے وہ ۱۳۲۰ھ ہے
پہلی بات تو یہ ہے کہ نصف صدی گذر گئی مگر مجدد نہیں آیا حالانکہ س سے پہلی
صدیاں یہ بتا رہی ہیں کہ ہر صدی کے ابتدا میں مجدد آتے رہے۔ دوسری بات یہ کہ
صدہا پیشنگوئیاں اس صدی کے متعلق ہیں چنانچہ ایک تازہ آرٹیکل اخبار اتفاق دہلی
کا ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں جس سے زمانہ کے انتظار کی حالت آپکو معلوم ہو سکیگی۔
زمانہ کی بیتابی کا اس قدر اضطراری عالم ہے کہ مولانا ظفر الملک علوی نے رفاہ عام
کلب لکھنؤ ۱۹۲۰ء کے جلسہ میں کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین نہ ہوتے تو میں
یہ ضرور کہتا کہ اس زمانہ کا نبی مہاتما گاندھی ہے۔ استغفر اللہ توبہ توبہ۔ شرایط اسلامی
کے مطابق تو وہ معمولی گنہگار مسلمان بھی نہیں ہو سکتا۔ مگر نام نہاد مولوی ایک کافر کو
نبی مان لینے کے لئے طیار ہے اسی طرح لودہران ضلع ملتان کے جلسہ میں مولوی صفدر علی
بیرسٹر نے بیان کیا کہ ہمارے اسلام میں ہر صدی کے بعد ایک مجدد آیا کرتا ہے اور میں
صدق دل سے یقین کرتا ہوں کہ اس صدی کا مجدد مہاتما گاندھی ہے۔ لاحول ولا قوۃ
جیسی روح ویسے فرشتے جیسے تم داڑھی منڈے قرآن و حدیث سے ناواقف ویسا تمہارا
مشرک مجدد اور بحیثیت اسلامی کافر تمہارا مجدد۔
اسی طرح مولانا شوکت علی نے سورت کے ایک جلسہ میں کہا کہ ہمارے اسلام
میں امام مہدی کے آنے کی پیشنگوئی موجود ہے اور وہ زمانہ یہی ہے۔ اس لئے میں
کہتا ہوں کہ وہ امام مہدی مہاتما گاندھی ہیں نعوذ باللہ منہا۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
اسی طرح مولانا محمد علی کامریڈ نے جیل سے جو پیغام بھیجا اس میں وہ کہتے ہیں کہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے بعد بے سوچے سمجھے مہاتما گاندھی کی پیروی کرتا ہوں۔
گویا آج زمانہ پکار پکار کر حال و قال سے بتا رہا ہے کہ ایک مصلح کی ضرورت ہے اور حالت زمانہ

دیکھکر ایک کافر کو مصلح تسلیم کر لینے میں کوئی ہرج تصور نہیں کرتے۔ مسلمانوں نے اپنی دینی امیدوں اور آرزوؤں کے بر آنے کا آخری سال ۱۳۴۰ھ سمجھ رکھا تھا اور انہیں پورا پورا خیال تھا کہ اس سال ضرور امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ لیکن آہ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ اس سال نے بھی ہماری تمناؤں کو پورا نہیں کیا اور ۱۳۴۱ھ کا محرم ہم پر دوہرے ماتم کے لئے چڑھا۔ ایک تو وہی ماتم جو ہر سال ہم کرتے ہیں اور دوسرا یہ کہ ۱۳۴۰ھ بھی یوں ہی گزر گیا امام مہدی ظاہر ہوا اور نہ حضرت عیسیٰ کے نزول کا کوئی پتہ ملا۔ ۱۳۴۰ھ میں امام مہدی کے ظاہر ہونے کے متعلق عام لوگوں میں بڑی وسعت کے ساتھ جو خیال پھیلا ہوا تھا اور جس پر کئی سال سے مولوی اور صوفی اپنی تحریروں اور تقریروں میں زور دیتے چلے آرہے تھے اس نے اس سال کے شروع ہونے پر مسلمانوں میں امید کی ایک وسیع لہر پیدا کر دی جسے اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ ظاہر کیا گیا۔ چنانچہ اخبار کشمیری میگزین لاہور نے اپنی ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۲ء کی اشاعت میں "۱۳۴۰ھ کے ساتھ مسلمانوں کی کچھ امیدیں" کے عنوان سے لکھا۔

مسلمانوں کی ان کتابوں میں جو پیشگوئیاں کے لئے مشہور ہیں ۱۳۴۰ھ کے متعلق بہت زیادہ پیشگوئیاں موجود ہیں گو ہمیں بروئے اسلام اور مطابق شریعت کسی پیشگوئی پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں تاہم یہ دیکھکر کہ اس سے پہلے جو پیشگوئیاں ہو چکی ہیں وہ پوری اتری ہیں بلا لحاظ یقین کرنا ہی پڑتا ہے۔ حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ایک مشہور قصیدہ فارسی ہندوستان کے اکثر مقامات پر اب تک محفوظ ہے ان کے فرمان کے مطابق ۱۳۴۰ھ مسلمانوں کے لئے ایک مبارک سال ہے اور امید ہے کہ ممالک غیر میں بھی مسلمان ہر جگہ فتحیاب اور کامیاب رہیں گے

ایک کتاب میں لکھا ہے کہ مہدی علیہ السلام اسی سال میں پیدا ہوں گے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ اس سال میں ترک اپنے حریفوں پر غالب آئیں گے اور مسلمانوں کی سلطنت وسیع ہوتی چلی جائے گی۔ مسلمان صدیوں سے ابتر و ذلیل ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اب اگر خدا اپنا فضل و کرم کرے تو اس کے رحم و لطف سے کچھ بعید نہیں۔ چنانچہ

مصطفےٰ کمال پاشا نے فتح حاصل کی ہے۔ پھر اخبار مدینہ بجنور ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء میں بعنوان "ظہور امام مہدی علیہ السلام سنہ ۱۳۴۰ ہجری میں" شاہ نعمت اللہ صاحب کے قصیدہ کے متعلق لکھا گیا ہے کہ:-

غلط شعر جو آجکل زبان زد خلائق ہے یہ ہے ؎

خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش
در سال غمگنت کنز آ باشد چنیں بیانہ

مجھے تحقیقات اور نہایت معتبر ذریعہ سے پتا چلا ہے کہ اصل شعر یوں ہے

خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش۔
در سال "گنت کنفی" باشد چنیں بیانہ

الفاظ "گنت کنفی" میں ظہور مہدی کا وقت بتایا گیا ہے۔ جس کے سنہ ۱۳۴۰ھ کے عدد ہوتے ہیں حالات موجودہ میں بھی اس بات کی نہایت سختی سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ امداد غیبی کا بہت جلدی ظہور ہو۔

مسلمانوں کے ایک اور اخبار نے جس کا نام "آگرہ اخبار" ہے ظہور امام زمان کے عنوان سے لکھا ہے کہ ظہور امام الزمان علیہ السلام بھی انہی قیامت کے آثار قریبہ میں سے ایک نمونہ اور ایک نشانی ہے جو عنقریب اور غالباً اسی سال پورا ہونیوالا ہے" (۱۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء)

پھر ہندوستان کے طول و عرض میں ایک اشتہار سنہ ۱۳۴۰ھ ہجری کے دوران میں شایع ہوا جس کا عنوان تھا۔ "مسیر وانہ خداوندی"۔ اس کا مشتہر شیخ عبد اللہ خادم حرمین شریفین بتایا گیا ہے اس میں لکھا تھا کہ سنہ ۱۳۴۰ھ کے موسم حج میں ضرور امام مہدی ظاہر ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ

ایک طرف تو امام مہدی کے سنہ ۱۳۴۰ھ میں ظاہر ہونے پر اس قدر یقین کیا جا رہا تھا اور دوسری طرف اس کے واسطے دعائیں بھی کیجا رہی تھیں چنانچہ اخبار مدینہ (۱۲ فروری سنہ ۱۹۲۲ء) میں ایک مضمون شایع ہوا ہے جس میں شاہ سلیمان پھلواری نے اپنی عراق کی مراجعت کا اعلان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:- "جس کا جو جی چاہے کرے ہم تو ہر ایک آستانہ پر اس مقدس ہستی کے ظہور کی دعا

روپیٹ کر گر آئے جس کے ہم منتظر بیٹھے ہیں۔ اللّٰھم عجل لنا ظہورہٗ۔

معیار صداقت

غرض کہ یہ وہ زمانہ ہے کہ ہر طرف حضرت امام مہدی کے ظہور کا انتظار ہے اور عالم اسلام اس کیلئے بیتاب ہے مگر اہم سوال اسوقت یہ ہے کہ اگر حضرت امام مہدی ظاہر ہوئے تو ان کو کسطرح تسلیم کرکے انکی بیعت اختیار کرلی جائے تاریخ انبیاء و تاریخ اولیا بتارہی ہے کہ آجتک ایک بھی آنیوالا ایسا نہیں آیا کہ جس نے ادہر دعویٰ کیا اور ادہر تمام دنیا نے بلا چون و چرا مان لیا ہو بلکہ ہر آنیوالے کی تکذیب کی گئی اور بڑے زور و شور سے کی گئی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ وہ مکہ میں پیدا ہوں گے اور وہ حضرت عیسیٰ کا انتظار کررہے ہوں گے تب عصر کے وقت حضرت عیسیٰ آسمان سے خانہ کعبہ کی چھت پر نازل ہوں گے۔ اگر پہلے زمانہ میں یہ بات پوری ہوجاتی تو خیر کوئی جھگڑا نہ تھا۔ مگر آجکل جبکہ شریف غدار کا خطاب پاچکا ہے اور انگریزوں کا پٹھو ثابت کیا جا رہا ہے (بلکہ روزانہ اخبار انقلاب زمانہ کلکتہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ ماہ مارچ ۱۹۲۴ء میں اس کو دجال کا خطاب مرحمت فرمایا ہے) اور ہوائی جہاز اور غبارے طرح طرح کے ایجاد ہوگئے ہیں انہوں نے سازش کرکے کسی آدمی کو اوپر سے اتار دیا یا رات کو چپکے سے ایک آدمی کو خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھا دیا اور عصر کے وقت نماز سے قبل اس نے کہا کہ لو میں آگیا فرض کرلو کہ سچ مچ حضرت عیسیٰ نازل ہوگئے۔ اور شریف مکہ کا دراصل اس میں کوئی تعلق بھی نہ ہوا تب بھی ان کو کوئی نہیں مانیگا اور لوگ کہیں گے کہ شریف مکہ نے یہ چالاکی کی ہے اور یہ مدعی قطعی جھوٹا ہے اس لئے اسبات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم ایک بار استمداد اور ماموریں اللہ کو پرکھنے کی کسوٹی آپ کو بتا دیں تاکہ ہر شخص اسی کسوٹی سے ایک مدعی کو پرکھ کر یہ معلوم کرسکے کہ سچا ہے یا جھوٹا ہے۔

نوٹ۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا مگر اس کے ساتھ ہی حضور کا ارشاد ہے کہ میرے بعد ابن مریم آئیگا اور

اور وہ نبی اللہ ہو گا۔ مگر وہ نئے نبی نہیں ہیں بلکہ وہ پرانے نبی ہیں تو طبعی طور پر سوال ہوتا ہے کہ وہ انجیل کے احکامات نافذ کریں گے۔ اگر وہ انجیل کے احکامات نافذ کریں گے تب تو وہ ختم نبوت کو توڑنے والے ہوئے۔ اور اگر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت یعنی قرآن و حدیث کے احکامات ہی پر عمل کریں گے تو وہ ختم نبوت کو توڑنے والے ہوئے اب اس کے یہ معنی ہوئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی تو آئیگا مگر صاحب شریعت نہیں آئیگا اس لئے ہم اس کے پرکھنے کے قاعدے اسجگہ درج کرتے ہیں۔

اور منہاج نبوت یا معیار صداقت یعنی راستباز کو پرکھنے کی کسوٹی جو قرآن شریف میں حضرت موسیٰ کیلئے کسی عالم کی بیان کردہ اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے۔ اِن یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْهِ کَذِبُهٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ (سورہ مومن ۴۴) یعنی اگر یہ جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور اگر سچا ہے تو جو کچھ وعدہ کرتا ہے ضرور بعض کو تم دیکھ لوگے جس سے معلوم ہو جائیگا کہ یہ سچا ہے یا جھوٹا۔ کیونکہ جھوٹا آدمی جو کچھ وعدہ کرے گا وہ ہرگز پورے نہوں گے اور سچا جو کچھ وعدہ کرے گا وہ ضرور پورے ہوں گے

ایک موٹی عقل والا بھی اس کو سمجھ سکتا ہے کہ اگر سرکار کیطرف سے ایک تحصیلدار آئے اور رعایا یہ کہکر اس کی تکذیب کردے کہ تو تو جھوٹا ہے۔ تو یقیناً وہ لوگ سزا سے نہیں بچ سکتے اور باغی قرار دیئے جائینگے۔ اور اگر کوئی بدمعاش تحصیلدار بن کر رعایا سے کہے کہ میں تحصیلدار ہوں تو اس کی قرار واقعی سزا گورنمنٹ کے ہاں موجود ہے تم کسی طرح مجرم نہیں ہو سکتے پھر اگر چھان بین کی ایسی ہی عادت آپکو ہے اور کبر و غرور نے آپکو گھیرا ہوا ہے اور ابو بکر صدیق کی طرح دیکھکر یا حضرت اویس قرنی کیطرح کانوں سے سنکر ایمان لانے کی سعادت آپ پیدا نہیں کرتے تو اس کی سابقہ زندگی کو دیکھ لیجئے۔ جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ سورہ یونس ع ۲۔

پس تحقیق رہا تھا میں تم میں ایک عمر پہلے اس سے پس کیا نہیں سمجھتے تم

پھر یہ دیکھ لو کہ انکی مخالفت میں دنیا میں اسطرح اٹھی ہے جسطرح حضرت عیسیٰ۔ موسیٰ ابراہیم علیہم السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اٹھی تھی۔ کیونکہ یہ بھی ایک خدا کا

مقرر کردہ قانون ہے جیسا کہ فرمایا۔ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ
ایک نشانی اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ اسکا استہزا، تمسخر، ہنسی اور مذاق بنالیا جائے
چنانچہ ارشاد ہوا یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ
سورہ یٰسین ع ۳۔ اللہ جل شانہ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے کہ بندوں پر کیا ہی افسوس ہے کہ ان
میں کوئی نبی نہیں آیا کہ جس سے انہوں نے ٹھٹھا نہ کیا ہو۔ ناشکرے دنیاداروں کا یہ ایک بندھا
ہوا قانون ہے کہ وہ اپنے سچے محسن اور اپنے مخلص ہی خواہ کیساتھ ضرور بدسلوکی کیا کرتے
ہیں۔ انبیاء اور رسولوں سے بڑھکر انسان کا خیرخواہ اور کون ہو سکتا ہے۔ کوئی وطن سے نکالا
نکالا یہ۔ کسی کو ڈھیلوں سے مارکر بیران کیا گیا۔ کسیکو جلا وطن کیا گیا۔ جناب رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا میں جتنے نبی آئے سب ستائے گئے لیکن میں سب سے بڑھکر
ستایا گیا ہوں اور ہونا بھی یوں ہی چاہئے تھا کیونکہ سب سے بڑھکر انسان کے خیرخواہ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہی ہیں۔ پیغمبروں کے نائب جانشین اولیائے کرام بھی خدا کے ناشکرے بندوں کے
ہاتھوں بہت کچھ ستائے گئے ہیں شاید ہی کوئی ایسا دن گذرا ہوگا جسکو غیر تو جانے دو خود اہل
اسلام نے ہی نہ ستایا ہو۔ خلفائے راشدین سے بڑھکر خیرخواہ اسلام اب تک نہیں ہوا انکو
اب۔ اسلام سے خارج کرنے والے گالیاں دینے کو ثواب سمجھنے والے ہنوز لاکھوں
موجود ہیں۔ ائمہ اربعین میں کوئی ظلم و تعدی سے نہ بچا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رح کو کمبختوں نے جاہل بدعتی۔ زندیق۔ کافر۔ ملحد کا لقب
دیا گیا۔ قیدخانہ میں قید کرکے آپ سے اینٹیں شمار کرنیکا کام لیا آخر کو وہ قیدخانہ ہی میں زہر دیئے گئے
ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو موذیوں نے آخرین لا ابلیس کہا۔ رافضی
نام رکھا۔ یمن سے بغداد تک بے عزتی کے ساتھ قید کرکے لیگئے۔ راہ میں انہیں گالیاں دیتے
جاتے تھے۔ ابو عبداللہ امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ پر اسقدر ظلم کیے گئے کہ پچیس برس تک
جمعہ و جماعت کیلئے باہر نہ نکل سکے۔ ذلت کیساتھ قید کئے گئے ایسی بے رحمی کیساتھ ان
کی مشکیں باندھی گئیں کہ ہاتھ بازوؤں سے اکھڑ گیا اونٹ پر کھڑا کرکے پھرایا گیا اور ایک مسئلہ کے
خلاف پر ستر کوڑوں سے مارے گئے اور قید رکھے گئے۔

حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ ۲۸ ماہ قید رہے۔ بھاری بھاری زنجیروں میں جکڑے گئے
ذلیل کرنے کیلئے مجلسوں میں بلائے جاتے اور لوگ ان کو طمانچے مارتے اور منہ پر تھوکتے
ہر شام کو جیل خانہ سے نکالکر کوڑے مارتے۔

حضرت امام محمد اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے وطن سے نکالے گئے جب سمرقند پہونچے
تو سمرقند والے بھی اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ وہ سمرقند میں رہیں تو آپ نے فجر کی نماز میں
دعا کی کہ خداوندا دنیا مجھپر تنگ ہوگئی ہے تو اب مجھکو اپنی طرف بلالے پس انہوں نے
اسی ماہ میں انتقال کیا۔

قطب الاقطاب بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ شہر بسطام سے سات مرتبہ نکالے گئے

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی (جنکو سلطان العارفین کا لقب دیا گیا
تھا) بھی تکفیر کی گئی

شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ الحسنی و الحسینی الجیلانی
کو فقہائے وقت نے کافر کہا۔ ابن جوزی نے ان کے خلاف ایک کتاب تصنیف کی۔ شیخ
محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ جو شیخ اکبر بھی کہلاتے تھے انکو نہ صرف کافر بلکہ اکفر کہا
گیا بلکہ علمائے زمانہ نے یہ فتوی دیا کہ ان کا کفر یہود و نصاری کے کفر سے بڑھکر ہے
اسپر بھی صبر نکیا۔ بلکہ انکے ماننے والے کو کافر قرار دیا۔ پھر بھی دلکو ٹھنڈک نہ ہوئی تب
جو ان کے کفر میں شک کرے وہ کافر اور پھر جو کفر میں شک کرنے والے کے کفر میں
شک کرے وہ کافر ہے۔

حضرت مولینا مولوی جلال الدین صاحب رومی مثنوی شریف۔ مولانا جامی علیہ
الرحمہ شیخ فریدالدین عطار کے کافر کہنے والے مسلمان سوترہ میں ابھی تک موجود ہیں

حجۃ الاسلام مولانا ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ مصنف احیاء العلوم الدین کیمیائے سعادت
بکافر ٹھہرائے گئے اور ان کی کتابوں کو جلا دینا اور ان پر لعنت کرنا ثواب سمجھا گیا
ایک شخص نے امام غزالی کو لکھا کہ آپ کے بارے میں یہ کہا کیا جاتا ہے۔ تو اس کے
جواب میں حضرت امام نے لکھا کہ حاسدوں کی باتوں پر خیال نہ کرو اور جاہلوں کی لعن طعن

سے رنجیدہ مت ہو برا اور ذلیل جان اس آدمی کو جسکا لوگ حسد کریں۔ اور حقیر سمجھ اس شخص کو جسکو لوگ کافر اور گمراہ نہ کہیں۔ غرض اس قصہ کو کہاں تک طول دوں مختصر یہ ہے کہ کوئی سچا خیر خواہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جو ستایا نہ جاوے۔ اہل اسلام کے اولیائے کرام کیساتھ خود مسلمانوں نے جو سلوک کیا ہے اس کو اگر کہا جاوے تو ایک بہت بڑی کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

ایک نشانی اس کی یہ بتائی جاتی ہے کہ لوگ اسکو ساحر اور مجنون اور مخبوط الحواس بھی کہتے ہیں۔ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۔ سورہ الذاریات ع ۲ پ ۲۶۔

ایک نشانی یہ بھی بتائی گئی ہے کہ لوگ تنگ کریں۔ گالیاں دیں برا بھلا کہیں تکلیفیں پہنچائیں مگر وہ صبر کرنے والا ہو۔ اور اس صبر و تحمل کی مثال نہ ہو جیسا کہ فرمایا وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰىٓ اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۔ سورہ انعام ع ۴۔ اور البتہ جھٹلائے گئے رسول پہلے تجھ سے پس صبر کیا انہوں نے اس پر کہ وہ جھٹلائے گئے اور ایذا دیئے گئے یہاں تک آئی ان کے پاس اللہ کی مدد اس سے معلوم ہوا کہ جھٹلایا ہر ایک جاتا ہے مگر اللہ کی امداد بھی ضرور آتی ہے اور یہی صداقت کی دلیل ہے اس کی تائید وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۔ سورہ مائدہ ع ۱۰ پ ۶ سے ہوتی ہے۔ ہدایت بنی انسان کے لئے سخت متفکر اور مغموم ہو چنانچہ فرمایا۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۔ سورہ کہف ع ۱۔

ایک نشانی یہ بتائی کہ جو کلام ان پر نازل ہو۔ اس کی مثال تمام دنیا کے لوگ ملکر بھی قائم نہ کر سکیں اور ہر لحاظ سے اس کی مثال لانے سے دنیا عاجز ہو چنانچہ فرمایا وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ ب ۱ ع ۳

ایک نشانی یہ بتائی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ پ ۱۷ ع ۱

یعنی وہ ہی تعلیم پیش کرے جو اس سے پہلے نبی تعلیم لیکر آئے جیسا کہ مذکورہ آیت میں
اللہ تعالی نے بتایا کہ سب ایک ہی تعلیم لیکر آئے محمد صلعم تک تمام انبیاء نے ایک ہی تعلیم پیش کی
اگر اسقدر باتیں اس مدعی میں ملنے پر بھی تمہیں اسطرف سے تسلی نہ ہو تو پھر یہ دیکھو کہ وہ موت
کی تمنا (یعنی مباہلہ) کرنے کو تیار ہے یا نہیں۔ اگر تیار ہے تو ضرور سچا ہے جیسا کہ فرمایا کہ
اِن زَعَمْتُم اَنَّکُم اَولِیَاءُ لِلّٰہِ مِن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا المَوتَ اِن کُنتُم صٰدِقِین۔
پ ۲۸ ع ۱۱ —
اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ موت کی ہرگز تمنا نہ کریگا۔ وَلَا یَتَمَنَّونَہٗ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَت اَیدِیھِم
وَاللّٰہُ عَلِیمٌ بِالظّٰلِمِین ۵ سورہ جمعہ ع ۱۔
وہ بشارتیں دینے والا اور دردناک خبریں دینے والا ہو۔ وَمَا نُرسِلُ المُرسَلِینَ
اِلَّا مُبَشِّرِینَ وَمُنذِرِینَ سورہ کہف ع ۱۱۔
یہ نشانی نہایت ظاہر اور واضح بتائی کہ جاہل سے جاہل بھی دیکھ سکتا ہے وہ یہ ہے کہ جس
وقت وہ مدعی کھڑا ہو اسوقت دنیا کی بد اعمالی کی وجہ سے عذاب پر عذاب نازل ہوتے
ہوں جیسا کہ فرمایا وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِینَ حَتّٰی نَبعَثَ رَسُولًا سورہ بنی اسرائیل ع ۲
وَمَا اَرسَلنَا فِی قَریَۃٍ مِن نَبِیٍّ اِلَّا اَخَذنَا اَھلَھَا بِالبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّھُم
یَتَضَرَّعُونَ ۵ پ ۹ ع ۸
اسپر ایمان لانے والے اسقدر راسخ الاعتقاد ہوں کہ اس احکام پر جان و
مال اور اولاد قربان کرنیوالے ہوں۔ اَلَّذِینَ اٰمَنُوا جَاھَدُوا بِاَموَالِھِم وَاَنفُسِھِم
وَاُولٰئِکَ لَھُمُ الخَیرَاتُ وَاُولٰئِکَ ھُمُ المُفلِحُونَ سورہ توبہ ع ۱۱
اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَت قُلُوبُھُم وَالصَّابِرِینَ عَلٰی مَا اَصَابَھُم وَ
المُقِیمِی الصَّلٰوۃِ وَمِمَّا رَزَقنٰھُم یُنفِقُونَ ۵ پ ۱۷ ع ۱۲ —
جہاں یہ نشانی بتائی کہ تمام دنیا اس کی مخالفت کرنے لگ جاتی ہے اور لوگ اسکو مجنون
اور مخبط الحواس کہتے ہیں اور ہر طرف سے اسپر لعن وطعن ہوتا ہو۔ اس کے ساتھ ہی یہ حیرت
انگیز بتائی کہ ہر مقام پر اللہ تعالے اس کی امداد فرماتا ہے۔ کسی جگہ وہ نامراد نہیں ہوتا۔

چنانچہ فرمایا۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ سورہ مومن ع ۶۔

دوسری جگہ فرمایا ہے کہ یہ ہمارا اٹل قانون ہے۔ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ سورہ مجادلہ ع ۱ یعنی ہم اور ہمارے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے خواہ تمام دنیا ان کی مخالفت پر کمر باندھے اور یہ کامیابی بھی ایک عجیب بات ہے مفتری کو کبھی نصرت اور کامیابی نہیں ملتی بلکہ جو ہم پر افترا کرتا ہے اس کو ہم بیخ و بنیاد سے اکھاڑ کر رکھ دیتے ہیں یعنی جو ہماری طرف سے بنا کر تھوڑی سی ایک بات بھی منسوب کرکے مخلوق کو دھوکا دیگا۔ ہم اس کی شہ رگ کاٹ دیں گے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ۔ سورہ الحاقہ ع ۲

اس کی تائید میں بہت سی آیات ہیں۔ مثلاً۔ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔ سورہ انعام ع ۱۶

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ۔ پ ۷ ع ۱۷۔ اور کون ہے بہت ظالم اس شخص سے جو باندھ لیتا ہے اللہ پر جھوٹ یا کہتا ہے کہ وحی کی گئی ہے میری طرف حالانکہ نہ وحی کی گئی اس کی طرف کچھ بھی اس جگہ معلوم ہوا کہ سب سے ضروری نشانی اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ وہ مدعی وحی یا الہام کا بھی دعویٰ کرے مجرد دعویٰ۔ کہ میں مامور ہوں یا مہدی ہوں یا مسیح ہوں۔ اسقدر زبردست ظلم نہیں جسقدر اس کے ساتھ وحی یا الہام کا دعویٰ ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس صدی کا مجدد ہوں یا مہدی ہوں یا مسیح ہوں یا رسول ہوں یا نبی ہوں تو وہ ہرگز دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور اگر وہ اس دعوے کے ہمراہ الہام یا وحی بھی لوگوں کو سنانے لگے تو پھر تو وہ مہلت نہیں پا سکتا جیسا کہ ہم آگے چلکر ایسے لوگوں کی مثالیں پیش کریں گے پہلے ہم وہ آیات اس جگہ لکھتے ہیں جو مذکورہ بالا آیت کی تائید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ پ ۸ ع ۲

یعنی اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے۔ جو خدا پر بہتان باندھکر بغیر علم
اُولٰئِكَ يُعْرَضُونَ
عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔ پ ۱۲-۳۲۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ایسے مدعی پر لعنت بھیجی ہے
پس ظاہر ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت پڑے وہ دنیا میں نہ کامیاب ہو سکتا ہے نہ اپنے
ارادوں میں پھل پھول سکتا ہے۔ پس سب سے بڑھکر جھوٹے مدعی کو قلع قمع کرنے والا اللہ ہے
اور اللہ سے زیادہ کسی جھوٹے مدعی کو تباہ اور برباد کرنے والا کوئی نہیں پس ہمارا فرض
ہے کہ کسی مدعی کی مخالفت ہم خود نکریں اور اس کے تباہ برباد کرنے کے لئے ہم جوڑ توڑ
نہ لگائیں تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مدعی کی مخالفت کیلئے لوگوں نے منصوبے
گانٹھے اور حاکم وقت سے اس کی شکایتیں کر کے اس پر بہتان باندھے اور اسکو سزا
دلانے کی کوشش کی یہ انکی غلطی تھی کیونکہ اس جھوٹے مدعی کو سزا دینا حاکم وقت کا کام
نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ کیونکہ حاکم وقت اور تم ہرگز وہ آنکھ نہیں رکھتے کہ
جس سے جھوٹا اور سچا تمیز کیا جاتا ہے۔ اس لئے تم اس سے باز آؤ ممکن ہے تم
جسے جھوٹا سمجھتے ہو وہ در اصل جھوٹا نہو۔ سہ

تم دیکھ کر بھی بد کو نہ سمجھو بدگماں سے — ڈرتے رہو عقاب خدائے جہان سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا — شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ قصور ہو — شاید وہ آزمائش رب غفور ہو
پھر تم تو بدگمانی سے اپنی ہوئے ہلاک — خود سر پہ اپنے لے لیا خشم خدائے پاک
گر ایسے تم دلیریوں میں بچیا ہوئے — پھر اتفاقاً گئے سمجھ تو معنی ہی کیا ہوئے
موسیٰ بھی بدگمانی سے شرمندہ ہو گیا — قرآن میں خضر نے جو کہا تھا پڑھو ذرا
بندوں میں اپنے بھید خدا کے ہیں صد ہزار — تم کو نہ علم ہے نہ حقیقت ہے آشکار
پس تم تو ایک بات کے کہنے سے مر گئے — یہ کیسی عقل تھی کہ براہ خطر گئے۔
پس تم بچاؤ اپنی زبان کو فساد سے — ڈرتے ہو عقوبت رب العباد سے
دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا — بندہ خدا کے فضل سے جنت میں جائیگا

وہ اک زبان عضو نہانی ہے دوسرا یہ ہے حدیث سیدنا بیدالوری
مگر جو لوگ شرارت اور تکبر کی وجہ سے ایسے کسی مدعی سے مخالفت کر کے خدا کے سوا اور کسی سے اس جھوٹے مدعی کو سزا دلوانا چاہتے ہیں وہ مشرک ہیں۔

ھٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا پ ۱۵ع ۱۴

ہماری قوم نے اللہ کے سوا اور کسی کو اپنا معبود سمجھ لیا ہے جو اس سے وہ اس مدعی کو سزا دلوانا چاہتے ہیں حالانکہ اسکے جھوٹے ہونے کی ان کے پاس کوئی ظاہر دلیل نہیں (خدا انکو خود فرماتا ہے) کہ اس شخص سے بڑھکر کون ظالم ہے جو خدا پر جھوٹ باندھ لیتا ہے پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس پر عذاب نازل کریگا ہماری تمہاری مخالفت بیکار ہے پھر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالے نے جھوٹے مدعی کو اور سچے مدعی کے منکر کو ایک ہی جرم کا مجرم قرار دیا ہے۔ اس کتاب کی ابتداء میں احادیث بیان کر چکے ہیں جنمیں یہ واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ ہر زمانہ میں ایک شخص خدا کی طرف سے آتا ہے جسکا نام مجدد یا امام ہے جو کوئی ان کو نہ پہچانے وہ کافر مطلق ہے جو ہم ابتدا کتاب میں مدلل بیان کر چکے ہیں مزید حاشیہ آرائی اور تشریح کی ضرورت نہیں بلکہ اس جگہ ہم یہ بھی دکھائے دیتے ہیں کہ جھوٹا مدعی اور سچے مدعی کا منکر دونوں کو اللہ تعالے بڑے ظالم کا خطاب دیتا ہے اور ظالم پر اللہ تعالے لعنت قرآن میں موجود ہے جو اس سے پہلے درج ہو چکی فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا پ ۸ع ۷ پس تحقیق آیا ہے تمہارے رب کیطرف سے کھلا نشان تمہاری طرف ہدایت اور رحمت پس کون ہے اس سے بڑا ظالم جو جھٹلائے ان آیات اللہ کو اور اس سے کترا ہے۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ پ ۸ع ۱۱

یعنی اس شخص سے بڑھکر کون ظالم ہے جو خدا پر بہتان باندھکر کہے کہ میں خدا کی طرف سے

ماسور ہوں یا جو ہمارے بھیجے ماسور کو جھٹلائے۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ۞ پ ۱۱ ع ۷۔ یعنی وہ مدعی اس دعوے سے پہلے اپنی عمر تم میں نہیں گذار چکا کہ اس سے پہلے اس کی زندگی کیسی تھی کیا اسنے کبھی اس دعوے سے پہلے جھوٹ بولا ہے یا بدکار فاسق فاجر تھا یا برے لوگوں صحبت میں رہتا ہے ذرا عقل سے کام لو کہ اس سے پہلے کبھی اس نے جھوٹ نہیں بولا تو اب کسطرح ممکن ہے کہ یہ اتنا بڑا جھوٹ بولے کہ خدا پر بہتان باندھے کہ میں خدا کی طرف سے تم پر مصلح مقرر کیا گیا ہوں خدا کے نزدیک جھوٹا مدعی اور اس کے جھٹلانے والے کی برابر سزا ہے کہ وہ ایسے مجرموں کو مظفر و منصور نہیں ہونے دیتا۔ یعنی اگر وہ مدعی جھوٹ بول رہا ہے تو وہ ہرگز دنیا میں کامیاب نہ ہوگا اور جو کچھ وہ دعوے کرتا ہے ہرگز پورے نہ ہوں گے اور اگر وہ سچا ہے تو اس کے جھٹلانے والے اس کی بڑی سے بڑی مخالفت کریں گے مگر وہ اسکو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ بلکہ خود ذلیل خوار ہو جائیں گے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا پ ۱۵ ع ۱۰ اور نہیں بھیجتے ہم کسی ماسور کو مگر وہ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہوتا ہے مگر وہ لوگ جو اس کو جھٹلاتے ہیں باطل سے حق کو اور ان لوگوں نے میرے ماسور کو اور اس کی دی ہوئی خبروں کو مذاق بنا لیا ہے اس لئے اس سے بڑھکر کون ظالم ہو سکتا ہے کہ جس کو خدا کی باتیں بتائی جائیں اور وہ ان سے منہ پھیرے۔ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۞ پ ۲۱ ع ۲۔ پس باطل پر وہ ایمان لائے اور اللہ کی نعمت سے انکار کرتے ہیں اور کون ہے اس شخص سے بڑا ظالم جو خدا پر بہتان باندھتا ہے یا اسکو جھٹلاتا ہے اور جھٹلایا اس نے حق کو جب

آیا اس کے پاس حق۔
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ وَکَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَہٗ وَالَّذِی
جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ پ ۲۴ ع ۱ پس کون
شخص اس سے بڑھکر ظالم ہے جسنے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا اور اس سے بھی بڑھکر
کوئی ظالم نہیں جو سچے کو جھٹلاتا ہے۔ جس وقت آوے اس کے پاس اور وہ شخص جو آیا
سچائی لیکر اور جس نے اس کو سچا مان لیا وہ پرہیزگار ہیں۔
فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُوَ یُدْعٰٓی اِلَی الْاِسْلَامِ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ
الظّٰلِمِیْنَ۔ پ ۲۸ ع ۹۔ پس جب آیا ان کے پاس ہمارا مرسل ساتھ نشانات
کے تب انہوں نے کہا کہ یہ تو صاف جادو ہے اور کون ہے ظالم اس شخص سے
جو خدا پر افتری کرتا ہے حالانکہ وہ اسلام کی طرف پکارا جاتا ہے۔
غرضنکہ قرآن شریف میں اور احادیث میں سینکڑوں دلیلیں موجود ہیں طوالت
کے خوف سے ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں اور ایک سعید روح کیلئے یہ دلائل
بہت کافی ہیں اور آسانی سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ جھوٹے کو اللہ تعالے
مہلت نہیں دیتا۔ اور سچے کو اللہ تعالے مہلت دیتا ہے اور اس کو ہر مقام پر مظفر و
منصور کرتا ہے جیسا کہ فرمایا۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ ا
لدُّنْیَا پ ۲۴ ع ۱۰۔ تحقیق ہم البتہ نصرت دیتے ہیں اسی جہان میں اپنے مرسلوں کو اور
ان لوگوں کو جو ہمارے مرسلوں پر ایمان لاتے ہیں دوسری جگہ ارشاد فرمایا
اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ۔ کَتَبَ اللّٰہُ
لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ پ ۲۸ ع ۳
تحقیق وہ جو اللہ اور اس کے بھیجے ہوئے کا مقابلہ کرتے ہیں یہ ذلیل لوگ ہوتے کیونکہ
یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون لکھا ہوا ہے کہ میں اور میرے مرسل ہمیشہ غالب رہا کریں گے
کیونکہ اللہ غالب عزت والا ہے سنہ

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں رہ اس کی عالی بارگاہ تک خود پسندوں کو

خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے — جب آتی ہے تو اک عالم کو ایک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس راہ کو اڑاتی ہے — وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے — کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے — بھلا خالق کے آگے خلق کی کیا پیش جاتی ہے

چنانچہ ہم ذیل میں دکھاتے ہیں کہ جھوٹے اور سچے مدعیوں کے ساتھ خدا نے کیا برتاؤ کیا

قل ان افتریتہ **فعلی اجرامی** وانا بریء مما تجرمون پ ۱۲ ع ۳

کہہ اگر میں نے باندھ لیا ہے جھوٹ پس اوپر میرے گناہ ہے اور میں بے تعلق ہوں اس چیز سے کہ گناہ کرتے ہو تم۔ اس لئے اگر بلا انکار کئے کسی مدعی کو مان لو تو تم کسی طرح مجرم نہیں بلکہ خود مفتری ہی مجرم ہو گا۔ تم ہر طرح بچ گئے

دس ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ہماری اس تحریر منہاج نبوت کو قرآن کی آیت کو قرآن سے اور حدیث حدیث سے توڑ دے تو وہ شخص دس ہزار روپیہ پانے کا مستحق ہے جو ایک بھی ایسے مفتری کا نام پیش کر کے یہ دکھا دے کہ فلاں نبوت اور وحی اور الہام کا مدعی تھا اور وہ ۲۳ سال تک زندہ رہکر دنیا سے کامیاب گیا اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ یہ ۲۳ سال کی مدت تم نے کہاں سے نکالی تو ہم اس کو بتاتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے نمونہ ہیں چونکہ وہ ۲۳ سال تک دعوے کے بعد زندہ رہے اس لئے یہ نمونہ ہر مسلمان کے واسطے دلیل ہے اگر آپ ہمارے قول کو تسلیم نہیں

کرتے تو دیکھئے شرح عقاید نسفی صفحہ ۲۳۲ میں ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین پر کیا ہے کہ فان العقل یجزم بامتناع ھذا الامور فی غیر الانبیاء وان یجمع اللہ ھذا الکمالات فی حق من یعلم من یفتری علیہ تعالیٰ بدعوی الرسالۃ ثم یمھلہ ثلاثا وثلثین سنۃ۔

نیز شارح حضرت علامہ تفتازانی فرماتے ہیں کہ فان النبی صلی اللہ علیہ بعث وعمرہ اربعون سنۃ وتوفی وعمرہ ثلاث وستون سنۃ علی الاصح وقیل ادعی بعض ابین النبوۃ۔ نیز توریت میں بمثل موسیٰ کیلئے کتاب استثناء باب ۱۸ میں یہ مذکور ہے۔ اس کی تائید قرآن کی ایک اور آیت سے ہوتی ہے کہ مفتری اپنی زندگی میں ذلیل ہو جاتا ہے ان الذین اتخذ العجل سینالھم غضب من ربھم وذلۃ فی الحیاۃ الدنیا وکذالک نجزی المفترین۔ پ ۹ ع ۹ شرط یہ ہے کہ وہ اپنے منہ سے دعویٰ کر کے الہام یا وحی پیش کرے پھر وہ ہرگز فلاح نہیں پاسکتا جیسا کہ فرمایا۔ قل ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون پ ۱۱ ع ۱۳ صداقت کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ اس پر اس کے مخالف وہی اعتراض کرتے ہیں جو اس سے پہلے انبیاء پر کئے جاتے رہے چنانچہ فرمایا ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک پ ۲۴ ع ۱۹ نیز مامور کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اس کی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں جیسا کہ فرمایا۔ یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم پ ۹ ع ۱۶ پھر اس کی نہایت زبردست یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ تمام دنیا کو اپنے برخلاف اکسا دیتا ہے اور ساری دنیا اس کی دشمن ہو جاتی ہے مگر اسکا کوئی بھی کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ جیسا کہ فرمایا قال انی اشھد اللہ واشھدوا انی بری مما تشرکون۔ پ ۱۲ ع ۵۔

بلکہ جب کوئی مامور دنیا میں آتا ہے دین کی باتوں کا وہ حاکم مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کی

نشا کے خلاف وہ قوم جنپر وہ مامور ہوا ہے اگر دین کے متعلق یا اپنی دنیوی بہبودی کے متعلق
کوئی کام کرتے ہیں تو انکو ناکامی پر ناکامی ہوتی ہے اور وہ مامور من اللہ جو کوئی کام کرتا ہے باوجود
مخالفت کے انکو کامیابی پر کامیابی ہوتی ہے۔ جس کو صرف اہل بصیرت غائر نگاہ سے دیکھا
کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج کل خلافت کی تحریک بڑے زور شور سے ہوئی۔ مگر
روز بروز ہر طرح ہر طرف سے اسمیں ناکامی ہوئی۔ یہانتک کہ خلافت کا نام و نشان تک
مٹ گیا۔ غرضیکہ اس زمانہ میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان جس کام کیلئے سر توڑ کوشش کرتی
ہیں۔ جیلوں میں جا رہے ہیں بندوقوں کے آگے سینہ سپر ہو رہے ہیں اور تمام قوم انکی حوصلہ
افزائی کر رہی ہے۔ مگر نتیجہ ناکامی ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آنے والا آگیا
جو عنقریب قبول کیا جائیگا اور ظاہر ہو جائے گا۔ خلافت۔ اور عدم تعاون یا ترک موالات
سول نافرمانی وغیرہ کو اگر کوئی مامور من اللہ اپنے ہاتھ میں لیتا اور دنیا بھر مخالفت کرتی تو وہ
ضرور کامیاب ہوتا اور اب دنیا بھر نے اس کا خیر مقدم کیا مگر نتیجہ خراب۔

ایک نشانی اس کی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے کام کی اجرت نہ طلب کرے جیسا کہ فرمایا
یقوم لا اسئلکم علیہ اجرا پ ۱۲- ع ۵

پھر ایک نشانی یہ بھی بتائی کہ روز بروز طاقت بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا یرسل
علیکم مدرارا ویزدکم قوۃ الی قوتکم پ ۱۱ ع ۵

حکم شاہی کے ماتحت جب کوئی شخص کسی ملک پر مامور ہوتا ہے تو اس کے علاقہ کے
کے باشندوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس مامور کے آگے سر تسلیم خم کریں اگر کوئی رعایا
سے اس حاکم مامور کی مخالفت کرتا ہے تو سزا کا مستحق ہوتا ہے اور دربار شاہی سے قابل
سزا قرار پاتا ہے۔ کیونکہ حقیقت اور تعلق کی بنا پر وہ بادشاہ وقت اس حاکم مامور کے
ساتھ ہوتا ہے۔ جس کو اس نے اپنے حکم سے نہیں مقرر کیا ہو ہر مامور حاکم کہہ سکتا ہے کہ
میرے ساتھ گورنمنٹ ہے میری مخالفت گورنمنٹ کی مخالفت ہے جب مجازی گورنمنٹ
اور اس کے مامور حکام بھی یہ امور مسلم طور پر مشہور ہیں اور ہونے چاہئیں۔ کیونکہ گورنمنٹ
کو اپنے مامور حکام کیساتھ نہو تو حکومت میں بہت کچھ خلل اور بدنظمی رونما ہو جائے۔ یہ تو

دنیاوی حکومت کا ذکر ہے تو بھر وہ حکومت جو حقیقی اور آسمانی بادشاہت ہے کیونکر نظم ونسق سے خالی ہو سکتی ہے آسمانی بادشاہت میں وہ بادشاہ حقیقی اپنے سفیروں کے ساتھ ہوتا ہے اور اُن کو مقاصد میں کامیاب فرماتا ہے۔ کہ جس سے دنیا اس امر کا مشاہدہ کر لیتی ہے کہ یہ مدعی دعوے ماموریت میں صادق اور من عند اللہ ہے فعلی طور پر خدا کا اپنے مامور کے ساتھ ہونا وہ امر ہے جس کو از آدم تا ایندم تمام عالم کے باشندے مشاہدہ کرتے چلے آئے ہیں۔ آدم و نوح کے دور میں بھی یہی ہوا۔ ابراہیم علیہ موسیٰ کے وقت میں ایسا ہی دیکھا گیا۔ حضرت عیسیٰ اور سیدنا خاتم الانبیا کے زمانہ ظہور میں خدا نے کیا کیا اور وہ اپنے پیارے مقدس ماموروں کیساتھ رہا یہاں تک کہ وہ مقاصد میں کامیاب ہوئے اور اُن کے مخالف ناکام رہے اس امر کے متعلق کہ خدا اپنے ماموروں کیساتھ ہوتا ہے اور یہ ماموروں کی صداقت کا کھلا نشان ہے تورات وانجیل اور فرقان سے خدا کی قولی شہادتیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ خدا کے فعلی اور قولی قانون کی مطابقت کے مشاہدہ سے روح ایمان میں ایک کیفیت تازگی پیدا ہو

توراۃ۔ وقال اللّٰہ ایضاً موسیٰ ھکذا تقولو لبنی اسرائیل یھوہ الٰہ اباؤکم الٰہ ابراہیم والٰہ اسحاق والٰہ یعقوب ارسلنی الیکم ھذا اسمی الی الابد وھوا ذکری الی دور فدور (خروج اجماع ثالث آیتہ ۱۵) پھر خدا نے موسیٰ سے کہا کہ تو بنی اسرائیل سے یوں کہو کہ خداوند تمہارے باپ کے خدا ابراہام کے خدا اور اسحاق کے خدا اور یعقوب کے خدا نے مجھے بھیجا ہے ابد تک میرا یہی نام ہے اور ساری نسلوں میں میرا یہی تذکرہ ہے خدا کا حکم سنکر حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ میں کون ہوں جو فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لاؤں۔ فقال انی اکون معک وھذا تکون لک العلامۃ انی ارسلتک (خروج ۳/۱۲) خدا نے فرمایا کہ میں تیرے ساتھ رہوں گا اور یہی اس امر کا نشان ہوگا کہ میں نے تجھے بھیجا اس سے ظاہر ہے کہ خدا کے مرسل کی صداقت کا یہ نشان ہے

کہ خدا اس امر میں اس کے ساتھ ہوتا ہے اور ہر طرح اپنے مامور کی مدد کرتا ہے اور اپنی فعلی شہادت سے اس کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے

انجیل۔ مسیح نے فرمایا جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے اس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا کیونکہ میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اسے پسند آتے ہیں (یوحنا باب ۸) اس عبارت انجیل میں صاف طور پر مسیح نے اللہ کا اپنے ساتھ ہونا بطور ثبوت صداقت پیش کیا ہے تورات و انجیل کے بعد اب ہم

قرآن مجید کو دیکھتے ہیں تو صاف الفاظ میں یہی معیار ملتا ہے **واذ یقول لِصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا** (سورہ توبہ آیۃ الم) اپنے رفیق سے حضرت رسول اللہ صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مت ڈر خدا ہمارے ساتھ ہے اور در حقیقت خدا آنحضرت کے ساتھ تھا جب ہی تو باوجودیکہ آپ کے ساتھ کوئی لشکر نہ تھا کوئی دولت نہ تھی کوئی طاقت نہ تھی لیکن پھر بھی آپ منکروں کے دولت مند اور طاقت ور لشکروں پر غالب آگئے اور دنیا نے عیاناً معجزہ دیکھا کہ خدا آپ کے ساتھ ہے ؎

مقام او مبین از راہ تحقیق
بدورانش رسولاں ناز کردن

اور یہ بڑی موٹی بات ہے کہ اگر ایک شخص خدا پر افترا کرے گا تو خدا اس کو مظفر و منصور کرنے بجائے خائب و خاسر کرے گا اور حسن ظنی سے اس پر ایمان لانے والے ہرگز گناہ گار نہوں گے جیسا کہ فرمایا قل ان افتریتہ فعلی اجرامی وانا بری مما تجرمون پ ۱۲-ع ۳- یعنی کہدو ان لوگوں کو کہ اگر میں نے افترا پردازی کی ہے تو اسکا میں خود مجرم ہوں تم میرے گناہ سے بالکل بے تعلق ہو۔

غیر مسلموں کو چیلنج

حقانیت اور روحانیت سے قطعی ناواقف بے تعصب آریہ تمام انبیاء علیہم السلام کو ٹھگ اور

اور دوکا ندار یا دغا باز کا خطاب دیتے ہیں مگر یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دغا باز سمجھتے ہیں۔ اس لئے اسلامی اصطلاح میں ان لوگوں کو ضال یا گمراہ کہا جاتا ہے اور یہود اور عیسائی باوجود اہل کتاب ہونے کے دین کو بھول گئے۔

اس لئے ہم معمولی سی بات پیش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص عیسائی یہود یا ہندوؤں میں سے اٹھے اور اسی طریقہ پر افترا پردازی یا دوکانداری یا دغا بازی کر کے دکھلا دے اگر وہ اپنے اس منصوبے میں کامیاب ہو جائے تو اس کی تمام باتیں مانی جا سکتی ہیں ورنہ نہیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک یتیم اور غریب انسان تھے۔ تنہا تھے کوئی سرپرست اور رفیق نہ تھا کوئی جائیداد بھی موجود نہ تھی مگر انہوں نے اپنی نبوت دنیا میں منوا دی۔ ہر چیز کی دنیا میں فوراً نقل اتار لینے کا دستور ہے۔ چنانچہ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ ایک شخص نے فوٹوگراف بنایا دوسرے نے اس کی نقل کر کے اس سے بہتر گراموفون بنا کر کے دکھا دیا ایک نے دس میل فی گھنٹہ کی رفتار کا انجن بنایا دوسرے نے ایکسو بیس میل کی رفتار کا انجن بنا دیا۔ ایک نے تار برقی نکالی دوسرے نے اس کی نقل کر کے وائرلیس ٹیلیگرافی نکال دی ایک نے ٹیلیفون نکالا دوسرے نے وائرلیس فون ایک نے ایک آدمی کا ہوائی جہاز نکالا۔ امریکہ نے چھ سو اسی فٹ لمبا ہوائی جہاز بنا دیا یہ تو ایجادیں ہیں۔ اسیطرح ایک نے مدرسہ بنایا دوسرے نے کالج بنایا ایک نے انجمن نکالی دوسرے نے اس سے بھی بڑی انجمن نکالی ہندوستان میں جب پروفیسر رام مورتی نے کہا کہ میں برہمچاری رہنے سے اسقدر طاقتور ہو گیا ہوں کہ موٹر کو روک لیتا ہوں زنجیر کو توڑ دیتا ہوں۔ اس کے مقابلہ پر فوراً ڈاکٹر عصمت اللہ اٹھا اور کہا کہ میں ۳۰ بیوی ۱۱ بچے والا ہوں اور یہ تمام باتیں میں بھی کر کے دکھا سکتا ہوں چنانچہ اس نے دکھا دیں۔ آج وہ تمام باتیں عورتیں بھی دکھاتی ہیں تار ابائی کا سرکس ہر شخص نے دیکھا ہو گا۔ غرضیکہ جتنی باتیں ہیں ہر چیز کے نقل کرنے والے اسی وقت پیدا ہو جاتے ہیں اور اصل سے بہتر نقل کر کے دکھاتے ہیں پھر کیا بات ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ۔

وموسیٰ - وابراہیم - اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے نہ تھے اور خدا پر بہتان باندھ کر یہ افترا کرتے رہے کہ ہم سے خدا کلام کرتا ہے اور ہم خدا کی طرف سے ہادی ومرسل ہیں - جسطرح مشاہدات اور واقعات اور تمثیلات سے ہم نے دکھا دیا کہ ہر چیز کی نقل کر کے اصل سے بھی بہتر کر دکھاتے ہیں تو آج اتنے بڑے بڑے فاضل دنیا میں موجود ہیں پھر کیوں انکی نقل بنا کر وہی کامیابی حاصل کر کے اپنے دعوے کو صداقت تک نہیں پہنچاتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بڑے زبردست عالم نہ تھے نہ اسقدر سامان وذرایع موجود تھے : دنیا کے علوم نے اسقدر ترقی کی تھی مگر جو کچھ نصرت وکامیابی خدا نے ان کو دی آج ترقی کے اسمان پر پرواز کرنے والے انگلستان کا گولہ جا لیس میل مارنے والے قیصر ولیم کو بھی نہ مل سکی بلکہ اس کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے باوجودیکہ اس نے مامور من اللہ ہونے کا دعوے نہیں کیا تھا - بلکہ صرف اسباب کے گھمنڈ پر شیخیاں مار رہا تھا اگر وہ ان اسباب کے ہمراہ ماموریت کا دعوے کر دیتا تو زار روس سے بھی زیادہ ذلیل ہو کر ہلاک ہوتا - اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ مامور من اللہ کو وحی اور الہام ہوا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیٰتی فمن اتقٰی واصلح الخ پ ۸ ع ۱۲

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مامور آتا ہے تو خدا اسپر اپنی آیتیں نازل فرماتا ہے -

(۲) ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین پ ۲۹ ع ۶ - دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک آیت بھی اپنی طرف سے بنا کر کہدے کہ یہ مجھپر نازل ہوئی ہے تو خدا اس کی شہ رگ کو کاٹ دیتا ہے

(۳) انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد پ ۲۴ ع ۱۰ - تیسری نشانی یہ بتائی کہ اللہ تعالے اسکی مدد فرماتا ہے تمام دنیا اس کی مخالف ہوتی ہے مگر مخالفوں کے تمام منصوبوں کو خدا خاک میں ملا دیتا ہے اور صرف اسی کو کامیابی نصیب ہوتی ہے پس واضح ہو کہ مجرد دعوی بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا تاوقتیکہ وہ الہامات دنیا میں پیش نہ کرے پس اے وہ لوگو جو خدا کے مامورین سے

انکار کرنے والے ہو تم میں بڑے بڑے عقلمند۔ ذی علم۔ ذی وجاہت موجود ہیں۔ پھر کیوں باقاعدہ ایک منصوبہ کر کے ایسی دکانداری کر کے نہیں دکھاتے؟

سوراج کی نہایت آسان ترکیب

خصوصاً سوراج کے خواہشمندو تمہارے واسطے اس سے بہتر اور آسان طریقہ کوئی نہیں کہ تم انتخاب کر کے کسی عالم فاضل کو اس کام کیلئے طیار کرو ہندو کرشن کے آنے کے منتظر ہیں۔ مسلمان امام مہدی کے منتظر ہیں۔ عیسائی حضرت عیسیٰ کے اور ان کے ظہور کی تمام نشانیاں پوری ہو چکیں اور دنیا بیحد بیقراری سے ان کی منتظر ہے دنیا کے خیالات سب کو معلوم ہیں کہ آنے والا اس قسم کا ہوگا پس اس کے متعلق تم ایک جعلی بنا کر کھڑا کرو اور چونکہ عوام کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ مولویوں اور لیڈروں کی حکم کے آگے اپنا سر نہیں جھکاتے جسطرح ماموروں کے آگے سر جھکا دیتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سر جھکا دیتے تھے۔ اسیطرح تمہارے جعلی کرشن کے حکم کے آگے دنیا سر جھکا دے گی اور بڑی آسانی سے تمہاری تمام ہندوستان میں حکومت ہو جاوے گی اگر تمہیں اسمیں کامیابی ہو گئی تو ہر شخص اندازہ کریگا کہ جس قدر آج تک مامور من اللہ ہوئے فی الواقع اسی طرح منصوبہ باز اور ٹھگ تھے اگر تمہیں کامیابی نصیب نہوئی اور ہرگز نہو گی بلکہ دنیا میں بدترین ذلت اور رسوائی کے ساتھ تباہ اور برباد کر دیئے جاؤ گے جیسا کہ سنت اللہ ہمیشہ رہی ہے کہ وہ جھوٹے مدعی ماموریت کو ہرگز نصرت نہیں دیتا اور نہ دنیا میں ہرگز امن نہیں رہے

اے ہندوؤ۔ تمہارے پاس دولت اور علم اور اثر بھی موجود ہے اور تم ہی ماموریت کی صداقت کے منکر بھی ہو اور رائے بہو دیو۔ آج دنیا میں سب سے زیادہ مالدار قوم ہو تعلیم یافتہ بھی ہو کسی شخص کو عیسیٰ اور محمدؐ کی طرح مدعی بنا لو اور اس ہر طرح امداد بھی کرد اور رائے علیا ہو۔ تم دنیا کے زیادہ حصہ پر قابض ہو تم میں ایڈیسن جیسا شخص جو پندرہ سو اشیا کا موجد ہے اور اسیطرح ہزاروں فلاسفر اور موجد موجود ہیں پھر تم کیوں

ایسا جعل بنا کر نہیں دکھاتے ایک شخص کو برائے نام ماموربنا لو اور تمام عقلا اور فلاسفر ملکر اسے دنیا کے واسطے احکامات اور انعامات بنا کر دیا کریں اور خارق عادات کمالات کرامات اور معجزات بھی دکھایا کریں جو آجکل بہت آسان ہو چکے ہیں بلکہ بڑے سے بڑا معجزہ آج سائنس کیساتھ آسانی سے دکھایا جا سکتا ہے پھر تم کیوں نہیں دکھاتے کس چیز نے تمہیں روکا ہوا ہے ۔ میں یہود و عیسائی کے ساتھ تم کو خصوصاً میں چیلنج دیتا ہوں کہ تم کو کس چیز نے روک رکھا ہے جو تم بھی جھوٹے ماموروں کی طرح عظیم الشان کامیابی حاصل نہیں کرتے پس معلوم ہوا کہ جھوٹا منصوبہ اس بارہ میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتا خواہ تمام دنیا اس کی امداد کے واسطے طیار ہو جاوے۔ بلکہ میں دس ہزار روپیہ انعام دینے کیلئے طیار ہوں اگر تم کسی ایسے جھوٹے کا نام بھی بتا سکو جو جھوٹے منصوبے میں سچوں کی طرح کامیاب ہو گیا ہو پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اسپر غور کر کے نصیحت حاصل کریں۔

ایک اور طریقہ

جب ہم کسی صادق اور کاذب کو پرکھنے کے واسطے طیار ہونگے تو ہمارے پاس سب سے بڑا نمونہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جن کے حالات ہمارے پاس اس قدر مفصل موجود ہیں کہ دنیا میں آجتک کسی انسان کے دیکھنے میں نہیں آئے کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو سامنے رکھو جسکے پاس ہر لحظہ اور ہر منٹ مصاحب اور ایڈی کانگ اور چیف سکریٹری اور پرائیوٹ سکریٹری اور ہوم سکریٹری اور پرنسل اسٹنٹ خارن اور پولٹیکل سکریٹری فینانس سکریٹری ملٹری سکریٹری اور بڑے بڑے اخبارات کے نمایندے اور ایسوسی ایٹڈ پریس کا نمایندہ اور ریوٹر کا نمایندہ بلکہ اس کی حرکات و سکنات کا فوٹو اتارنے والا فوٹو گرافر اور بائسکوپ سینما کمپنی کا فلم کیمرہ لئے ہوئے ساتھ رہتے ہیں ان کے بھی اسقدر مفصل حالات آپ کو نہیں ملیں گے جسقدر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مورخین نے بتائے ہیں۔ آج ترقی کے

آسمان پر پرواز کرنے والے بادشاہوں کے اسٹاف میں سیکڑوں تنخواہ دار آدمی رہتے ہیں جو ان کے ہر لفظ کو لکھ سکتے بلکہ سامان ایسے موجود ہیں کہ آسانی سے انکا ہر لفظ شارٹ ہینڈ میں لکھا جاسکتا ہے اور اسی وقت ٹائپ کر کے ٹیلیگراف وائرلیس ٹیلیگراف ٹیلیفون وائرلیس ٹیلیفون بحری ٹیلیفون اور بحری ٹیلیگراف سے تمام دنیا میں فوراً پہنچا دیا جاسکتا ہے اور پھر ہر جگہ پریس اور اخبارات کے ذریعہ وہ تقریر دنیا میں ڈاک کے ذریعہ اسٹیمر کے ذریعہ موٹر کے ذریعہ اور ہوائی جہاز کے ذریعہ بچہ بچہ کے ہاتھوں میں پہنچائی جاسکتی ہے۔

اکسفورڈ ۲۳ اپریل بے تار کے ٹیلیفون کے ذریعہ آواز کے انتشار کا تجربہ نہایت کامیاب ثابت ہوا برطانیہ عظمیٰ کے ہر حصہ میں ملک معظم کی تقریر کا ایک ایک لفظ نہایت صفائی سے سنا گیا۔ بہت سے شہروں میں آواز کو بلند کرنے والے آلات لگائے گئے تھے جن کے گرد لوگوں کے ہجوم جمع ہو گئے البرٹ ہال لنڈن میں دس ہزار اشخاص نے نہایت دلچسپی سے تقریر سنی اندازہ کیا گیا ہے کہ کوئی ساٹھ لاکھ اشخاص نے ملک معظم کی تقریر اپنے کانوں سے سنی ہوگی۔

تقریر کے علاوہ نمایش کی افتتاحی تقریبات مثلاً بینڈ اور نابیوں کا بجنا بھی دور دراز کے علاقوں سے سنا گیا۔ ہزارہا اشخاص نے قومی گیت کے موقع پر ٹوپیاں اتاریں آج یہ دلچسپ تجربہ کیا گیا ہے کہ ملک معظم کا پیغام کرہ ارض کے گرد بھیجا گیا ہو اسی سکنڈ کے بعد معلوم ہوا کہ ملک معظم کا پیغام دنیا کے گرد چکر لگا چکا ہے منقول ڈسٹرکٹ گزٹ علی گڈھ یکم مئی ۱۹۲۴ء

مگر ہمیں کسی بادشاہ کا اپنی عورت سے پرائیوٹ گفتگو کرنا بیٹی سے بات کرنا دوست آشنا دشمن سے سلوک کرنا لونڈی اور ملازم سے تعلقات رکھنے کا حال نہیں ملسکتا اس کے برعکس ہم ایسے زمانہ میں آپکو لیجاتے ہیں جو آج سے تیرہ سو برس دور کا زمانہ ہے جبکہ انسان موجودہ ترقی کے لحاظ سے انسان بھی کہلانیکا مستحق نہ تھا اور پھر ایسے تاریک زمانہ میں ایک ایسے مقام کا ہم آپکو حال سناتے ہیں کہ جس ملک کے رہنے والوں کی اسقدر گری

ہوئی حالت تھی کہ وہاں کے آدمی کو کوئی اپنا بادشاہ بنانا تو الگ رعایا بھی بنانے کے واسطے طیار نہ تھا چنانچہ سکندر رومی کے حالات میں لکھا ہے کہ جب اُسنے ہندوستان کو فتح کرلیا تو کسی نے اس سے کہا کہ یہ ایک چھوٹا سا خطہ عرب کا ہے اسکو بھی فتح کرڈالو تو اس نے جواب دیا کہ اس ریگستان کو میں فتح کر کے کیا کرونگا

اس واقعہ سے انسان غور کرلے اس وادی غیر ذی زرع میں ایک شخص پیدا ہوتا ہے اور ایک ایسی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے کہ جسکا خاوند بھی مرگیا تھا اور اس قدر غریب گھر میں پیدا ہوتا ہے کہ جس کو کوئی دائی بھی پرورش کرنیکے واسطے قبول نہیں کرتی اور بیرونجات کی دائیاں جب پرورش کرنے کے واسطے بچے لے چلتی ہیں تو ایک دائی ہے جسکو کوئی بچہ نہیں ملا وہ مجبوراً بیکار سے بیگار بھلی پر عمل کر کے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرتی ہے۔ پھر وہ غریب ان جہاں تمام ملک میں انگلیوں پر گنے جانے کی تعداد میں تعلیم یافتہ رہتے تھے اس نظام میں پیدا ہونے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ہیں اسقدر شرح و بسط کے ساتھ ملتے ہیں کہ انسان ان کو دیکھکر دنگ رہجاتا ہے

پس جب ہم کسی صادق اور کاذب میں فرق معلوم کرنا چاہیں گے تو ہمیں قرآن و حدیث سے زیادہ اور کوئی کتاب ہماری مدد نہیں کرسکتی۔

سب سے پہلے ایک مدعی کا وہ کلام معیار ہوتا ہے جس کو وہ خدا کی طرف منسوب کرتا ہے چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ۔ قرآن شریف خداوند جل و علا کا وہ نور ہے جو دنیا کو جبکہ وہ اندھیریوں میں سراسیمہ ہورہی تھی منور کرنے کے لئے فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوا اور آفتاب عالمتاب کی طرح تھوڑے دنوں میں مغرب سے مشرق تک روشن کردیا مکہ کی خشک پہاڑیوں سے یہ چشمہ رحمت جاری ہوا کہ جس نے تمام عالم کو بہت جلد سیراب کردیا اس کی رکاوٹ اگر کسی نے کی تو یہ اور بھی چاروں طرف پھوٹ نکلا اور بہنے لگا۔ اس آفتاب عالمتاب کی شعاعوں کو کسی کا حجاب بھی نہ روک سکا اگر سچ پوچھو تو یہی وہ اک کتاب ہے کہ جس کی نسبت اقرار کرتے بن آتی ہے۔

لایدرک الواصف المطری خصائصہٗ — وان یکن سابقاً فی کل ما وصف
زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم — کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

عرب میں قبل بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دنوں پہلے سے یہ طریقہ جاری تھا کہ ایام حج میں جب حجاج جمع ہوتے تو فصحا و بلغا ادیب و منشی جو کچھ اپنی اپنی طبع آزمائیاں کرکے لاتے اور اپنے نتایج افکار کہ سوق عکاظہ میں جمع ہوکر پڑھتے۔ جس کا کلام از روے فصاحت و بلاغت چوٹی کا ہوتا اس کا صلہ اس کو یہ دیا جاتا۔ کہ خانہ خدا کے دروازہ پر وہ کلام آویزان کیا جاتا اسی شوق کے باعث اور نام آوری کیلئے اہل عرب کی فصاحت بلاغت میں ترقی ہوتی گئی سارے بادیہ نشین اہل عرب اس سادہ اور معزز قدر کی نہایت اعزاز کرتے اور دل سے اس نام آوری کے خواستگار رہتے تھے اب ہر شخص خود سمجھ سکتا ہے کہ شوق اور رشک کسقدر انسان کو محنت اور جانفشانی کا عادی کرتا ہے اور اس کی ترقی کی جانب کوشش کرنے کیلئے کسقدر بے چین بناتا ہے مرد تو ہر زمانہ میں مرد ہی ہوا کرتے ہیں۔ ان دنوں تو عرب کی عورتوں کی بھی عجیب حالت تھی وہ بھی بدون فصاحت و بلاغت کے بات نہیں کرتی تھیں یہاں تک کہ حسب حال مصرعہ بیان کرکے دوسرا مصرعہ کی مافی الضمیر معلوم کر لیتی تھیں چنانچہ امراء القیس کی بیٹیوں کا ذکر ہے کہ جس وقت ان کا پیارا باپ اپنی بد عملی کے باعث پہاڑ کی گھاٹی میں گرفتار ہوگیا تو بوقت قتل اپنے قاتلوں سے اسطرح کہنے لگا کہ میں نے ایک مصرعہ تیار کیا اس کو اللہ کے واسطے میری بیٹیوں تک پہنچا دو وہو ہذا یا بنتا امرء القیس ان اباکما (اے امراء القیس کی بیٹیو تحقیق تمہارا باپ) کی اس کے قاتلوں نے ایسا ہی کیا کہ اس کو مار ڈالنے کے بعد اس کے گھر جاکر اس کی دختروں کو اس کا پیغام مصرعہ مذکور پہنچا دیا مگر ان لڑکیوں نے سنتے ہی ان کو پکڑ لیا اور کہا کہ مصرعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا باپ مارا گیا اور اس کے مارنے والے تم دونوں ہو کیونکہ اس مصرعہ کے آگے بجز اس مصرعہ کے دوسرا چسپاں ہی نہیں ہو سکتا ہے قتل فقتل و قاتلاہ لدا کما (بیشک مارا گیا اس کے مارنے والے تمہارے پاس ہیں) فی الجملہ جب تلاش کرایا تو امراء القیس کے قاتل وہی دونوں نکلے فصاحت کے ذریعہ سے جو کہ ان میں بچپن ہی سے کوٹ کوٹ کر بھری تھی

وہ وہ کام لیتے تھے جو کہ ایک فوجی جنرل اپنی باقاعدہ فوج سے لے سکتا ہے۔ لڑائیوں
میں جرأت۔ مصیبت کے وقت صبر۔ افسردگی دل کے وقت جوش اور ان کے جذبات
دلی کا اثر ان کا خاص بعض ہوتا تھا اور اسی جوش و خروش دشمن کی ہیبت کو ذرہ
برابر بھی نہیں سمجھتے تھے یہ تدبیر اکثر ان کے کارگر بھی ہوتی تھی اہل عرب کی عورتیں لڑائیوں کے
کارنامے اور ان کے آباؤ اجداد کی قدر و منزلت اور بہادری جتا کر ان کی غیرت کو اور جوش
میں لاتی تھیں ایرانیوں سے جو وقت اہل عرب لڑ رہے تھے اور اپنے جوہر دکھلا رہے تھے
اچانک شکست نے آگھیرا ول ٹوٹ گئے قریب تھا کہ تلواریں ہاتھوں سے گر جاویں اور
پاؤں اکھڑ جاویں مگر جب انکو ذلت کے طعنے امیز اور شکست کے غیرت انگیز رجز سنائے
گئے تو چار سو اہل عرب نے اپنی آستینوں کو جو الجھتی تھیں اور بہادروں کو بہادری سے روکتی
تھیں پھاڑ کر پھینکدیا جس سے ان تلواریں چھوٹ جانے والوں اور پیر اکھڑ جانے والوں
کی بگڑی ہوئی بازی دوبارہ بن گئی اور ان کے اکھڑے ہوئے پاؤں دیوار آہنی کی طرح
جم گئے پھر کیا تھا فتح ان کے ہاتھ میں رہی۔

عرب کی شیریں کلامی اور طرز بیانی اس وقت اعلیٰ پیمانہ پر تھی ماہران فن و شعراء و فصحا جن
کی تمام عمر اسی کام میں گذری تھی اس زمانہ میں موجود تھے سبعہ معلقہ مشہور قصاید جو اعلیٰ درجہ
کی فصاحت کیوجہ سے یکے بادیگرے خانہ کعبہ پر آویزاں ہوتے رہے جو اب تک ہمارے
ہاتھوں میں موجود ہیں اسی نامآوری کی وجہ سے لکھے گئے انہی ایام میں آپ پر وحی آنے لگی
فداہ امی و ابی۔ آپ امی محض تھے آپ نے نہ کسی قسم کی تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ پایا نہ
کبھی شعر گوئی کی نہ کبھی قصیدہ بنایا نہ کبھی مذاکرہ و مشاعرہ میں شریک ہوئے کہ جس سے
آپ کے کلام میں شیرینی و لطافت و نزاکت ہو مگر جس وقت آپنے ایک آیت ۔ ۔ ۔
کلام معجز یعنی قرآن شریف فرقان حمید کی لوگوں کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ اے
فصاحت اور بلاغت کا دم بھرنے والو اور خیالی باتوں کو زیب دے دیکر آسمان تک
غلغلہ پہنچانے والو فاتوا بسورۃ من مثلہ اسکے مثل ایک سورہ لے آؤ اور اگر
اے شور کرنے والو تم سے نہ آسکے تو وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین فان لم

اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچے ہو مگر یاد رکھو اور سمجھ لو کہ فان لم تفعلوا
ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودہا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین
اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہرگز کر ہی نہیں سکتے تو پس تم اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن
آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کیلئے مہیا کیگئی ہے کلام مجید کا دعویٰ کرنا تھا کہ سب کے منہ فق
ہوگئے چھکے چھوٹ گئے ایک دوسرے کو تکنے لگا جس نے کلام پاک سنا غش غش کر گیا
یہاں تک کہ جب سبعہ معلقہ خانہ کعبہ پر آویزاں تھا تو آپ نے آیت اقرا باسم ربک یا
بروایت آخر انا اعطینک کسی دیوار پر لکھوا دی ایک بڑا شاعر جس کو یہ معلوم تھا کہ یہ کس
کا کلام ہے دیکھتے ہی فوراً پکار اٹھا ما ھذا قول البشر۔ کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے
ولید نے ایک موقعہ پر جو بہت بڑا شاعر گذرا ہے کہا ہے یہ نہ سحر ہے نہ انسان کا کلام
بلکہ یہ تو سحر بابل ہے کیونکہ جو شیرینی اور گھلاوٹ اس کلام میں پاتا ہوں وہ انسانی کلام
میں ہرگز نہیں ہو سکتی مختصر یہ ہزاروں کوششیں کیں عمر بے سود لاکھوں تدبیریں کیں مگر
بیفائدہ حیرت اور سخت حیرت اس بات پر ہے کہ باوجود اس قدر مشق اور دستگاہ رکھنے کے
ایک چھوٹا سا جملہ بھی نہ لا سکے اگر کوئی قصیدہ یا کتاب معاوضہ میں مطلوب ہوتی تو البتہ
ایک حد تک مشکل بھی تھی کہ بسبب عدم ملکہ راسخہ کے نہ لا سکے مگر جن کا کلام را تدل یہی ہو جنگی
روٹی بھی فصاحت کے بغیر پانی نہ مانگتی ہو ان کا ایک یا دس فقرہ نہ لا سکنا بجز اس کے
کہ وہ اس معارضہ سے عاجز رہے۔ دوسرا سبب نہ تھا خصوصاً اس دعوے پر اور اس کے
عار دلانے پر کہ اگر اپنے مددگاروں سے بھی مدد لے لو تب بھی نہ لا سکو گے اس کلام کے
نہایت اعلیٰ ہونے پر دلالت کرتا ہے حضرات علم معانی وہ علم ہے کہ جس سے اعجاز قرآن معلوم
ہوتا ہے بغیر اس علم کے جانے انسان ضعیف البنیان کلام مجید کو جتنا کہ اس کے جاننے کا حق ہے
نہیں جان سکتا اس علم کی قسموں میں ایک قسم ایجاز القصر بھی ہے کہ جس کے اندر باوجود قلت حروف
ہونے کے اور باوجود حذف بھی ہونے کے معنی زیادہ ہوا کرتے ہیں عرب کے فصحا اور بلغا نے اپنی طبع
آزمائیاں کر کے اس کے لئے ایک جملہ بنایا تھا کہ القتل انفی للقتل جس کے معنی ہیں قتل قتل
کو روک دینے والا ہے اس پر تمام عرب کو ناز تھا عرب کے مشہور فصیح اور بلیغ و شاعر جو فصاحت

ین کوس لمن الملک بجاتے تھے۔ اور بڑے بڑے فصیح وہاں میں غائر پکارتے تھے ان کا دعویٰ
تھا کہ ہمارے اس جملہ کی مثل تمام دنیا میں کوئی نہیں لا سکتا دعویٰ انہیں لئے تھا کہ یہی جملہ
اس زمانہ میں تمام جملوں سے بڑھکر ایجاز القصر میں شامل ہونے قابل تھا واقعی زمانہ وحی
تک اس جملہ کی برابر بلحاظ القصر میں کوئی نہ لا سکا مگر ایام وحی میں اس کے مقابلہ پر اس
زبردست طاقت نے کہ جس کے مقابلہ پر کوئی طاقت نہیں بڑے زوروں کیساتھ کہا کہ
ولکم فی القصاص حیاۃ۔ تمہارے لئے قصاص میں حیات ہے اب دونوں جملوں
میں غور کرکے دیکھا جاوے تو قول خداوند تعالیٰ ولکم فی القصاص حیاۃ کو دوسرے جملہ پر کئی
طرح ترجیح ہے۔

اول یہ کہ یہ اس سے بھی زیادہ اوجز ہے۔ یعنی اسکی اندر قلت حروف اور کثرت معنی
بلحاظ القتل انفی للقتل کے زیادہ ہیں کیونکہ ولکم فی القصاص حیاۃ میں ولکم تو بمقابلہ
معنی القتل انفی القتل کے زاید ہے یعنی جو معنی القتل انفی القتل کے ہیں قتل قتل کو روک
دینے والا ہے وہ فی القصاص حیاۃ میں موجود ہے لہذا ایحروف ملفوظی فی القصاص
حیاۃ میں مع تنوین حیاۃ کے گیارہ ہیں اور حروف القتل انفی القتل کے چودہ

دوم یہ۔ عرب کی عادت تھی کہ ایک شخص کے عوض میں قبیلے کے قبیلے مار ڈالتے تھے اسکو آیہ
کریمہ نے اگر بتایا کہ حیات کو ایک بہت بڑی معظم شے ہے اسکی قدر کرنی چاہئے یعنی ایک شخص
کے عوض میں ایک ہی کو مارنا چاہئے اور یہ اسطرح سے بتایا کہ جب کسی اسم پر تنوین لایا کرتے
ہیں تو وہ اسم کی تعظیم کیلئے ہوا کرتی ہے لہذا جب حیاۃ کے اوپر تنوین آئی تو وہ حیات کے
معظم ہونے پر دلالت کرے گی۔

سوم یہ۔ ولکم فی القصاص حیاۃ میں ایک خاص طریقہ یعنی جس کے لئے کلام بولا گیا ہے
وہی لیا جا سکتا ہے کیونکہ قصاص لینا تو مطلقاً حیات کیلئے سبب ہے بخلاف القتل انفی
للقتل کے کہ قتل کبھی قتل کو روک دینے والا ہوا کرتا ہے اور کبھی باعتبار ظاہر معنی کے قتل قتل
کی طرف داعی ہوا کرتا ہے جیسے ظلم میں کہ اگر کسی شخص نے کسیکو ظلماً قتل کر ڈالا تو ضرور ہے کہ
قاتل بھی قتل ہو تو اس صورت میں قتل داعی الی القتل ہوگا۔

چہارم ۔ ولکم فی القصاص حیاۃ کے اندر تکرار نہیں ہے یعنی کوئی لفظ اس کے اندر دو دفعہ نہیں آیا بخلاف القتل انفی القتل کے اس کے اندر قتل کا لفظ دو مرتبہ پڑا ہوا ہے اور یہ ایک ظاہر بات ہی کہ جو جملہ تکرار سے خالی ہوا کرتا ہے وہ **افضل** ہوا کرتا ہے اس جملے سے جس کے اندر تکرار ہو۔

پنجم ۔ ولکم فی القصاص حیاۃ میں مقدر نکالنے کی ضرورت نہیں بخلاف القتل انفی القتل کے اس کے اندر مقدر ہے کہ جس کی تقدیر ہے القتل انفی القتل من ترکہ ۔

ناظرین یہ وجہ ہے کہ جس کی وجہ سے تمام عرب مجبور او عاجز رہا اور آج بھی تمام دنیا اسی طرح عاجز ہے ہاں عاجز اگر بد باطن حساد اور متعصب مذاہب کی افراد قرآن شریف کے اعجاز پر منہ آتے ہیں ۔ اگر انہیں کچھ تھوڑا سا بھی علم علم معانی وغیرہ کا ہوتا کہ جس کی وجہ ہے وہ کلام مجید فرقان حمید کو پہچان سکتے تو کبھی نہ منہ کی کہاتے سے

بہار عالم حسنش دل وجان تازہ میدارد ÷ برنگ اصحاب قدرت را ہو ارباب معانی را

پس اگر کسی کلام پر اعجاز کا اطلاق ہو سکتا ہے تو وہ کلام الٰہی ہے اور اگر کوئی بشری طاقت سے باہر اور انسانی قوت سے خارج ہے تو وہ کلام مجید ہی ہے حضرات یہ ایک ایسا زندہ معجزہ ہے کہ جو اسوقت سے اب تک ویسا ہی موجود ہے اور رہیگا نہ اسپر تاریخ وحکایات کی ضرورت نہ روایت کی احتیاج ۔ جسپر نہ فلسفہ قدیم حملہ کر سکے نہ جدید ایسی کتاب کا ایک ایسے شخص سے ظاہر ہونا کہ جو نہ علوم رسمیہ میں دستگاہ رکھتا ہو نہ کسی دوسرے علوم میں نہ اس نے یونان کا فلسفہ پڑھا نہ یورپ کا بلکہ ایک امی شخص ہو اور پھر وہ بھی ایک مدت تک گاؤں میں پرورش پاتا رہا ہو اور مدت تک ایک بدوی عورت جسکی نہ زبان درست ہو نہ طرز بیان کہ جو بچے پر اثر پڑے اور وہ اس کی پرورش کرتی رہی ہو اور بولنا سکھایا ہو علاوہ عبارت کے صدہا مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہو چاروں طرف سے لوگ شمشیر بدست ہوں مافوق الفطرت ہے اور یہی معجزہ ہے جو نبی سے صادر ہوا کرتا ہے ہاں اگر اس پر کوئی کہنے لگے کہ آج تک کسی نے اسبات کا قصد ہی نہیں کیا تو یہ ایک اور بہت بڑا معجزہ ہے کیونکہ عرب جب فصاحت وبلاغت کا مدعی تھا انمیں بڑے بڑے فصیح وبلیغ تھے اور بلیغ عرب کے دوسروں کو عجم کہتے تھے قرآن کو عار دلا دلاکر معارضہ پر برانگیختہ کیا گیا مگر معارضہ پر قادر

سے عاجز اگر معارضہ بالسیوف ہی کرتے رہے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ لفظ کی خوبی سے کام نہیں چلتا اپنے مطالب کو ایک خوبی سے ادا کر دینا آسان نہیں ہے۔ ؎

گر مصور صورت آن جان جان خواہد کشید
حیرتے دارم کہ نازش را چساں خواہد کشید

کلام مجید کا تمام دنیا میں پھیل جانا اور اس میں اس دعوے کا موجود ہونا اور پھر ابھی کسی کا ارادہ اور قصد نہ کرنا اگر اعجاز نہیں تو اور کیا ہے۔

ہاں ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ بعض نا اہل لوگوں نے اس کے اعجاز فصاحت کو توڑنے کا ارادہ کیا مگر اللہ تعالے نے انکا قلم توڑ دیا اور ان کی دوات توڑ دی انکا کاغذ پھٹ گیا بلکہ انکا منہ توڑ دیا جنکا ذکر ہم نے اسی کتاب میں کیا مثلاً مقنع اور علی محمد باب ان دونوں کے حالات میں آپ کو یہ واقعہ ملیگا مگر ہم کہتے ہیں کہ ایک آریہ یا عیسائی اپنی جہالت کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہے کہ تم اپنی خوش عقیدگی کی بنا پر ایسا کہتے ہو تو ہم اس کا جواب دیں گے ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

چنانچہ عربی کا مشہور فاضل سیل صاحب جو قرآن شریف کا مترجم ہے کی شہادت ملاحظہ فرمائیے شاید کوئی کہدے گا کہ یہ اگلے زمانہ کی کہانیاں ہیں تو ہم تازہ بتازہ نو بنو کے واسطے بھی طیار ہیں آج جرمنی امریکہ انگلینڈ بلکہ تمام دنیا میں عربی زبان کے عالم موجود ہیں وہ اٹھہ کر کے اس کی مثال پیدا کریں۔

عیسائیوں کا اعتراف

دنیا میں کوئی کتاب جس کو آسمانی صحیفہ مانا جاتا ہو۔ ایسی نہیں ہے جس کی نسبت کسی دوسرے مذہب والوں نے الہامی اور ہر حال میں مکمل ہونے کا فتوی دیا ہو۔ یہ شرف صرف قرآن کریم کو حاصل ہے کہ اس کی فضیلت برتری حتی کہ اس کے الہامی ہونے کو بھی اغیار نے تسلیم کر لیا

ہے اسی پہلو پر ایک نادر تالیف قرآن مشرق اور مغرب میں کے نام سے عنقریب شائع ہوگی

ہونے والی ہے جس میں دنیا میں قرآن کریم کی اشاعت کے مفصل تذکرہ کے علاوہ
یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مستشرقین یوروپ نے قرآن کی حقیقت کو کس حد تک سمجھا اور
تسلیم کیا ہے۔ اس کتاب میں ستر کے قریب مستشرقین کے اقوال و آرا دنیا کی
مختلف زبانوں سے لئے گئے ہیں۔ جن سے ایک مسلمان کو یہ دیکھکر اطمینان ہوتا ہے
کہ جس مذہب کا دامن اس نے پکڑا ہے اور جس کتاب مبین کو اس نے اپنا چراغ
راہ بنایا ہے اس کی حقانیت پر اپنے تو اپنے غیروں نے بھی اعتراف کی مہر لگائی ہے
اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ ریلوے بنڈر آر ہیکسو بل گگ نے قرآن کو الہامی مان
لیا ہے۔ پادری صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں " کہ میرا ایمان ہے کہ اگر الہامی
دنیا میں الہام کوئی شے ہے اور الہام کا وجود ممکن ہے تو قرآن شریف ضرور الہامی
کتاب ہے پادری صاحب اس کو نہیں مانتے۔ جیسا کہ عام عیسائیوں کا خیال ہے
کہ قرآن پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصنیف ہے وہ پوچھتے ہیں اگر ایسا ہو تو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی کتاب کی کیا ضرورت پڑی ہے تھی کہ اپنے کو خود ہی ملامت
کرتے اور اس سرزنش کو قرآن میں بھی رہنے دیتے۔

موسیو اے جین کلافل ایک نامور فرانسیسی مستشرق ہیں وہ صاف تسلیم کرتے
ہیں کہ وہ قرآن مذہبی قواعد و احکام ہی کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اس میں اجتماعی
اور (سوشل) احکام بھی ہیں جو نوع انسان کیلئے زندگی کی ہر حالت میں مفید ہیں
اس لحاظ سے ہم کہسکتے ہیں کہ وہ ایک ایسا مجموعہ ہے جس سے تمدن کے قوانین
جرایم اور ان کی سزاؤں کے قوانین اور وہ قوانین جس میں دنیا کی مختلف اقوام
کے درمیان تعلق کا سلسلہ قایم ہوتا ہے اور سب سے بڑھکر یہ کہ حفظان صحت کے
قوانین بھی معلوم ہوتے ہیں۔

موسیو موصوف اس بات کو غیر مشروط طور پر مانتے ہیں کہ پیغمبر اسلام [illegible]
وسیع نظام کو دنیا کی تمام قوموں میں پھیلانا چاہتے تھے بلکہ انکو مجبور کرنا چاہتے تھے
کہ وہ اس نظام کو قبول کریں انکا مقصد اعظم یہ تھا کہ مسلمانوں کو مادی ترقی کا بلند ترین

درجہ حاصل ہوا اور دنیا کی مختلف قومیں اسلام کے علم کے نیچے جمع ہوں"

موسیو اوجین اس زمانہ کے حالات پر ایک نظر ڈالتا ہوا جس میں پیغمبر اسلام نے اپنی نبوت اور رسالت کا علم بلند کیا اس امر پر حیرت کا اظہار کرتا ہے کہ وہ ایک ایسا عظیم الشان علمی اور عملی نظام جس کی بنیاد کامل اور حقیقی آزادی پر ہے کس طرح قایم کیا گیا"

"موسیو اوجین نے تسلیم کیا ہے کہ جو سخت و کرخت پیغام اس پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دیا۔ بہرحال وہ ایک سچا اور حقیقی پیغام تھا اور اگرچہ وہ ایک پیغمبر کا مرتب کلام تھا۔ مگر اس کا مخرج وہ ہستی تھی جس کی تھاہ کسی نے نہیں پائی"

ریورنڈ آر سیکسویل کنگ کی مانند۔ موسیو اوجین کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ قرآن کریم مجموعہ کلام الہی ہے جو الہام کے ذریعہ ایک بلند ترین انسانی دماغ پر نازل ہوا۔ یہ وہی کلام ہے جس پر کونٹ ای ڈی کاسٹری کی عقل حیران ہے۔ وہ پوچھتا ہے۔ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیونکر ادا ہوا۔ جو بالکل امی تھا اور پھر ایسا کلام جس کی نسبت تمام مشرق نے اقرار کیا ہے کہ یہ وہ کلام ہے کہ قوت انسانی لفظاً و معناً ہر لحاظ سے اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے اور یہ وہی کلام ہے کہ جس کی بلند انشاء پردازی نے عمر بن خطاب رضؓ کو مطمئن کر دیا اور وہ خدا کے معترف ہو گئے یہ وہی کلام ہے کہ جب یحییٰ کی ولادت کے متعلق اس کے پہلے جعفر ابن ابی طالب نے نجاشی کے سامنے پڑھے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور یک لخت چلا اٹھا۔ کہ یہ کلام اسی سرچشمہ سے نکلا ہے جس سے عیسیٰ (علیہ السلام) کا کلام نکلا تھا۔

یاد رہے یہ وہ کلام ہے جس کو اگر امی نبی کے دماغ کا نتیجہ سمجھا جائے تو انگلستان کا نامور مورخ ڈاکٹر گبن بھی اپنی تمام قابلیتوں اور علمیتوں کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ قرآن توحید باری کا ایک شاہد عظیم ہے ایک فلسفی موحد ہے۔ تب مذہب اسلام میں شریک ہو سکتا ہے۔ ایک مذہب جو شاید ہم لوگوں کی موجودہ حالت کیلئے بہت عالی ہے اور اڈسڈک کی رائے میں یہ اسلامی قانون ایک تاجدار سے لیکر ادنیٰ ترین انسانوں تک کو حاوی ہے۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جو ایک معقول ترین علم فقہ پر مشتمل ہے

جس کی نظیر اس سے پیشتر دنیا پیش نہیں کرسکی بے شبہ قرآن ایک بےنظیر کتاب ہے
جو ایک ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ ہے۔ جس میں بقول داؤد آفندی آنجی "دین و دنیا
کے بہبود و ترقی کے تمام اسباب موجود ہیں جس کا قانون پادری منلی کی رائے میں بائبل
سے زیادہ موثر ہے اور جس نے مسٹر چرڈسن کی رائے میں "ہندو شاستر کو
کو بدل دینا چاہئے مسلمان اپنی خوش نصیبی پر جسقدر ناز کریں کم ہے کہ ان کو خدا نے
اپنے برگزیدہ پیغمبر کے ذریعہ سے ایک ایسی مکمل کتاب دی کہ جس کی صداقت و حقانیت
کے عقلائے زمانہ معترف ہیں اور جو مسٹر ڈوڈن کے الفاظ اپنا کرلیتی اور اچھا بنادیتی
اور آخر میں ہمیں اپنی تعلیم کرا کے چھوڑتی ہے ڈرتی ہے"

سچے کا ایک زندہ نشان

جب تمہیں کوئی مامور ہونے کا دعویٰ کرنے والا مل جائے تو ان دونوں کو کھرا کھوٹا معلوم
کرنے کے واسطے ایک زندہ نشان ہم آپ کو بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مذکورہ معیار سے
مباحثہ کرو اور اس کے بعد چالیس پچاس یا دس پانچ ایسے مریض جمع کرو جن کے متعلق
حکیم وید اور ڈاکٹر لاعلاج تصور کرتے ہوں اور ان مریضوں کو بذریعہ قرعہ اندازی منکرین
اور مصدقین کی جماعت نصف نصف آپس میں تقسیم کرے اور ہر دو فریق اپنے اپنے مریضوں
کے واسطے اللہ تعالیٰ کی حضور میں دعا کریں اور ایک ماہ ان کی قسمت کا انتظار کریں
جس کے مریض کثرت سے تندرست ہوں وہ سچا اور جس کے مریض کثرت سے مریں
وہ جھوٹا اسی طرح غربا اور مفلوک الحال اصحاب کو جمع کرو جس کے حصہ کے غربا امیر ہو جائیں
وہ سچا اسیطرح شرابی جواری وغیرہ گناہگاروں کو بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم کرو جس کے حصہ کے
گناہ گار صالح ہو جائیں جہلا کو لیکر جس کے حصہ کے عالم ہو جائیں اب اس میں یہ ضروری
نہیں کہ خود مامور سے اس قسم کا معجزہ طلب کیا جائے بلکہ اس کے پیرو بھی یہ نشان دکھا سکتے ہیں
کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا یعنی
اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ میں اپنے مرسلوں کی بھی مدد کرتا ہوں اور اس کے ساتھیوں کی

بھی مدد کرتا ہوں اسوقت بابی - احمدی - اور مہدوی (سید محمد جونپوری) کے پیرو
دنیا میں موجود ہیں ان میں سے ہر ایک سے تم بھی کہہ سکتے ہو اور مقابلہ کر سکتے ہو بلکہ میں یہ
کہتا ہوں کہ اسطریقہ سے عظیم الشان فائدہ ہو سکتا ہے - دشمن اسلام شردہانند مالوی -
ولاجپت رائے - لائڈ جارج - لارڈ کرزن وغیرہ کو آپمیں بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم کر لو -
اور دیکھو کس کے حصہ میں آئے ہوئے لوگ مسلمان ہو گئے اس نشان عظیم کی ہر طرف دنیا میں
شہرت ہو کر اس مذہب کی صداقت ظاہر ہو سکتی ہے بلکہ ہدایت کا ایک نیا راستہ نکل آتا ہے

ایک اور آخری بات

مذکورہ بالا طریقہ میں تو برابر کا مقابلہ ہے - مگر جو شخص خدا کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے اس کو
خدا پر اسقدر ایمان ہوتا ہے کہ ۹۹ فیصدی جس مریض کے متعلق ڈاکٹروں اور حکما کی رائے
ہو کہ یہ مر جائے گا - وہ اس مریض کو اپنے حصہ میں لے لیگا اور ۹۹ فیصدی جس مریض کے متعلق
رائے ہو کہ یہ بچ جائیگا وہ اپنے مخالفوں کو اپنی دعا کا اثر دکھاتا ہے - اور اسکا مریض تندرست
ہو جاتا ہے اور اس کے مخالف کا مریض مر جاتا ہے - پھر واللہ یعصمک من الناس جب مائدہ
یہ آیت بھی ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین کی تائید
میں ہے مگر یہ ایک صادق اعظم کی شہادت اس کے صادق ہونے پر دے رہی ہے اور
اس وقت واللہ یعصمک من الناس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا جبکہ محمد صلعم بالکل بے یار و مددگار
خانہ کعبہ میں زندگی بسر کرتے تھے اور اس جگہ یہ وعدہ کیا گیا جہاں انسان کو قتل کرنا کوئی اہم بات ہی
نہیں سمجھی جاتی تھی - مگر چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہی یہ تھی کہ کوئی انسان آپ
کو قتل نہیں کر سکیگا اور ہم انکی حفاظت کریں گے اور جو عہد ابتدا میں ہوا جب آپ کے
ساتھی پیدا ہو گئے اس وقت کفار کو افسوس ہوا کہ جب یہ تنہا تھا اس وقت ہم نے کیوں نہ قتل
کر دیا تو یہ بات بھی ان کے دل سے نکلنے کے واسطے آپ متعدد مرتبہ کفار کو جنگل میں تنہا بھی ملے چنانچہ
ایک مشہور واقعہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے سو رہے تھے اور آپ کی تلوار
درخت پر لٹکی ہوئی تھی ایک کافر آیا اور اس نے تلوار ہاتھ میں لے لی اور کہا کہ بول

اے محمدؐ اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائے حضورؐ ذرا بھی سراسیمہ نہ ہوئے اور آپ نے
بیساختہ فرمایا اللہ تعالیٰ اس نام کے سنتے ہی وہ لرز گیا اور ہاتھ سے تلوار گر گئی اب آپ نے
وہی تلوار ہاتھ میں لیکر فرمایا اب بتا تجھے کون میرے ہاتھ سے بچائیگا اس نے تب آپ کی
صداقت تسلیم کر لی۔ اسی طرح حضرت عمرؓ آپ کے قتل کرنے کی نیت سے روانہ ہوئے مگر
خود کو حضورؐ کے اوپر قربان کر دیا غرضکہ متعدد روایات موجود ہیں مگر جب لاکھوں آدمی
حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور قیصر و کسریٰ زیر نگیں ہو گئے تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ دکھا دیا
کہ یہ وعدہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تھا اور بغیر فوج اور محافظوں کے بچائے
گئے اور حضرت عمرؓ جیسا جلیل القدر صحابی باوجود اتنے محافظ موجود ہونے کے شہید ہوئے
بلکہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بھی یہ باتیں ہیں جن کو صرف اہل بصیرت ہی غور کر کے سمجھ سکتے
ہیں اور عرفان حاصل کر سکتے ہیں آجکل انگریزوں کا راج ہے قاتل کسی جگہ جا کر چھپے
خواہ کوئی مقتول کا وارث داد خواہی کرتا ہو یا نہ ہو گورنمنٹ خود اس کو تلاش کر کے کیفر کردار
کو پہنچاتی ہے پھر اس زمانہ میں اگر کوئی مدعی بنے تو لوگ کہیں گے کارآمد نہیں کیونکہ گورنمنٹ کے
مذہبی آزادی ہے اس سے اثبات سے کچھ غرض نہیں کہ کوئی نبی بنے یا مہدی بنے یا مسیح بنے
کا دعویٰ کرے۔ حتیٰ کہ خدا بھی بنے تو اس سے انکو کچھ سروکار نہیں لیں اب وہ قتل کی سزا
نہیں پا سکتا میرے خیال میں ایسا عقیدہ انسان کو کافر کر دیگا کیونکہ یہی تو اللہ تعالیٰ نے
معیار مقرر کیا ہے پھر یہ کسطرح غلط ہو سکتا ہے خواہ کیسا بھی امن کا زمانہ آجاوے گورنمنٹ کے
راج کی ہی تو بات ہے کہ پنڈت لیکھرام قتل کیا گیا اور اسکا قاتل بھی نہ ملا اسی طرح پنڈت
دیانند کو اسی زمانہ میں زہر دیا گیا اسی پر کیا منحصر ہے لارڈ ہارڈنگ پر عین ہزاروں آدمیوں
کی موجودگی میں بم کا نشانہ بنایا گیا چلو اس کو بھی چھوڑ دو اللہ تعالیٰ تو دوسرے رنگ میں
سزا دیا کرتا ہے حیدرآباد کا واقعہ ہے کہ ایک قصاب نے ایک بیگناہ کو خفیہ مار کر دفن کر دیا
چار سال کے بعد جبکہ اس کی ہڈیاں بھی گل گئیں قصاب نے خواب دیکھا کہ مقتول کہہ رہا ہے کہ اے
میرے خدا نے میری بھی سن لی ہے عنقریب میرے خون کا بدلہ تجھ سے لیا جائیگا طیار ہو جا
جناب یہ خواب دیکھ کر گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور کہنے لگا کہ جس جگہ میں نے اسکو دفنایا تھا اس جگہ دو

مردے اور بھی دفنا دئیے گئے اور میرے سوا اور کوئی اس راز سے واقف نہیں اسکا روپیہ اور مال بھی میں نے خرچ کر لیا پھر اس خواب کا کیا مطلب ہے وہ حسب معمول گھر سے کپڑے پہن کر اور دکان کو چلدیا دکان پر پہنچکر چھریاں اور ایک باسی کھال لیکر کمیلے کو روانہ ہوا راستہ میں قضائے حاجت کو بیٹھا چیل نے اس کھال پر جھپٹا مارا اور کھال لیگئی اوپر پہنچکر کھال میں سے چھری گری اور دوسرے کھیت میں ایک عورت بہت سا زیور پہنے پاخانہ پھر رہی تھی عین اس کے قلب میں وہ چھری آکر پیوست ہو گئی قصاب نے دیکھا بھاگا ہوا گیا اور چھری اس کے جسم میں سے نکالنے لگا کہ قرب وجوار میں چند لوگ بھی پاخانہ بیٹھے ہوئے تھے وہ اسکو بھاگتا ہوا دیکھکر اس کی طرف دوڑے کہ دیکھیں کیا کیا واقعہ ہے ان تمام لوگوں نے دیکھا کہ قصاب اس عورت کے جسم میں سے چھری گھسیر رہا ہے حالانکہ وہ نکال رہا تھا اب کیا تھا شور مچ گیا بیسوں آدمی جمع ہو گئے قصاب پر بیسوں شہادتیں گذر گئیں کہ اسنے ہمارے سامنے چھری ماری ہے غرضکہ پھانسی کی سزا اسکو ملی ہم کہتے ہیں کہ جب چھری گری تھی تو بجائے عورت کے قصاب کے ہی گھس جاتی تو تب بھی قصاب مرجاتا مگر نہیں قاتل کی حیثیت سے مارا گیا اسیطرح ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ جس کو بچانا چاہتا ہے ہزاروں اسباب پیدا کر کے ان کو بچاتا ہے اور جس کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے اُن کو کوئی بھی نہیں بچا سکتا بس یہ ایک بڑا زبردست اسکا قانون ہے جو اٹل ہے کہ اپنے مرسلوں کی خود حفاظت کرتا ہے جیسا کہ فرمایا فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ۔ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ۔

یعنی تمام عزتیں اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے واسطے ہیں اور اللہ والے ہی غالب رہتے ہیں اور شیطان والے ہمیشہ نامراد ہوں گے۔ پھر فرمایا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا پ مائدہ

دیکھو دین اسلام کو کیا اکمل کیا اور مسلمانوں کے واسطے تمام ہی نعمتیں مہیا فرمادیں مگر وہ کونسی نعمت ہے جس سے یہ محروم ہوئے پس یاد رکھو کہ ہر آنے والے کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ سب سے بڑا ہے اور ہر شخص اپنی کسوٹیوں پر کسا جائیگا جیسے محمد صلی

اللہ علیہ وسلم کو ہم نے سچا جانا قیامت تک آنے والے آئیں گے اور یہی گھوڑ دوڑ پر وہ سچے اور جھوٹے تسلیم کئے جائیں گے۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ صاحب شریعت نبی نہوں گے مگر وہ اس معیار سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔

پھر اس کی ایک یہ بھی نشانی بتائی کہ وہ لوگوں کو صرف نصیحت کرنے والا اور خوف دلانے والا نہو بلکہ خود عابد و زاہد اور خدا سے ڈرنے والا ہو جیسا کہ فرمایا اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا پ ۲۲۔ فاطر۔ یعنی اللہ کا خوف اور خشیت انہی لوگوں کو میسر آتی ہے جو خدا کی معرفت یا علم رکھتے ہوں اب ظاہر ہے کہ ماموروں سے بڑھکر کون عارف ہو سکتا ہے۔

پھر اس کی ایک یہ بھی نشانی بتائی کہ وہ تمام علوم الہیٰ کا عالم ہو کسی سوال کے جواب میں یہ نہ کہے کہ میں ناواقف ہوں کیونکہ اگر وہ ناواقف ہو گا تو گمراہوں کو کیا راہ پر لائیگا جیسا کہ فرمایا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ پ ۱۲ رعد کتاب سے مراد الہیٰ علوم ہیں۔

چونکہ میری ننہیال اور ددھیال دونوں میں پیری مریدی ہوتی ہے اور صدیوں سے ہوتی ہے اس لئے ہمارے تعلقات بہت سے پیر اور سجادہ نشینوں سے ہیں اور نہایت بے تکلفانہ بے حجابانہ ہیں ہم انہیں خوب جانتے ہیں کہ وہ مریدوں کے سامنے کسقدر پارسا بنے رہتے ہیں اور تنہائی میں کیا کیا کچھ کرتے ہیں ہمنے دیکھا ہے کہ جسقدر ان کے اندرونی افعال کی جستجو کروگے اسیقدر گندگی پاؤگے مگر جو سچا پیر اور راہبر ہو گا اس سے جسقدر قربت کروگے مضمون کو نور مع اللہ یقین اسی قدر تمہارے دل میں ان کی محبت اور عظمت پیدا ہوتی چلی جاوے گی لوگوں کی سنی سنائی بات ہرگز قابل پذیرائی نہیں ہوتی بلکہ تم خود معلوم کرو تب تمہیں سچے راہبر میں یہ معلوم ہو گا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پ ۸ یعنی انکی نماز قربانیاں یہاں تک کہ ان کا جینا مرنا بھی خدا ہی کیلئے ہو گا

میں ایسے پیروں کو بھی جانتا ہوں جنہوں نے کبھی تہجد تو کیا نماز بھی باقاعدہ نہیں پڑھی مگر لوگوں میں وہ نماز روزہ کی حلاوت اور تعریف بے حد کرتے رہتے ہیں بلکہ بیان کرتے ہیں کہ آج تہجد

کو جو ہم اُٹھے تو یہ واقعہ ہوا اگر ورد اس وہ بالکل چھوٹا ہوتا ہے اور جو سچے مامور ہوتے ہیں وہ مجلسوں سے علیحدہ ہونے کے بعد تنہائی میں خدا کے حضور اس قدر گریہ و بکا کرتے ہیں کہ اگر کوئی دیکھ لے تو انہیں پاگل تصور کرے اور میں نے دیکھا کہ اکثر پیر روزہ بھی نہیں رکھتے مگر مجالس میں ظاہر کرتے ہیں کہ آج روزہ بہت سخت معلوم ہوا اگر مامور ایسے ہوتے ہیں کہ ماہ رمضان کے علاوہ بھی روزے کثرت سے رکھتے ہیں مگر لوگوں کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ ان کا روزہ ہے بلکہ گھر والوں سے بھی پوشیدہ رکھتے ہیں۔

پھر ایک نشانی یہ بتائی جو ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں مگر ہم دوبارہ اس لئے لکھتے ہیں کہ ایک بڑا قانون اور اٹل حکم ہے یہ زیادہ صاف کیا جائے

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ

پ ۲۴۔ مومن۔ یعنی ہم نے اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کے واسطے یہ ایک قانون مقرر کر دیا ہے کہ ہم ان کی مدد کرتے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے گویا قیامت تک کیواسطے یہ قانون مقرر ہو چکا ہے۔ آج سے پہلے جتنے نبی گذرے انکو دیکھ لو ابتدا میں وہ کسقدر بے کسی اور بے بسی میں تھے اور ان کی برابر کوئی عزت نہ پاسکا مگر جب تک انہوں نے مرسل کے احکام کی پابندی کی جب انہوں نے خدا کے احکام کو پس پشت ڈالا تو خدا نے بھی ان کو پس پشت ڈالدیا۔

جہاں یہ بتایا کہ مامور کی نصرت ہوتی ہے اس کے ساتھ اس کے مخالفوں کے واسطے یہ وعدہ موجود ہے کہ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ پ ۱۰

یعنی انپر عذاب الیم دنیا اور آخرت میں ہوتا ہے پھر بھی ایک نشانی انکی ہے کہ انکا کوئی نام لیوا اور پانی دلیوا بھی باقی نہیں رہتا کیا آج کوئی ہے جو اپنے آپکو ابوجہل کی اولاد بتاتا ہو اسیطرح مامور من اللہ تو ہر مقام پر منصور ہوتا ہے اور اس کی اولاد اور آل اسقدر کثرت سے پیدا ہوتی ہے کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور مخالفین ہر مقام میں ذلیل ہوتے اور یہانتک کہ انکا کوئی نام لیوا بھی باقی نہیں رہتا۔

معجزات دلیل صداقت نہیں

اس میں شک نہیں کہ کوئی نبی اور ولی معجزات اور خارق عادات سے خالی نہیں پایا گیا مگر یہ صداقت کی دلیل نہیں مولانا روم فرماتے ہیں کہ معجزہ کے معنی ہیں عاجز کردینا انبیاء کے منکر جب دلایل سے نہیں مانتے تو وہ معجزہ دکہاتے ہیں یعنی لوگوں کو اپنے کمالات سے عاجز کردیتے ہیں عاجز ہوکر جو ایمان لاے وہ ایمان جبریہ ہے ابوبکر صدیق یا حضرت اویس قرنی کا سا ایمان نہیں تفصیل کے واسطے دیکھو سوانح عمری مولانا روم مصنفہ مولانا شبلی۔ اسیطرح توریت استثنا ۱۳ باب آیت ۱ و ۵ میں لکہا ہے کہ اگر کوئی نبی یا خواب دیکہنے والا تم کو کوئی نشان یا معجزہ دکہلاے اور وہ بات جو اس نے دکہلائی واقع کے مطابق ہو پہر وہ نبی معجزات دکہلانے والا اگر ایسے معبودوں کی طرف بلاے جنہیں تم نہیں جانتے کہے آؤ اس کی بندگی کریں تو ایسے نبی کے کہنے پر مت کان دہرنا کیونکہ وہ آزمایش ہے اور ایسا نبی قتل کیا جائیگا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ جہوٹے نبی بہی معجزات دکہلاتے ہیں چنانچہ بعض کذابوں نے معجزات دکہلاے مثلاً عطا، یا مقنع نے چاند بنایا یا ابن صیاد نے محمد صلعم کے دل کی بات دخان بتادی وغیرہ **دوسری** بات توریت سے یہ معلوم ہوئی کہ جو نبی غیر معروف خدا کی پرستش کو کہے اسپر کان نہ دہرنا چاہئے **تیسری** بات یہ معلوم ہوئی کہ جہوٹا نبی معجزات دکہاتے والا مارا جاتا ہے اور یہی تعلیم قرآن کی ہے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيلِ ۙ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۙ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۔ کہ اگر ایک بات بہی ہماری طرف سے کوئی بناکر ہماری طرف منسوب کرے توہم اسکی شاہ رگ کاٹ دیتے ہیں اسیطرح ہر سچا نبی وہی تعلیم لیکر آتا ہے جو دیگر انبیا کی ہے اور اسی خدا کی عبادت کے واسطے کہتا ہے جو دیگر انبیاء بتلاتے آئے جیسا کہ قرآن میں موجود ہے۔ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ اِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۔ پ ۱ ع ۱۲

یعنی کیا تم حاضر تھے اسوقت جبکہ حضرت یعقوب کا انتقال ہوا اور انہوں نے (بطور وصیت) اپنے بیٹوں کو کہا تھا کیا تم بھی اسی (اللہ) کو پوجو گے تو (وہ) بولے کہ ہاں ہم عبادت کریں گے تیری اور تیرے دادوں ابراہیم اسماعیل اسحاق کے رب کی اور وہی ایک رب (ہمارا) ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔

مگر بعض عیسائی چونکہ اس آیت کی رو سے حضرت عیسیٰ کو نبی نہیں ثابت کر سکتے تو وہ پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کہنے لگ جاتے ہیں کہ وہ بھی قتل ہوئے یعنی زہر سے ان کا انتقال ہوا اول تو اندھا معترض یہ نہیں دیکھتا کہ زہر سے جو مرے وہ مقتول نہیں بلکہ مسموم کہلاتا ہے دوسرا جواب اسکا یہ ہے کہ جب حضور صلعم کو زہر دیا گیا تو وہ اس وقت اس سے نہیں مرے بلکہ ایک عرصہ دراز کے بعد انکا انتقال ہوا مگر وہ زہر کے اثر سے نہیں بلکہ طبعی موت سے پھر معجزات کیلئے نبی کی کوئی خصوصیت نہیں جیسا کہ ہم نے اوپر توریت سے یہ ثابت کر دیا کہ جھوٹا نبی بھی معجزہ دکھلا سکتا ہے اس کے علاوہ ایک اور بھی آیت ہے جسمیں لکھا ہے کہ ہر عیسائی مومن بھی معجزات دکھا سکتا ہے چنانچہ مرقس ۱۶ باب آیت ۱۷ میں لکھا ہے کہ

جو لوگ ایمان لائیں گے وہ میرے نام سے دیو نکالیں گے اور نئی زبانیں بولیں گے سانپوں کو اٹھائیں گے مہلک چیزیں پئیں گے اور ان کو نقصان نہ ہوگا اور بیماروں کو ہاتھ رکھکر تندرست کریں گے۔

تیسری ایک اور آیت ہے جسکا مجھے ثبوت یاد نہیں مگر بہت مشہور معروف ہے جسکا مفہوم ہے کہ جس میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ اگر پہاڑ سے کہیگا کہ اے پہاڑ یہاں سے اٹھ اور یہاں آجا تو وہ آجائیگا (وہ آیت مل گئی) اس میں یہ لکھا ہے یعنی مرقس ۱۶ باب ۱۷ آیت میں پس معلوم ہوا کہ ہر مومن عیسائی بھی معجزہ دکھا سکتا ہے پھر اس کے علاوہ شعبدہ باز بڑے بڑے پیچیدہ شعبدے دکھاتے رہتے ہیں اور موجودہ دجال طبقہ انگریزوں جرمنوں اور امریکنوں کا تو ہر کرشمہ ایجاد ہے ایک ایک معجزہ ہے پس معلوم ہوا کہ معجزہ ہرگز دلیل صداقت نبوت نہیں باوجودیکہ

معجزہ عربی کا لفظ ہے مگر قرآن شریف میں کسی جگہ بھی نبی کے متعلق لفظ معجزہ اسواسطے استعمال نہیں ہوا اس میں شک نہیں کہ ہم مانتے ہیں کہ محمد صلعم اور تمام انبیاء نے بھی معجزات دکھایا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ نبوت کے واسطے یہ ضروری دلیل ہے مثلاً قرآن شریف ایک بڑا معجزہ ہے کہ اس سے زیادہ فصیح اور بلیغ کلام دنیا میں نہیں نہ کوئی اس سے بہتر یا ایسا کلام مل سکتا ہے۔ ہومر۔ ملٹن۔ شیکسپیر۔ بلیک۔ حافظ وغیرہ بھی بڑے بڑے فصیح و بلیغ گذرے ہیں مگر انہوں نے ایسا دعویٰ نہیں کیا اگر وہ ایسا دعویٰ کرتے تو ہزاروں ایسے اصحاب کو خدا پیدا کر دیتا کہ جو ان سے زیادہ فصیح و بلیغ کلام لکھکر ان کے دعوے کو توڑ دیتے چنانچہ جب غالبؒ نے یہ دعویٰ کیا تو ذوق کو خدا نے پیدا کر دیا۔ مگر قرآن کے اس اعجاز کا اللہ تعالےٰ محافظ ہے اس لئے کوئی انسان ایسا پیدا نہیں ہو سکتا جو اس سے بڑھکر کلام لکھ سکے خود محمد صلعم کی احادیث کو دیکھ لو کہ انہیں اس فصاحت و بلاغت کا [illegible] ہمارے مخالف انصاف سے غور کریں جو کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ صلعم بڑے فصیح و بلیغ ہیں [illegible] ہے چونکہ ... دو [illegible] اور حدیث دنیا میں موجود ہیں انصاف سے موازنہ کر لو کہ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے یا نہیں ہے غرضیکہ ہر آنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ انعامات ایسے ملتے ہیں جن کا مقابلہ تمام دنیا نہیں کر سکتی جو کرتی ہے وہ منہ کی کھاتی ہے مگر یہ نشانات صرف اہل بصیرت دیکھتے ہیں اور جو دنیا کے کتے ہیں اور دنیا پر اس طرح گرتے ہیں کہ جسطرح چیل کوے مردہ لاش پر۔ آہ میں نے اکثر ایسے مسلمان دیکھے ہیں جو رات دن ایسی ایجنسی یا نوکری یا تجارت وغیرہ کی فکر میں دنیا بھر کے اخبارات پڑھ لیتے ہیں کہ کوئی منافع بخش ہمیں ایجنسی ملجاوے مگر اپنی اخبارات میں اگر کسی مامور کے متعلق وہ کوئی چیز پڑھتے ہیں تو اس کی چھان بین نہیں کرتے توجہ بھی کرنا گناہ سمجھتے ہیں غرض دنیا پر انسان پوری طاقت سے گرا ہوا ہو یا پاخانہ کے کیڑے کی طرح اس سے علیحدہ ہونا ہی نہیں چاہتے +

۱؎ غالب کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ اُسنے ایک سہرا لکھکر یہ دعویٰ کیا کہ اس سے بہتر کوئی نہیں کہہ سکتا اسی وقت ذوق نے اس سے بہتر سہرا کہہ کر اس دعویٰ کو توڑ دیا ۱۲

مگر نبوت کا راستہ بند ہے

یہ ہمارا بھی اعتقاد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور قرآن شریف آخری کتاب ہے
مگر ہم عام طور پر دنیا کے تمام مذاہب میں یہ عقیدہ پاتے ہیں کہ دیگر ترقیوں کیلئے تو میدان
روز بروز نہایت وسیع ہوتا چلا جا رہا ہے مگر روحانی ترقی کا راستہ قطعی بند ہو گیا ہے
ایک معترض اس پر یہ کہتا ہے کہ بھلا یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ دنیاوی ترقی کے میدان میں
تو انسان ترقی کرتے کرتے ترقی کے آسمان پر پرواز کرنے لگا آگ پر حکم کرتا ہے پانی
اس کے قبضہ میں ہے ہوا کو غلام بنا لیا ہے اور بجلی تو اس کی ایسی کنیز ہے کہ کھانا پکاتی ہے
برتن دھوتی ہے استری کرتی ہے ایک آن واحد میں دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک خبر
پہنچا دیتی ہے سواری دیتی ہے مال اٹھاتی ہے۔ بوٹ صاف کرتی ہے پنکھا جھلتی ہے
پانی اٹھاتی ہے اناج اگاتی ہے اناج پیستی ہے اناج اٹھا کر دوسری جگہ پہنچاتی ہے۔ پانی
نکالتی ہے کھیت کاٹتی ہے بوٹ بناتی ہے غرضکہ دنیا نے تمہارے سامنے ہے آنکھوں سے
دیکھو کہ انسان نے کسقدر ترقی کی ہے اگر یقین نہیں ہے تو ہماری تصنیف کتاب
مخفی خزانہ منگا کر دیکھیے -

غرضکہ یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کچھ نبی آنے تھے وہ آ گئے بنی اسرائیل میں اس کے
بعد کسی جگہ کوئی نبی نہیں آسکتا ہے اسی طرح عیسائیوں کا عقیدہ ہے اسی طرح عام
مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار جو نبی نازل ہوئے وہ صرف شام مصر
فلسطین اور عرب کے واسطے مخصوص تھے بس اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا مگر
معترض یہ کہتا ہے کہ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ جب انسان وحشیانہ زندگی بسر کرتا تھا اس
وقت تو اتنے نبی آئے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار آ گئے اس کے بعد جب انسان کی ترقی کا زمانہ
آیا تو یکلخت راستہ ہی بند کر دیا کیونکہ اس وحشیانہ اور جاہلانہ زمانہ میں تو انسان اسقدر
عقاید میں کمزور اور توہمات میں پھنسا ہوا تھا کہ پتھر درخت حجر جانور دن تک کو خدا مانتا
تھا مگر اب علم نے وہ غضب ڈھایا کہ یکلخت خدا فرشتے قیامت حشر و نشر معجزات

انبیاء اولیاء سب سے انکار کر دیا پھر اس پر طرہ یہ ہوا کہ انسان کی اصلاح روحانی کے واسطے جو انبیاء اور مصلحین کا ایک راستہ ہے وہ ہر ایک قوم نے مقفل کر دیا۔ ہندوؤں کو دیکھ لو کہ ان کا عقیدہ ہے کہ ابتدائے آفرینش میں دو جبکو کروڑوں برس برس گذر گئے جب وید نازل ہوئے اس وقت خدا نے کلام کیا تھا بعد اس کے گونگے کا گڑ کھالیا اس کے بعد وہ کبھی نہیں بولا نہ بول سکتا ہے اسیطرح بودھ پارسی سناتنی آریہ یہود عیسائی اور مسلمان بھی ان کے قریب قریب یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ معترض کے نزدیک اس حمام میں سب ننگے ہیں کوئی کسیکو ملامت نہیں کر سکتا ہے مگر ہمارے نزدیک سبکو ایک ہی زمرہ میں شمار کر لینا بڑی سخت غلطی ہے کیونکہ قرآن شریف ایسا عقیدہ رکھنے والے کو گمراہ کہہ رہا ہے چنانچہ فرمایا۔ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ حَتَّى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ پ ۲۴ ع ۹ یعنی اس سے پہلے حضرت یوسف نبی ہو کر آئے تھے تب بھی تم شک میں گرفتار رہے مگر ان کے فوت ہو جانے کے بعد تم کہنے لگے کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا یہی وہ باتیں ہیں جنسے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں جب اللہ تعالے ایسی باتیں بنانے والے کو گمراہ بتا رہا ہے تو ضرور یہ عقیدہ گمراہوں کا ہے پس معلوم ہوا کہ جب انسان گمراہ ہو جاتا ہے اسوقت اس قسم کا عقیدہ تراش لیا کرتا ہے اس آیت سے ابتداء میں انبیاء کے آنے کا ذکر بیان کیا گیا ہے۔ پھر دوسری جگہ تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٥ کہ اے انسان جب کبھی تم میں نبی آئیں تم ان کو مان لیا کرو اور پھر ایک اور جگہ فرمایا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ پ ۱ ع ۴۔ یعنی جب کبھی ہماری طرف سے ہدایت آئے تم اگر مان لوگے تو تمہیں کوئی خوف و حزن نہیں مگر انسان کا یہ قاعدہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے کہ انبیاء سے یہ انکار کرتا ہے چنانچہ ابتداء آفرینش میں اللہ تعالے نے حضرت آدم کو مبعوث

فرمایا تب بھی ابلیس نے انکار کیا اور ملائکہ نے مان لیا آدم سے تا ایندم جسقدر نبی بھی مبعوث ہوئے اپنی عادت کے مطابق ابلیس انکار کرتے رہے اور ملائکہ صفت انسانوں نے فوراً گردن جھکا دی یہودیوں سے آپ دریافت کریں کہ تمہارے انبیاء جس خطہ میں مبعوث ہوئے کیا اس کے علاوہ اور کہیں خدا کی مخلوق میں جو انپر نبی مبعوث نہوا ہو یا عیسائیوں سے دریافت کر دیا مسلمانوں سے دریافت کرو تو انمیں سے ایک کا بھی اسکا جواب تسلی بخش نہیں حالانکہ اللہ تعالی صاف فرما رہا ہے کہ ولکل قوم ھاد یعنی ہر قوم میں ہادی آئے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کوئی ایسی قوم نہیں جسمیں نبی نہ آیا ہو ولقد بعثنا فی کل قریۃ نذیرا۔ ہر ملک میں نبی بھیجے گئے مسلمانوں میں یہ عقیدہ ہے آج جہل اور تحمل سے دور جا پڑنیکی وجہ سے اس قسم کے عقیدہ بنائے گئے ورنہ یہ راستہ ہمیشہ سے کھلا ہے اسواسطے قرآن شریف میں بار بار ایسے لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبیوں کی مخالفت کی تو ان کا انجام کیا ہوا تاکہ مسلمان عبرت حاصل کریں ورنہ اگر کوئی آیندہ آنے والا ہی نہ تھا تو موسی عیسی ابراہیم کے مخالفوں کے قصص کیوں پر کر دیا گیا خود قرآن شریف فرماتا ہے کہ ہم نے یہ واقعات عبرت اور نصیحت کے واسطے درج کئے ہیں مگر البتہ ہندوؤں سے ہم کہتے ہیں کہ وید سنسکرت میں ہے اور سنسکرت اس وقت مردہ زبان ہے تمام دنیا میں ایک بھی انسان ایسا نہیں کہ جس کی یہ مادری زبان ہو پھر کیا وجہ ہے کہ اس مردہ زبان کے الہام کو بھی مردہ نہ سمجھ لیا جاوے اسی طرح انجیل توریت ژند دستو ترپیٹک وغیرہ کی بھی زبانیں مردہ ہو چکیں پس قدرت بھی ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ ان کی تعلیم بھی مردہ ہو چکی پھر یہ تمام کتابیں اپنے الہامی ہونے کا خود اقرار نہیں کرتیں نہ ان کتابوں کا یہ دعوی ہے کہ ہم تمام دنیا کی اصلاح کے واسطے ہیں اب اگر کوئی شخص خواہ مخواہ ان کتابوں کی طرف سے وکیل بنکر یہ ڈھنگ ہانکے تو مدعی سست گواہ چست والا معاملہ ہے

پھر واقعات یہ بتا رہے ہیں کہ تمام مسایل ان کتابوں میں موجود نہیں جنکی اس وقت ضرورت ہے البتہ قرآن شریف محفوظ ہے دیگر کتب کی طرح مبدل محرف نہیں پھر اسکا یہ دعوی کہ میں الہامی

ہوں اور تمام دنیا کی تعلیم اور ہدایت کا میرے اندر سامان موجود ہے اور یہ دنیا میں آخری کتاب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری اور کامل شریعت لانے والے ہیں مگر الہام کا راستہ بند نہیں اللہ تعالےٰ کا مکالمہ مخاطبہ انسان کو پہنچتا رہتا ہے اور آتا رہتا ہے مگر گمراہ انسان ہمیشہ بہ سنت اللہ عادت کے مطابق ایسے ملہموں کا انکار کرتے ہیں اور بہت اور ضد پر جمے ہوئے ہیں

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۔ یہ اس مختصر کا قصہ ہے جو دنیا میں اصلاح الناس کیلئے بھیجا گیا تھا اسکا نام نوح ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ ایک پہلا انسان ہے جو لوگوں کو آگاہ اور بیدار کرنے کے واسطے غفلت کے زمانہ میں آیا تھا وہ ایک خطرناک ظلمت اور تاریکی کے دنوں میں نور اور ہدایت لیکر آیا تھا ۔ یہ اسٹوریاں کہانیاں اور دل خوش کن قصہ نہیں بلکہ عبرت الاولی الابصار صداقتیں ہیں ان اہل نظر کیلئے جن میں تدبر کا مادہ ہوتا ہے جو فہم و فراست سے حصہ رکھتے ہیں ۔ ان قصص میں بڑے بڑے مفید اور سود مند نصائح ہوتے ہیں ان میں یہ عظیم الشان قابل غور ہے اس کے کتنے وجوہ ہیں ۔ اول کسی مامور من اللہ کی کیونکر شناخت کر سکتے ہیں؟

دوم :۔ مامور من اللہ کیا پیش کرتے ہیں یا یوں کہو وہ کیا تعلیم لیکر آتے ہیں ۔ یا یہ کہو وہ خدائے تعالےٰ کے حضور سے کس غرض کیلئے مامور ہوکر آتے ہیں ۔ سوم لوگ ان پر کس قسم کے اعتراض کرتے ہیں ۔ چہ

یہ امور اس لئے پیش کئے ہیں تاکہ کسی راستباز مامور من اللہ کی شناخت میں تمہیں کبھی کوئی دقت نہ ہو یہی وجہ ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ ہادی کامل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رسالت اور نبوت کو پیش کرتے ہوئے یہی فرمایا اور یہی آپ کو ارشاد ہوا قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ میں کوئی نیا رسول تو نہیں آیا ہوں جو رسول پہلے آتے رہے ہیں ان کے حالات اور تذکرہ تمہارے پاس ہیں ان پر غور کرو اور سبق سیکھو کہ وہ کیا لائے اور لوگوں نے ان پر کیا اعتراض کئے کیا باتیں تھیں جن پر عملدرآمد کرنے کی وہ تاکید فرماتے تھے

اور کیا امور تھے جن سے نفرت دلاتے تھے۔ پھر اگر مجھ میں کوئی نئی چیز نہیں تو اعتراض کیوں ہے
کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ان کے معترضوں کا جواب کیا ہوا تھا۔؟

الغرض پہلے نبیوں کے جو قصص اللہ تعالیٰ نے بیان کئے ہیں ان میں ایک عظیم الشان غرض
یہ بھی ہے کہ آئندہ زمانہ میں آنیوالے ماموروں اور راستبازوں کی شناخت میں دقت نہ ہوا کرے
اس وقت میں نوح علیہ السلام کا قصہ آپ کو پڑھ کر سنایا ہے سب سے پہلی بات جو اس میں بیان
کی ہے وہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا اصل وعظ اور ان کی تعلیم کا اصل مغز اور خلاصہ کیا ہوتا
ہے۔ وہ خدا کے ہاں سے کیا لیکر آتے ہیں اور کیا منوانا چاہتے ہیں۔۔۔ ۔ اور وہ یہ ہے
(اِنْ اَعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ)۔ اللہ جلشانہ کی ہی فرمانبرداری
اختیار کرو اس کی اطاعت کرو۔ اس کی محبت کرو۔ اسی کے آگے تذلل کرو اسی کی عبادت
ہو اور اللہ کے مقابل میں کوئی غیر تمہارا مطاع محبوب معبود۔ مطلوب امید و بیم کا مرجع نہ
ہو اللہ تعالیٰ کے مقابل تمہارے لئے کوئی دوسرا نہ ہو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک
طرف بلاتا ہو۔ اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم
اور برادری دوست آشنا کے اصول اور دستور ہوں۔ سلاطین ہوں امراء ہوں۔ غرضیکہ
جو ہوں۔ غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالےٰ کے حکم کے مقابل میں تم پر اثر انداز نہ ہو سکے بس
اللہ تعالےٰ کی اطاعت عبادت۔ فرمانبرداری۔ تذلل اور اس کی حب کے سامنے کوئی
اور شے محبوب۔ معبود۔ مطلوب اور مطاع نہ ہو۔

یہ ایک صورت خدا تعالیٰ کے ساتھ ند نہ بنانے کی اعتقادی طور پر ہے دوسری صورت یہ ہے
کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا کوئی ند اور مقابل نہ ہو اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی جس طرح پر عبادت کی جاتی
جس طرح اس کے احکام کی تعمیل اور اوامر کی تعظیم کیجاتی ہے دوسرے احکام اور امرا کی ویسی خاطر
مہری تعمیل وہی تعظیم اسی طرز و نہج پر امید و ڈر ہرگز نہ ہو اور کسی کو اسکا شریک نہ بنایا جاوے
جب انسان ان دونوں مرحلوں کو طے کر لیتا ہے یا یوں کہو کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑتا
اور اس کی اطاعت اور صرف اسی کی اطاعت کرتا ہے تو پھر اس کا آخری مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ وہ
انسان متقی ہو جاتا ہے۔ تمام دکھوں سے محفوظ ہو کر سچی راحتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے پس نوح

نے اگر اپنی قوم کے سامنے وہی تعلیم پیش کی جو تمام راستبازوں کی تعلیم کا خلاصہ اور انبیاء
اور رسل کی بعثت کی اصل غرض ہوتی ہے اور پھر انہیں کہا أَفَلَا تَتَّقُونَ۔ تم کیوں متقی
نہیں بنتے؟ یاد رکھو انسان کو جسقدر ضرورتیں پیش آسکتی ہیں جسقدر خواہشیں اور امنگیں اسکے
کسی طرح بھی پیدا ہو سکتے ہیں وہ سب تقوٰی سے حاصل ہوتی ہیں متقی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے اور اللہ سے
بڑھکر انسان کسی دوست اور طبیب کی خواہش کرسکتا ہے تقوٰی سے انسان خدا تعالیٰ کی تولی کے نیچے
آتا ہے متقی کیساتھ اللہ ہوتا ہے متقی کے دشمن ہلاک ہوتے ہیں متقی کو اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تعلیم
دیتا ہے متقی کو ہر جگہ تنگی سے نجات ملتی ہے اللہ تعالیٰ متقی کو ایسی جگہوں اور راہوں سے رزق
پہنچاتا ہے کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا جیسا کہ اس کی حمید اور مجید کتاب میں موجود ہے
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ۔ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ۔ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ
إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ اب مجھے کوئی بتاوے کہ انسان اس کے سوا اور کیا چاہتا
ہے اسکی تمام خواہشیں۔ تمام ضرورتیں تمام امنگیں اور ارادے ان سات ہی باتوں میں آجاتے
ہیں اور یہ سب متقی کو ملتی ہیں۔ پھر نوح کے الفاظ بلکہ خدا تعالیٰ ہی کے ارشاد کے موافق میں
تمہیں بھی کہتا ہوں أَفَلَا تَتَّقُونَ تم کیوں متقی نہیں بنتے؟

اور کیا تقوٰی کیا ہے؟ تقوٰی نام ہے۔ اعتقادات صحیحہ۔ اقوال صادقہ۔ اعمال
صالحہ۔ علوم حقہ۔ اخلاق فاضلہ۔ ہمت بلند۔ شجاعت۔ استقلال۔ عفت۔ حلم۔ قناعت
صبر کا اور یہ شروع ہوتا ہے حسن ظن باللہ اور تواضع اور صادقوں کی محبت سے اور
اوران کے پاس بیٹھنے اور ان کی اطاعت سے جبکہ تقوٰی کی ضرورت ہے . . . .
تو راستبازوں اور ماموروں کا آنا دنیا میں ضرور ہوا اور انکی تعلیم اور بعثت کا منشا یہی ہوا
اور یہی تعلیم لیکر نوح آئے تھے اور انہوں قوم کو فرمایا مگر ناعاقبت اندیش۔ جلد باز۔ حیلہ ساز
مخالفوں نے اس کے جواب میں کیا کہا؟ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هٰذَا
إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ کہ یہ شخص جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہونیکا مدعی ہے جو کہتا ہے کہ
تمہیں ظلمت سے نکالنے کیلئے بھیجا گیا ہوں اسمیں کونسی انوکھی نرالی بات تو ہے نہیں تمہارے

تمہارے جیسا آدمی ہی تو ہے پس یاد رکھو سب سے پہلا اعتراض جو کبھی ماموریں اللہ۔ راستباز صادق انبیاء و رسل اور اس کے پیچھے جانشین خلفا پر کیا جاتا ہے۔ وہ یہی تو ہوتا ہے کہ ان کو حقیر سمجھا جاتا ہے اور اپنی ہی ذات پر اس کو قیاس کر لیا جاتا ہے ایک طرف وہ انکے بلند اور عظیم الشان دعاوی کو سنتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے آیا ہوں خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اس کے ملائکہ مجھ پر اترتے ہیں دوسری طرف وہ دیکھتے ہیں۔ کہ وہی ہاتھ پاؤں۔ ناک۔ کان آنکھ اعضا رکھتا ہے۔ بشری حوائج اور ضرورتوں کا اسیطرح محتاج ہے جس طرح ہم ہیں اسی لئے وہ اپنے ابنائے جنس میں بطور تحقیر یہ کہتے ہیں۔ یَاْکُلُ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ مِنْہُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ پس اپنے جیسے انسان کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے خسارہ اٹھاؤ گے۔

غرض اس قسم کے الفاظ اور قیاسات سے وہ ماموریں اللہ کی تحقیر کرتے ہیں اور جو کچھ اندر رکھتے ہیں وہی کہتے ہیں مگر انبیاء و رسل۔ مامور اور اصحاب شریعت کے پیچھے خلفاء اور جانشین انہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اور کہتے ہیں وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَمُنُّ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ۔ بیشک ہم تمہاری طرح بشر ہیں تمہاری طرح کھانے پینے اور حوائج بشری کے محتاج ہیں مگر یہ خدا کا احسان ہوا ہے کہ اس نے ہمیں اپنے مکالمات کا شرف بخشا ہے اس نے ہمیں منتخب کیا ہے اور ہم میں ایک جذبہ مقناطیس رکھا ہے جس سے کھچے چلے آتے ہیں خدا کی توحید کیلئے جو مایہ حیات ابدی ہے وہ ہمارے ساتھ ملتے ہیں اور وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔

مگر بدکار انسان جس طرح اپنی بدیوں۔ جہالتوں شہوات و جذبات کا اسیر و پابند ہوتا ہے دوسروں کو بھی اسی پر قیاس کرتا ہے اور ایک نامرادی پر دوسری نامرادی لاتا ہے اور کہتے ہیں کہ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْکُمْ۔ یہ چاہتے ہیں کہ تم پر فضیلت حاصل کریں۔ دکان چلائیں اور اپنے اور اپنی اولاد کیلئے کچھ جمع کر لیں یہ ان کی اپنی ہی ہوائے نفس ہوتی ہے جس میں دوسروں کو اسی طرح ملوث اور ناپاک خیال کرتے ہیں جیسے خود ہوتے ہیں۔

یہ خطرناک مرض ہے جس کو شریعت نے سوء ظن کہتے ہیں بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہیں ہزاروں قسم کی نکتہ چینیاں دوسروں کو ذلیل کرنا چاہتے اور ان پر تیر چلانے کی فکر

ہیں ہیں مگر یاد رکھو فان عاقبتہم الآبیۃ عقاب کے معنی جو پیچھے آتا ہے انسان
جو بلا وجہ دوسرے کو بدنام کرتا ہے اور سوء ظن سے کام لیکر اس کی تحقیر کرتا ہے اگر وہ
شخص اس بدی میں مبتلا نہیں۔ جس بدی کا سوء ظن والے نے اسے متہم ٹھہرایا ہے تو یقینی
بات ہے کہ سوء ظن کرنے والا ہرگز نہیں مریگا جب تک خود اس بدی میں گرفتار نہ ہوئے پھر
بتاؤ کہ سوء ظن سے کوئی کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے مت سمجھو کہ نمازیں پڑھتے ہو عجیب عجیب خوابیں
تم کو آتی ہیں یا تمہیں الہام ہوتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر یہ سوء ظن کا مرض تمہارے ساتھ ہے
تو یہ آیات حجت ہو کر تمہارے ابتلا کا موجب ہیں اسی لئے ہر وقت ڈرتے رہو اور اپنے اندر
کا محاسبہ کرکے استغفار اور حفاظت الٰہی طلب کرو۔

میں پھر کہتا ہوں کہ آیات اللہ جن کے باعث کسی کو رفعت شان کا مرتبہ عطا ہوتا ہے ان
پر ہمیں اطلاع نہیں وہ الگ رتبہ رکھتی ہیں۔ مگر وہ چیزیں جن سے خود رائی خود پسندی۔ خود غرضی
تحقیر و بدظنی اور خطرناک بدظنی پیدا ہوتی ہے وہ انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں ایک ایسے انسان
کا قصہ قرآن میں ہے جس نے آیات اللہ دیکھے مگر اس کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ ولو شئنا
لرفعناہ بہا ولکنہ اخلد الی الارض اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ بدگمانیوں سے اپنے کو آپ کو
بچاؤ۔ ورنہ نہایت ہی خطرناک جھوٹ میں مبتلا ہو کر قرب الٰہی سے محروم ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو
حسن ظن والے کو کبھی نقصان نہیں پہنچتا ہے مگر بدظنی کرنے والا ہمیشہ خسارہ میں رہتا ہے

غرض پہلا مرحلہ جو انبیاء علیہم السلام کے مخالفوں اور ان کی ذریت اور نوابوں کو پیش
آیا وہ یہ تھا کہ اپنے آپ پر قیاس کیا پھر یہ بدظنی کی کہ یریدون ان یتفضل علیکم تم پر فضیلت
چاہتا ہے پس اسی پہلی اینٹ پر جو ٹیڑھی رکھی جاتی ہے جو دیوار اس پر بنائی جاوے خواہ وہ کتنی
ہی لمبی اور اونچی ہو مگر کبھی مستقیم نہیں ہوتی اور وہ آخر گرے گی اور نیچے کے نقطہ پر پہنچیگی۔
سوء ظن کرنے والا نہ صرف اپنی جان پر ظلم کرتا ہے بلکہ اس کا اثر اس کی اولاد و اعقاب پر ہوتا ہے
اور وہ ان مصیبت کے پہاڑ گر آتا ہے جن کے نیچے ہمیشہ راستبازوں کے مخالفوں کا سر کچلا گیا ہے
میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ سوء ظن خطرناک بلا ہے جو اپنے غلط قیاس سے شروع ہوتا ہے

پھر غلط نتایج نکالکر قوانین کلیہ تجویز کرتا ہے اور اس پر غلط ثمرات مرتب ہوتے ہیں اور قوم نوح علیہ السلام کی طرح ہلاک ہو جاتے ہیں

پھر اس سوء ظن سے تیسرا خیال اور غلط نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ لو شاء اللہ لانزل ملائکہ اگر اس کو قرب الہی حاصل تھا۔ اگر یہ واقعی خدا کی طرف سے آیا تھا تو پھر کیوں خدا نے ملائکہ کو نہ بھیجدیا جو مخلوق کے دلوں کو کھینچکر اس کی طرف متوجہ کر دیتے اور ان کو بھی مکالمات الہیہ سے مشرف کر کے یقین دلا دیتے اس وقت بھی بہت سے لوگ ایسے موجود ہیں۔ میں اس نتیجہ پر ان خطوط کو پڑھکر پہنچا ہوں جو کثرت سے میرے پاس آتے ہیں جنمیں لکھا ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے ہم نے بہت دعائیں کیں۔ توجہ کی اور کوئی الہام رویا یا مکالمہ نہیں ہوا پس ہم کیونکر جانیں کہ فلاں شخص اپنے اس دعوے الہام میں سچا ہے؟ یہ ایک خطرناک غلطی ہے جس میں دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ ہمیشہ مبتلا رہا ہے۔ حالانکہ انہوں نے کبھی بھی اپنے اعمال اور افعال پر نگاہ نہیں کی اور کبھی موازنہ نہیں کیا کہ قرب الہی کے کیا وسایل ہیں اور ان کے اختیار کرنے میں کہاں تک سچی محنت اور کوشش سے کام لیا ہے

وہ کہتے ہیں کہ اگر مشیت حق میں یہ بات ہوتی تو وہ ملائکہ بھیجتا۔ یہ مثال ان لوگوں کی طرح ہے جیسے کوئی چھوٹا سا زمیندار جس کے پاس دو چار گاؤں کی اراضی ہو اسکو نمبردار کہے کہ محاصل ادا کر دو اور وہ کہدے کہ تو میرے جیسا ہی ایک زمیندار ہے تجھ کو مجھ پر کیا فضیلت ہے صرف اپنی عظمت اور شیخی جتانے کو محاصل مانگتا ہے اور ہمارا روپیہ مارنا چاہتا ہے اگر کوئی بادشاہ ہوتا تو وہ خود آکر لیتا وہ آپ کیوں نہیں آیا۔ مگر لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا کیا بڑا بول بولا نادان زمیندار بادشاہ کو طلب کرتا ہے اسے معلوم نہیں کہ بادشاہ تو رہا ایکطرف اگر ایک معمولی سا چپراسی بھی آگیا تو وہ مار مار کر سر گنجا کر دیگا اور محاصل لے لیگا۔ اسی طرح یہ ماموروں کے مخالف ایسے ہی اعتراض کیا کرتے ہیں لیکن جب ملائکہ کا نزول ہو جاتا ہے پھر ان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں جو ان کو یا تو چکنا چور کر دیتے ہیں اور یا وہ ذلیل و خوار حالت میں رہجاتے ہیں اور یا منافقانہ رنگ میں شریک ہو جاتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین قسم کے لوگ تھے ایک وہ جو سابق اول من المہاجرین تھے اور دوسرے وہ جو فتح کے بعد ملے۔ اور تیسرے اس وقت جو رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کے مصداق تھے

اسی طرح جو لوگ عظمت و جبروت الٰہی کو پہلے نہیں دیکھ سکتے آخر ان کو داخل ہونا پڑتا ہے
اور اپنی بودی طبیعت سے اپنے سے زبردست کے سامنے مامور من اللہ کو ماننا پڑتا ہے اور
بلکہ آخر یُعْطُوا الْجِزْیَةَ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ ۔ کے مصداق ہو کر رہنا پڑتا ہے۔
پھر اس سے ایک اور گندہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جب ملائکہ بھی نہیں آتے ہیں کبھی الہام نہیں
ہوتا۔ کشف نہیں ہوتا اور یہ دکانداری بھی نہ سہی مگر یہ بھی تو دیکھیں کہ کیا ہمارے پیشوایان مذہب
نے اس کو مان لیا ہے؟ وہ لوگ چونکہ اپنے نفس کے غلام اور اپنے جذبات کے تابع ہوتے ہیں
اس لئے یہ کہدیتے ہیں کہ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ۔ ہم نے یہ باتیں جو بیان
کرتا ہے اپنے آباء و اجداد سے تو کبھی بھی نہیں سنی ہیں۔ جب کوئی مامور من اللہ آتا ہے تو
نادان بدقسمتی سے یہ اعتراض بھی ضرور کرتے ہیں کہ یہ تو نئی بدعتیں نکالتا ہے اور ایسی
تعلیم دیتا ہے جس کا ذکر بھی ہم اپنے بزرگوں سے نہیں سنا۔ اسوقت بھی اگر خدا کی طرف
سے مامور ہو کر آئے اور سنت انبیاء کے موافق ان بدعتوں اور مشرکانہ تعلیموں کو
دور کرنا چاہے تو جو قوم میں بعد زمانہ کے باعث پھیل گئیں تھیں۔ تو ناعاقبت اندیش اور
ناقدرشناس قوم بجائے اس کے کہ اس کی آواز پر آگے بڑھ کر لبیک کہے اس کی مخالفت
شروع کر دے گی اور نوح کی قوم کی طرح اس کی باتوں کو سنکر یہی کہے گی مَا سَمِعْنَا
بِهٰذَا فِیْ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ۔ یہ سلف کے خلاف ہے یہ اجماع امت کے مخالف ہے فلاں
بزرگ کے اقوال میں کہاں لکھا؟ فلاں تفسیر کے مخالف ہے وغیرہ وغیرہ یہی صدائیں
ہمارے کان میں آنے لگ جائینگی ورنہ اگر غور کیا جائے تو ذرا ٹھنڈے دل سے ان باتوں
پر توجہ کی جائے جو خدا کا مامور پیش کر رہا تھا اور سنن انبیاء کے موافق اس کی تعلیم کو دیکھا جاتا
تو آسانی سے یہ عقدہ حل ہو سکتا ہے مگر افسوس یہ نادان لوگ جلد بازی سے وہی کیا کرتے
ہیں جو پہلے معترضوں اور مخالفوں نے کہا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں انبیاء
و رسل کے مخالفوں کے اعتراض پڑھ کر مجھے بڑی غیرت معلوم ہوتی ہے اور خدا کے فضل
سے میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں مگر میرے سامنے اب کسی نشان یا اعجاز کی ضرورت
میرے ماننے کیلئے نہیں رہی اسی لئے تمہیں میں یہ اصول سمجھاتا ہوں کہ مامور من اللہ جب

آتے ہیں تو کیا لیکر آتے ہیں؟ اور ان پر کس قسم کے اعتراض کئے جاتے ہیں؟ میں بارہا معترضوں اور مخالفوں سے اب بھی پوچھتا ہے کہ وہ کوئی ایسا اعتراض کریں جو کسی پہلے نبی پر نہ کیا گیا ہو؟ مگر میں سچ کہتا ہوں کہ کوئی نیا اعتراض پیش نہیں کر سکتے میں تعجب کرتا ہوں کہ آج جو لوگ مجددوں کے آنیکے مخالف ہیں ان کے معتقدات کا تو یہ حال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی اصل غرض اور قرآن شریف کی تعلیم کا خاص منشاء دنیا میں سچی توحید کا قایم کرنا تھا مگر لوگوں کو پوچھو تو وہ مسیح کو خالق بن کے تخلیق اللہ شافی مانتے ہیں۔ عالم الغیب یقین کرتے ہیں محی اسے مانتے ہیں حلال و حرام ٹھہرانے والا اسے سمجھتے ہیں قدوس وہ ہے ساری دنیا کے راستبازوں حتی کہ اصفی الاصفیاء سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک کو مس شیطان سے بری نہیں سمجھتے۔ مگر مسیح کو بری سمجھتے ہیں مسیح خلا میں زندہ ہے۔ مگر باقی سارے نبی فوت ہو چکے۔ اس کے آئینہ میں نکلے دلایل بھی بودے کمزور اور ایسے الفاظ پر مشتمل ہیں کہ ان پر بہت سے اعتراض ہو سکتے ہیں غرض وہ کونسی صفت خدا میں ہے جو مسیح میں نہیں مانتے؟ اس پر بھی جو ایک خدا کے ماننے کی تعلیم دیتا ہے اور خدا کے عظمت اور جلال کو اسی طرح قایم کرنا چاہتا ہے جیسے انبیاء کی فطرت میں ہوتا ہے اس پر اعتراض کیا جاتا ہے اور اس کی تعلیم کو کہا جاتا ہے کہ سلف کے اقوال میں اس کے آثار نہیں پائے جاتے افسوس! یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کی مشترکہ تعلیم کو پڑھتے اور قرآن شریف میں ماموروں کے قصص اور ان کے مخالفوں کے اعتراض اور حالات پر غور کرتے تو انکی صاف سمجھ میں آجاتا کہ یہ وہی پرانی تعلیم ہے جو نوح ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ علیہم السلام اور سب سے آخر خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دیا تھا اگر تعلیم پر غور نہ کر سکتے تھے تو ان اپنے اعتراضوں ہی کو دیکھ کر کیا یہ وہی تو نہیں ہیں کہ جو اس سے پہلے ہر زمانہ میں ہر ہادی پر کئے گئے ہیں مگر افسوس تو یہ ہے کہ

قرآن شریف کو پڑھتے ہی نہیں

غرض یہ بھی ایک مرحلہ ہوتا ہے جو ماموروں من اللہ اور اس کے مخالفوں کو پیش آتا ہے اور اس زمانہ میں بھی پیش آئیگا پھر جب یہ لوگ گھبرا اٹھتے ہیں اور لوگوں کو دین الٰہی کی طرف

رجوع کرتا ہوا پاتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ ان کی مخالفتیں اور عداوتیں مامور کے حوصلہ
کو پست نہیں کر سکتیں۔ اور وہ ہر آئے دن بڑھ بڑھ کر تبلیغ کرتا ہے اور نہیں تھکتا۔
اور درماندہ نہیں ہوتا اور اپنی کامیابی اور مخالفوں کی ہلاکت کی پیشگوئیاں کرتا ہے۔ جیسے
نوح علیہ السلام نے کہا کہ تم غرق ہو جاؤ گے اور خدا کے حکم سے کشتی بنانے لگے تو وہ
اس پر ہنسی کرتے تھے نوح نے کہا تھا اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ
اگر تم ہنسی کرتے ہو تو ہم بھی ہنسی کرتے ہیں اور تم کو انجام کا پتہ لگ جائیگا۔ پھر دیکھ لو کہ ہنسی
کا کیا نتیجہ ہوا اسی طرح پر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ سن کر کہا۔ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ
ان کی قوم تو ہماری غلام رہی ہے هُوَ مَهِيْنٌ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ یہ کمینہ ہے اور بولنے کی
اس کو مقدرت نہیں اور ایسا کہا کہ اگر خدا کی طرف سے آیا ہے تو کیوں اس کو سونے کے
کڑے اور خلعت اپنی سرکار سے نہیں ملا۔ غرض یہ لوگ اسی قسم کے اعتراض کرتے جاتے ہیں
اور جب اس کی ان تھک کوششوں اور مساعی کو دیکھتے ہیں اور اپنے اعتراضوں کا اس کی
ہمت اور عزم پر کوئی اثر نہیں پاتے بلکہ قوم کا رجوع دیکھتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں اِنْ هُوَ اِلَّا
رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ میاں یہ وہی آدمی ہے انسان جس قسم کی دھن لگاتا ہے اسی قسم کی رؤیا
بھی ان کو ہو جاتی ہیں اس قسم کے خیالات کے اظہار سے وہ یہ کرنا چاہتے ہیں کہ تا خدا کی
پاک اور سچی وحی کو ملتبس کریں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جیسے رمال۔ احمق جفار۔ گنڈے والے
فال والے۔ ایک سچائی کے ساتھ جھوٹ ملاتے ہیں اسی طرح اس سچائی کا بھی خون کریں اس
لئے کہہ دیتے ہیں کہ یہ دھن کی باتیں ہیں یہ وعدے اور یہ پیشگوئیاں اپنے ہی خیالات
کا عکس ہیں دوستوں کیلئے بشارتیں اور اعداء کیلئے انذار یہ جنون کا رنگ رکھتے ہیں۔ عیسائی
اور آریہ اب تک اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن شریف میں اپنے مطلب کی وحی بنا لیتے ہیں اور
اس وقت کے کم عقل مخالف بھی یہی کہتے ہیں مگر ایک عجیب بات میرے دل میں جو کھٹکتی ہے
کہ وہ کافر جو نوح علیہ السلام کے مقابل میں تھے انہوں نے یہ کہا تھا تَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ
چند روز اور انتظار کر لو۔ اگر یہ جھوٹا اور کاذب مفتری ہے تو خود ہی ہلاک ہو جائیگا۔ مگر
ہمارے وقت کے ناعاقبت اندیش اندھوں اور نادانوں کو اتنی بھی خبر نہیں اور ان میں اتنی

بھی صلاحیت اور صبر نہیں جو نوح کے مخالفوں میں تھا وہ کہتے ہیں فَتَرَبَّصُوْا بِہٖ حَتّٰی حِیْنٍ
اس سے معلوم ہوا کہ وہ خوب سمجھتے تھے کہ کاذب کا انجام اچھا نہیں ہوتا اس کی گردن پر جھوٹ
سوار ہوتا ہے خود اس کا جھوٹ ہی اس کی ہلاکت کیلئے کافی ہوتا ہے مگر وہ لوگ کیسے
کم عقل اور نادان ہیں جو اس سچائی سے بھی دو چار پڑتے ہیں اور اس معیار پر صادق اور
اور کاذب کی پہچان نہیں کر سکتے میرے سامنے بعض نادانوں نے یہ عذر پیش کیا کہ مفتری
کے لئے مہلت ملجاتی ہے قطع نظر اس بات کے کہ ان ایسے بیہودہ دعوے سے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور آپ کی نبوت پر کس قدر حرف آتا ہے۔ قطع نظر اس کے
ان نادانوں کو اتنا معلوم نہیں ہوتا کہ قرآن کریم کی پاک تعلیم پر اس قسم کے اعتراض
سے کیا حرف آتا ہے اور کیونکر انبیاء و رسل کے پاک سلسلہ پر سے امان اٹھ جاتا ہے
میں پوچھتا ہوں کہ کوئی ہمیں بتا دے کہ آدم سے لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک
اور آپ سے لیکر اس وقت تک کیا کوئی مفتری ایسا گذرا ہے جس نے یہ دعوی کیا ہو کہ وہ
خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہے اور وہ کلام جس کی بابت اس نے دعوی کیا ہو کہ خدا کا
کلام ہے اس نے شائع کیا ہو اور پھر اسے مہلت جو قرآن شریف ایسے مفتری کا تذکرہ
یا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاک اقوال میں پاک لوگوں کے بیان میں اگر ہوا ہے
تو دکھاؤ کہ اس نے تقول علی اللہ کیا ہو اور بچ گیا ہو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ وہ ایک
مفتری بھی نہ پیش کر سکیں گے۔ مہلت کا زمانہ میرے نزدیک وہ ہے جبکہ مکہ میں اللہ
تعالی کا کلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یوں نازل ہوا تھا وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ
الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْہُ الْوَتِیْنَ فَمَا مِنْکُمْ مِّنْ
اَحَدٍ عَنْہُ حَاجِزِیْنَ۔ اگر یہ رسول کچھ اپنی طرف سے بنا لیتا اور کہتا کہ فلاں بات خدا کی
میرے پر وحی کی ہے حالانکہ وہ اپنا کلام ہوتا تو ہم اسے دائنے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور
پھر اس کی رگ جان کاٹ دیتے اور کوئی تم میں سے اسکو بچا نہ سکتا کیا صاف اور سچا
معیار ہے کہ مفتری کی سزا ہلاکت ہے اور اسے کوئی مہلت نہیں دیجاتی یہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی کیسی روشن دلیل ہے اور ہر صادق مامور من اللہ کی شناخت کا کیسا

خطا نہ کرنے والا معیار ہے مگر اس پر بھی ناداں کہتے ہیں کہ **مفتری کو مہلت مل جاتی ہے !!!**

یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی اب کیا مشکل ہے۔ جو ہم اس زمانہ کو جو مفتری کے ہلاک ہونے اور یا استیصال کے راست بار ٹھہرائے جانے پر بطور معیار ہو سکتا ہے سمجھ لیں اس آیت کے نزول کا وقت صاف بتایا گیا ہے مگر اندھوں کو کون دکھا سکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ جامع جمیع کمالات تھے آپ کی امت ان تمام برکات اور فیوض کی جامع تھی جو پہلی امتوں پر انفرادی طور پر ہوئے اور آپ کے اعدا تمام خسرانوں کے جامع جو پہلے قوموں کے مخالفوں کے حصہ میں آئے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب سورۃ شعراء میں ہر نبی کا قصہ بیان فرماتا ہے تو اس کے بعد فرماتا ہے اَنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ

غرضیکہ یہ آیت لو تقول والی ہر ایک مفتری اور صادق میں امتیاز کرنے والی ہے اور صادق کی صداقت کا کامل معیار ہے لیکن اگر کوئی نادان یہ کہے کہ اس سے تاریخ پتہ کیونکر لگائیں اور میعاد مقررہ کیونکر معلوم ہو؟ میں کہتا ہوں کہ ان امور کے لئے اتنی قدر کافی ہے کہ یہ آیت مکی ہے اگر اس پر بھی کوئی یہ کہے کہ مکی اور مدنی آیتوں کا تفرقہ مشکلات میں ڈالتا ہے اور اصطلاحات میں اب تک بھی اختلاف چلا آتا ہے تو میں کہتا ہوں اس سے بھی آسان تر راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس آیت کو آخری آیت ہی تجویز کر لو پھر بھی تم کو ماننا پڑے گا کہ تیئس برس تک خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت و جبروت عزت و وجاہت تائید و نصرت و دشمن کے خسران کے لئے ایک فیصلہ کن امر ہے اب بتاؤ کیا حجت باقی رہی؟ مکی مدنی کا فیصلہ نہ کرو اصطلاحات کے تفرقہ میں نہ پڑو اس ۲۳ سال کی عظیم الشان کامیابی کا کیا جواب دو گے پس بہر حال ماننا پڑے گا کہ اس قدر عرصہ دراز تک جو لگ بھگ تہائی صدی تک پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مفتری کو مہلت نہیں دیتا ایک راستباز کی صداقت کا پتہ اسی چہرہ سے اس کے چال چلن سے اس کی تعلیم سے ان اعتراضوں سے جو اس پر کئے جاتے ہیں اس کے ماننے والوں سے لگ سکتا ہے ٹھیک۔ اگر نادان ان امور پتہ نہ لگا سکے تو آخر تیئس سال کی کافی مہلت اور اس کی تائید اور نصرت اس کی سچائی پر مہر

کر دیتی ہے میں جب اپنے زمانہ کے راستبازوں کے مخالفوں اور حضرت نوح علیہ السلام
کے مخالفوں کے حالات پر غور کرتا ہوں تب مجھے اس زمانہ کے مخالفوں کی حالت پر بہت
رحم آتا ہے کہ یہ ان سے بھی جلد بازی اور شتاب کاری میں آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ وہ
نوح علیہ السلام کی تبلیغ اور دعوت کو سنکر اعتراض تو کرتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی
کہہ دیتے ہیں فتربصوا به حتی حین۔ چندے اور انتظار کر لو مفتری ہلاک ہو جاتا ہے
اس کا جھوٹ خود اس کا فیصلہ کر دے گا مگر یہ شتاب کار نادان انسان اتنا بھی
نہیں سمجھ سکتے العجب ثم العجب!!

غرض جب ان شریروں کی شرارت اور تکذیب حد سے گذر گئی تو چونکہ مامور
من اللہ بھی انسان ہی ہوتا ہے۔ اعداء کی تکذیب اور نہ صرف تکذیب بلکہ مختلف قسم قسم
تکالیف خود اسے اور اس کے احباب کو دی جاتی ہیں تو وہ بے اختیار ہوکر لو کان
انوباء المنتہی کہہ اٹھتا ہے ایسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام نے بھی کہا۔
رب انصرنی بما کذبون۔ اے میرے مولیٰ میری مدد کر۔ میری ایسی تکذیب
کی گئی ہے جس کا تو عالم ہے جب معاملہ اس حد تک پہنچا تو خدا کی وحی یوں ہوئی کہ
ان اصنع الفلک باعیننا و وحینا ہماری وحی کے موافق ہماری نظر کے
نیچے ایک کشتی طیار کرو اور اپنے ساتھ والوں کو بھی ساتھ لے لو تو ہم تم کو اور تمہارے
ساتھ والوں کو بھی بچالیں گے اور شریر مخالفوں کو غرق کر دیں گے چنانچہ نوح نے ایک
کشتی طیار کی اور اپنی جماعت کو لیکر اس میں سوار ہوئے خدا کا غضب پانی کی صورت
میں نمودار ہوا وہی پانی حضرت نوح کی کشتی کو اٹھانے والا ٹھہرا اور اسی نے طوفان کی صورت
اختیار کر کے مخالفوں کو تباہ کر دیا اور نتیجہ نے حضرت نوح کی سچائی پر مہر کر دی

غرض یہ آسان پہچان ہے راست بازی کی جسطرح اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اپنی
خاص حفاظتوں میں لاتا ہے ارضی بیماریوں اور دکھوں سے بچاتا ہے آسمانی ہنگاموں
سے بھی محفوظ رکھتا ہے اور اس کی نصرت فرماتا ہے اسی طرح زندہ قومیں جو سچے طور سے
اس کا ساتھ دیتے ہیں یا یوں کہو ان کے رنگ میں رنگین ہو کر وہی بن جاتے ہیں۔ سچا تقوی

اور حقیقی ایمان حاصل کرتے ہیں اور ماموروں کا ادب اور انمونہ بھی بن جاتے ہیں۔ تو مقتدا کی عظمت و ترقی اور نصرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ ان کو بھی شریک کر لیتا ہے

اس کا مغز اور خلاصہ بتا دیتا ہوں کہ انسان سچا متقی سچا مومن اور خدا کے حضور راست باز تب ٹھیرتا ہے۔ کہ جب وہ **دین کو دنیا پر مقدم کر لے**۔ یہ چھوٹی بات نہیں ہے کہنے کو بہت مختصر مگر حقیقت میں تمام نیکیوں کی جامع اور تمام اعمال حسنہ پر مشتمل ہے

یاد رکھو کبھی کسی گناہ کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھو۔ چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے انسان ایک خطرناک اور گھیر لینے والے گناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے تمہیں معلوم نہیں یہ پہاڑ چھوٹے چھوٹے ذرات سے بنے ہیں یہ عظیم الشان بڑ کا درخت ایک بہت ہی چھوٹے سے بیج بنا ہے بڑے بڑے اجسام ان ہی باریک ایٹمس و ذرات سے بنے ہیں جو نظر بھی نہیں آتے۔ پھر گناہ کے بیج کو کیوں حقیر سمجھتے ہو؟ یاد رکھو چھوٹی چھوٹی بدیاں جمع ہو کر آخر بیس ڈالتی ہیں انسان جب چھوٹا سا گناہ کرتا ہے یہانتک کہ خدا تعالیٰ کی حدبندی کو توڑ کر نکل جاتا ہے جس کا نام کبیرہ ہوتا ہے اور پھر راستبازوں کے قتل کی جرأت کر بیٹھتا ہے۔

اسی طرح پر اگر ادنیٰ سی نیکی کرو تو اس سے نور معرفت پیدا ہوتا ہے۔ نیکی اور بدی کی شناخت کا انحصار ہے قرآن شریف کے علم پر اور وہ منحصر ہے تقویٰ اور سعی پر چنانچہ فرمایا۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ اور فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا جب اللہ تعالیٰ میں ہو کر انسان مجاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی راہیں اس پر کھول دیتا ہے جن علوم سے معرفت نیکی اور بدی کی پیدا ہوتی ہے اور خدا کی عظمت اور جبروت کا علم ہوتا ہے اور اس سے پھر خشیت پیدا ہوتی ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یہ خشیت بدیوں سے محفوظ رہنے کا ایک باعث ہوتی ہے اور انسان کو متقی بناتی ہے۔ اور تقویٰ سے محبت الٰہی میں ترقی ہوتی ہے پس خشیت کیساتھ گناہ سے بچے اور محبت سے نیکیوں میں ترقی کرے تو پھر ابرار ہوتا ہے اور ماموروں من اللہ کے ساتھ ہو کر اللہ تعالیٰ کے غضبوں سے جو زمین یا آسمان

سے نکلتے ہیں محفوظ ہو جاتا ہے

یہ بات کہ دین کو ہم نے دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں ہم کو واجب ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات دین کے ہوں یا دنیا کے متعلق ہوں یا مال کے متعلق ہر وقت سوچتے اور پرکھتے ہیں۔ اور اپنا محاسبہ آخرت کے محاسبہ سے پہلے آپ کریں اور جب خدا کی راہ میں قدم اٹھایا جاتا ہے۔ تو معرفت کا نور ملتا ہے پس توبہ کرو۔ استغفار کرو اور جس درخت کیسا تھ تم نے اپنا آپ پیوند کیا ہے اس کے رنگ میں رنگین ہو کر قدم اٹھاؤ اللہ تعالے تمہاری مدد کرے گا۔

اس کے بعد یہ بھی بتانا ہمارا فرض ہے ہم نے معیار صداقت بھی بتا دی اب مفتریوں کا انجام دکھانے سے پہلے یہ کہنا ہمارا فرض ہے کہ جسطرح مفتری یا کذاب اپنی زبان سے دعوے کرتے ہیں اسی طرح صادق مدعی یا امام یا مجدد اپنے منہ سے یہ کہا کرتے ہیں کہ میرا اسقدر بڑا مرتبہ ہے اور میں اس صدی کا مجدد ہوں اور جو مجھکو نہیں مانے گا اس کو نجات نہیں ہوگی وغیرہ اس کے متعلق آپ کو بتائے دیتے ہیں کہ وہ اگر ایسا اپنی زبان سے دعوی نہ کریں تو دوسرے شخص کی کی کیا مجال ہے کہ اس کے متعلق کچھ مشہور کرے ایک دنیاوی مثال موجود ہے کہ بکر شاہی دربار میں چپراسی یا نقیب کے عہدہ پر ملازم ہے اور زید جس کو شاہی دربار میں کبھی گھسنا بھی نہیں ملتا نہ وہاں کی خبریں اس کو کسی ذریعہ سے مل سکتی ہیں وہ بکر کی نسبت مشہور کرتا ہے کہ بکر تو بادشاہ کے ہاں کے خزانچی کا کام کرتا ہے اور یہی وزیر جنگ ہے اور یہی ایڈی کانگ ہے وغیرہ اب ایک بچہ بھی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ زید اسی طرح لوگوں کو یہ غلط خبریں پہنچانے کا ہرگز حقدار نہیں البتہ اگر بکر اپنی زبان سے خود کہے کہ میں بادشاہ کا وزیر جنگ ہوں اور در اصل وہ وزیر جنگ نہ ہو تو فورًا اسکا قول سند قرار دی جاوے گی اور وہ مجرم قرار پائیگا اسی طرح یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے رتبہ سے دنیا کے ناواقف لوگوں کو آگاہ کرے چنانچہ حضرت سید احمد بریلوی نے اور سید محمد جونپوری نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حضرت مجدد الف ثانی

سر بندی اور حضرت پیران پیر دستگیر عبدالقادر جیلانی نے اپنی اپنی زبان سے دعویٰ کیا چنانچہ حضرت پیران پیر دستگیر میراں محی الدین الشیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ اپنے مشہور و معروف قصیدہ غوثیہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

۲
سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِی

کہ مجھے عشق الٰہی نے جام وصال پلایا اور میں شراب محبت کو باخلاص صفا و صدق و وفا اپنے کی طلب میں رہتا تھا اور ہر وقت پکارتا تھا کہ مجھے مست کر اور غیریت سے محویت دے تو وہ میرے جذب طلب یعنی جذبات قلبی سے متاثر ہو کر اے شراب محبت آ میرے کاسہ دل میں جاگزین ہو کہ میں غیر و غیریت سے بے خبر ہو جاؤں اور اپنی ہستی کو چھوڑ دوں۔ ع

شاد باش اے عشق سودائے ما — اے طبیب جملہ علت ہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما — اے تو افلاطون و جالینوس ما

مصرعہ دوم کی کیفیت کا مفصل اظہار ہے کہ مجھے جام وصال جو دیا گیا تو میں نے کس طرح لیا اور میں اس کے دیئے جانے کا کس طرح مستحق ہوا وہ اس طرح کہ جب مجھے شوق قرب غالب ہوا تو میں نے دمبدم اتنا تک منگ کے نعرے لگائے کہ آ جلد آ اور القصیدۃ الیوسفیہ لنگری القصیدہ مغوثیہ صفحہ ۳۵ میں لکھا ہے کہ یہ درجہ انبیا کو حاصل ہوتا ہے اور بعض اولیا کو بھی چنانچہ رسالت مآب وجود آنے سے پہلے ہی جذبات احدیت میں مجذوب تھے آپ فرماتے ہیں وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ فَخْرًا وَ اَنَا محبوب اور رضا جو تھا چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ وجود میں آنے سے پہلے ہی حق تعالیٰ کی محبت نے اپنی طرف جذب کرنا شروع کر دیا اور رفتہ رفتہ اپنے ساتھ ملا لیا یہی حال جناب غوث پاک کا تھا آپ فرماتے ہیں اَنَا مَامُوْرٌ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا عُلُوَّ لِاَحَدٍ مِنَّا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ؎

دگر استاد را نامم ندانم
کہ خوانم در دبستان محمد

چونکہ حب ہی اساس وصال ہے اس لئے طالب کو اسی کو سوال ہے چنانچہ حدیث میں ہے الحب اساسی یعنی میرے اس قرب اور حصول جامعیت (درجات نبوت و ولایت) کی بنیاد بخشش الہی ہے کہ ابتداء سے ہی مجھے اس کے سوا کچھ نہ بھاتا تھا اور میں اس کی محبت و طلب میں ویرانوں آبادیوں پہاڑوں غاروں گلی کوچوں میں پھرتا تھا اٹھتا بیٹھتا ارنی کو اولی الفاظ اھدنا الصراط المستقیم میں پکارتا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ میں واصل بمطلوب ہوا اور جو قرب و معیت وصل و رویت مجھے حاصل ہوئی۔ وہ کسی کو نہیں۔ دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی اس کا شاہد ہے اگرچہ حضور علیہ السلام عشق میں سب سے بلند پایہ تھے مگر پھر بھی ایاک نستعین کے الفاظ میں مدد مانگتے رہے اور یہی امت کو تعلیم دی اللھم انی اسئلک حبک یا اللہ تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں بس سقانی الحب کاسات الوصال میں نتیجہ طے منازل کا ذکر ہے جب ایسا عشق ہو جاتا ہے تو کوئی چیز اپنی نہیں رہتی چنانچہ حدیث میں آیا ہے کنت سمعہ الذی یسمع بی وبصرہ الذی یبصر بی۔ ارکا کمہا کرنا سب کچھ معشوق کے اختیار میں ہوتا ہے غرض طالب و مطلوب کے ارادے میں فنا پایا جاتا ہے اور جب وہ اپنی ہستی کو رضائے مطلوب میں نیست کر دیتا ہے تو اس نیستی یا فنا سے اسکو مطلوب کے ساتھ لقا ملتی ہے اس کی کوئی خواہش نہیں رہجاتی مطلوب جو چاہے کرے طالب سے جو فعل سرزد ہوں وہ درحقیقت مطلوب کے ہوتے ہیں

گفتہ شاں گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

منقول از عقیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ الغوثیہ صفحہ ۲۵

دوسرے شعر میں آپ فرماتے ہیں ؎

(۲) سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُوْسٍ
فَھِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

میری طرف منجذب ہوا گئی کاموں اور کتنے جاموں میں میرے پاس بعد اسکے دوڑا چلا آیا تو

بنے مستی اور بیخودی کے ذوق میں اپنے دوستوں کو بانٹ دیا

(۳) وَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

اور ان تمام کو جو درجہ قطبیت پر پہنچ چکے تھے میں نے کہا کہ اب اکٹھے ہو کر میرے پاس آجاؤ اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ کیونکہ تم میرے زیر سایہ تربیت یافتہ ہو

(۴) وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَانِیْ

اور کوشش کرو اور پیو اور مقام احدیت میں میرے ساتھی ہو جاؤ کیونکہ تم میرا لشکر ہو جو علاقہ غیریت کے فتح کرنے اور قلعہ دوی کو توڑنے کیلئے طیار کئے گئے ہو ساقی قوم کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا جس نے مجھے شراب محبت الہی وصل کے جاموں میں بھر بھر کے پلایا ہے اور کچھ کمی نہیں رکھی جتنی میں مانگتا گیا دیتا گیا۔

(۵) شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

جو پیا ہے میرا پس خوردہ ہے اگرچہ میرے پس خوردہ کی برکت سے تم صاحب مقامات ہو گئے لیکن تم میرے علو مدارج اور اتصال (قرب) کو نہیں پا سکتے

(۶) مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

گو تم سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام (اتصال قرب ما فوق قرب) تم سے رتبے بلند تر ہے اور روز افزوں ترقی پر ہے اور کبھی پس رو نہ ہوگا یعنی میں اپنے سکر سے اس درجہ کو پہنچ چکا ہوں جو مقام بقاء مع الدوام اللقاء ہے لان البقاء الذی لیس معہ فناء لا یکون الا مع اللقاء الذی لیس معہ انقطاع - بہجۃ الاسرار مطبوعہ میمنہ مصر سنہ ۱۳۰۴ھ صفحہ ۲۷ اور نزہۃ المجالس شیخ عبد الرحمن صفوری شافعی مطبوعہ میمنہ مصر سنہ ۱۳۲۸ھ میں حضرت پیران پیر کا قول قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ میرا

میرا قدم تمام اولیا کے کندھے پر ہے کے متعلق ایک دلچسپ واقعہ لکھا ہے جو نہایت زبردست دعویٰ ہے۔

(۷)
أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقْرِيبِ وَحْدِي
يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

میں بارگاہ قرب میں مقام مذکور پر اکیلا ہوں اور یہ قرب و مقام اور کسی کو نہیں ملا اور یاد رکھو اس قرب و کمال کے وہ مالک الملک جل شانہٗ مجھے اور بھی ترقی دے رہا ہے اور وہی جو بڑی جلالت والا ہے مجھے کافی ہے

(۸)
أَنَا الْبَازِيُّ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِي

میں طاقتور باز ہوں سب مشائخ میں (یا مشائخ کیلئے) اور مشائخ میں ایسا کون ہے جسے میرا جیسا درجہ دیا گیا ہو۔

(۹)
كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِي بِتِيجَانِ الْكَمَالِ

مجھکو وہ خلعت پہنایا ہے جس پر اولوالعزمی کے نقش کئے ہوئے ہیں اور مجھے کمال قرب و وصال کے تاج بخشے

(۱۰)
وَأَطْلَعَنِي عَلَى سِرٍّ قَدِيمٍ
وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِي

راز قدیم اور اسرار پوشیدہ پر بھی اطلاع دی اور اس میں مجھے مقلد بنایا کہ میں بے حکم فیاض ازلی کچھ نہیں بتا سکتا اور جو میں نے مانگا مجھے دیا۔

(۱۱)
وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ

اور مجھکو رب قطبوں پر سرداری اور حکومت عطا کی سو میرا حکم ان پر ہر حال میں جاری ہے

(۱۲)

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اگر میں اپنے راز کو دریاؤں میں ڈالدوں تو وہ حکم کو مان کر خشک ہو جائیں۔ یہ ترجمہ میں نے سلسلہ کلام کی ترکیب سے کیا ہے لیکن ظہور معانی کے لحاظ سے یہ ہے کہ یہ سر جو میرے دل نے اٹھایا ہے وہ اگر دریاؤں میں ڈالدوں تو وہ سب برداشت نکر سکیں اور ہیبت اور خوف کے مارے نیست نابود ہو جائیں بس سر سے مراد وہ امانت الٰہی ہے جس کو اللہ تعالے نے ان الفاظوں میں ذکر فرمایا کہ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا۔

(۱۳)

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اور اگر اسی راز کو میں پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ذرہ ذرہ ہو کر اڑ جائیں اور ریگ میں ناپید ہو جائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا۔ ایک اور آیت میں اسطرح بھی اسکا ذکر ہے لو انزلنا ھذا القران علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ۔

(۱۴)

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اسی بھید کو آگ پر ڈالدوں تو وہ بر خبر کہ سب کو جلا دینے والی ہے مگر میرا راز اگر اس پر پڑ جائے تو وہ اس کی تمام تیزی سردی سے بدلجائے۔

(۱۵)

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اور اگر اس راز کو میں کسی مردہ پر ڈالدوں تو خدا کی قدرت سے زندہ ہو کر میری طرف چل کر آجائے

۱۶ وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَا لِیْ

اور کوئی ایسا مہینہ و سال نہیں ہے جو دنیا پر گذرے اور پہلے میرے پاس نہ آئے

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
۱۷ وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

اور مجھے خبر دے کہ مجھ میں یہ گذرے گا اور یہ واقعات ظاہر ہوں گے مخاطب
چونکہ میرے درجے سے ناواقف ہے اس لئے تو میرے اس دعوے کا انکار نہ کر کیونکہ میں
صاحب درجہ ہوں اور جو کچھ مجھے خبر ہے وہ تجھے نہیں۔ در اس شعر کی شرح کتاب بہجۃ الاسرار
مطبوعہ مصر ۱۳۳۰ھ صفحہ ۱۷ پر درج ہے کہ حضرت پیران پیر لوگوں کو دیکھتے ہوا پر چلے
جا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ سورج جب تک مجھے سلام نہ کرے اور جو کچھ اس میں ہو اگر نہ
مجھے نہ بتا دے اور سعید اور شقی لوح محفوظ پر میرے سامنے کئے جاتے ہیں اور علم
الٰہی اور مشاہدہ ربانی کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں اور میں تم سب پر حجت اللہ ہوں
اور نائب رسول اللہ ہوں ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک خوبصورت
نوجوان آیا اور سلام کر کے پیران پیر کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے کہا کہ میں رجب کا
مہینہ ہوں اور آپ کو وہ واقعات بتانے آیا ہوں جو مجھ میں ہوں گے سو ٹھیک اس ماہ
میں ایسا ہی ہوا کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوئی انتیسویں تاریخ کو ایک بد صورت شخص آیا اور اس نے
سلام کر کے بیان کیا کہ میں شعبان کا مہینہ ہوں اور واقعات کی خبر دینے آیا ہوں کہ مجھ میں
جو واقعات ہوں گے وہ سن لیجئے کہ بغداد میں موت پڑے گی حجاز میں قحط خراسان میں
جنگ ہوگی وغیرہ ۔

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
۱۹ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

تو کسی بد اندیش بے خبر نافہم معترض سے نہ ڈر کیونکہ میں ایسے بد اندیش کے مقابلہ کے
لئے تیار ہوں اور اسے مار کر مٹا دینے والا ہوں۔

(۲۵) طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بج رہے ہیں اور سعادت ونجابت کے اردلی میرے آگے آگے چل رہے ہیں

(۲۶) طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

(۲۷) بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

خدا کی تمام ارضی آبادی میرا ملک ہے اور میری زیر حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل سے پہلے صاف ہو چکا ہے اس لئے جب میں نظر تفرق عالم آباد کو دیکھتا ہوں تو وہ سب ایک رائی کے دانہ کے برابر حکم پر تلا ہوا ہے (شرح فتوح الغیب جو شیخ محدث دہلوی نے لکھی ہے اس میں وہ فرماتے ہیں کہ پیران پیر فرماتے ہیں کہ یہ جہان میرے سامنے ایک رائی کے دانہ کی برابر حقیر ہے اور اس میں کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھ سے پوشیدہ ہو اور جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے میں اس سے خبردار ہوں اور وہ مجھے نظر آرہا ہے) یہ بہت بڑا دعوی ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان اللّٰہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ رواہ الطبرانی۔ یعنی دنیا مجھے کف یعنی ہتھیلی کی مانند نظر آتی ہے مگر حضرت پیران پیر ان سے بھی بڑھکر یہ فرماتے ہیں کہ مجھے رائی کے دانہ کی برابر ہے

(۲۸) نظرت الی بلاد اللّٰہ جمعا ✦ کخردلۃ علی حکم التصال
(۲۹) وکل ولی لہ قدم وانی ✦ علی قدم النبی بدر الکمال

غرضکہ یہ قصیدہ عام طور پر ملتا ہے مگر اسکی شرح فقیر بغدادی صاحب محرر کتب خانہ غوثیہ مقام مروانہ ڈاکخانہ پیرووال براستہ حید ضلع سیالکوٹ میں لکھی گئی ہے عمدہ لکھائی چھپائی صفحہ ۱۰۸ سایز خورد قیمت صرف ۵ر میرا خیال ہے کہ یہ محض لاگت میں فروخت

کر رہے ہیں آپ اس کتاب کو منگوا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو کہ جو مامور من اللہ ہوتا ہے وہ بڑے بڑے دعوے اور باتیں کرتا ہے اور نااہل بلکہ ابوجہل اور فرعون اور ابلیس کے مظہر انسان انکی مخالفت میں وہ کچھ بکتے ہیں کہ واقف مرتبہ شخص ان کے ان الفاظ کو سن لے تو انکا خون اپنے اوپر حلال تصور کرے

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں انکی اصل عبارت عربی اور فارسی میں ہے جو صاحب اصل عبارت دیکھنا چاہیں وہ مکتوبات امام ربانی جلد ۲ صفحہ ۱۲ مکتوب چہارم دیکھیں اس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ الفاظ پرست مولوی ان معارف اور اذواق کے سمجھنے اور انکی حقیقت معلوم کرنے سے قاصر ہیں جو مجھکو عطا ہوئے ہیں اور یہ علوم بھی اصل نہیں ہو سکتے بلکہ نبوت کے روشنی گھر سے حاصل ہوتے ہیں جو انبیاء کی کاملہ پیروی کی بدولت بطور وراثت کے اس دوسرے ہزار برس کی نئی تازگی بخشنے کے واسطے مجھے دئے گئے ہیں اور مجھے جو کچھ ملا ہے اس سے پہلے کسی کو نہیں ملا۔

یہ واضح رہے کہ ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد ہوتا ہے لیکن صدی کا مجدد اور چیز ہے اور ہزار برس کا اور چیز ہے۔ یعنی جسطرح سو اور ہزار میں فرق ہوتا ہے اسی طرح پھر مجدد اور ایک صدی کے مجددوں کے ۔۔ میں فرق ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور مجدد وہ شخص ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جسقدر فیض امتوں کو پہنچتا ہے وہ صرف اسی مجدد کے توسط اور وسیلہ سے پہنچتا ہے خواہ اس زمانہ میں قطب اور اوتاد اور ابدال وغیرہ بھی موجود ہوں الخ ناظرین اس عبارت کو بغور پڑھ کر دیکھئے کہ کتنے بڑے بڑے دعوے آپکے کئے گئے ہیں۔

پھر اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ ہم نے آج سے باقی سب طریقوں کو حقیقت قرب تک پہنچنے سے مسدود کر دیا ہے بجز اس طریقہ کے جو مجھے دیا گیا ہے اور وہ ایک ہی طریقہ ہے جو نکالا گیا ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ مجھ سے محبت کریں اور میری فرماں برداری کو ذریعہ نجات سمجھیں اور اب آسمانی برکات اس شخص پر نہیں ہونگی جو میرے ساتھ بغض و عداوت رکھیگا اور مشرق و مغرب کے لوگ میری رعیت کر دیئے گئے اور میں ان کا بادشاہ مقرر کر دیا گیا الخ پھر اسی تفہیمات الٰہیہ میں فرماتے ہیں

کہ جب حقانیت کا مجھے خلعت پہنایا گیا تو مجھے مجددیت کے خلعت سے بھی سرفراز فرمایا
اور شیخ تاج نے جو محمد فلیح ان کا سالا تھا اور مرزا حسام الدین کی طرف خط لکھا کہ دہلی
کے یاروں کو واضح ہو کہ جس شخص نے پہلے حضرت مجدد الف ثانی کی خدمت میں رجوع
کیا اور اب وہ آنجناب کا منکر ہے۔ وہ مرتد ہے اور جو بغیر رجوع منحرف ہے وہ بھی مرتد
ہے۔ کیونکہ ایسے شخص کا منکر جو تمام اولیاء امت سے افضل ہو مرتد ہوتا ہے۔ یہ دو
روزہ زندگی آسان ہے۔ لیکن یاد رہے جو اس انحراف کی حالت میں فوت ہو جاوے گا
آخری وقت میں اسکا ایمان ضرور سلب ہو جاوے گا دیکھو مکتوبات صفحہ ۱۲۲ و مقامات صفحہ ۱۳
یہ عبارت اس کلینی کی حدیث کے عین مطابق ہے من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ کفر و
نفاق کلینی۔

پھر دوسری جگہ مکتوبات کے صفحہ ۲۰۳ میں لکھا ہے کہ آنجناب کو خلعت ابراہیمی دیا گیا
اور اللہ تعالے نے آنحضرتؐ سے بلا واسطہ کلام کیا جیسا کہ حضرت موسیٰ سے کیا تھا
پھر اسی مکتوبات کے صفحہ ۲۵۷ پر لکھا ہے اللہ تعالے نے آنجناب پر نبوت و رسالت
کے کمالات (جو ولایت سے بڑھکر ہیں) ظاہر کئے گئے اس جگہ یہ بھی بتا دینا ضروری ہے
کہ وحی الہام اور نبوت اور ولایت میں کیا فرق ہے (۱) القاء وہ ہے جسمیں ولی کو نادیدنی
وسیلہ سے آگاہی ملتی ہے۔ وہ دلمیں ترغیب اور تلقین محسوس کرتا ہے۔ لیکن کچھ دیکھتا
سنتا نہیں اسکو نفخ فی القلب بھی کہتے ہیں اور صوفیوں کو القاء اسی طرح ہوتا ہے اور اس کا
نام الہام ہے (۲) وحی وہ ہے کہ جسمیں نبی دیدنی طریقہ سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔ یعنی
فرشتہ اسپر ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ انبیاء اللہ سے ہی مختص ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھو مذاق العارفین
جلد ۳ صفحہ ۱۰۲ مصنفہ امام غزالیؒ۔

حتی الامکان جسقدر مجھے اصحاب کے نام میسر آسکے وہ میں نے اسجگہ درج کر دیئے ہیں
اگر کوئی نام سہو رہگیا ہو تو ناظرین مجھے اس مدعی کے نام اور بعض حالات سے مطلع فرمائیں
تاکہ دوسرے ایڈیشن میں جو عنقریب شایع ہونے والا ہے شایع کر دیا جاوے اور اس کے
ساتھ ان کا شکریہ بھی شایع کر دیا جاوے گا

نبی کی تعریف اول از روے کتب لغت عرض ہے۔ راغب اصفہانی اپنی لغت میں کہتا ہے
النبأ خبر ذو فائدۃ عظیمۃ یحصل بہ علم حق الخبر الذی
یقال فیہ نبأ ان یتعری عن الکذب کالتواتر والنبی لکونہ
منبئا بما تسکن الیہ العقول الزکیہ۔

یعنی نبی نبأ سے مشتق ہے اس خبر کو کہتے ہیں جس سے بہت بڑا فائدہ حاصل ہو
جس سے علم حاصل ہو اور وہ سچی بات ہو کسی زمانہ میں اس کا ابطال یا تردید ہونا
غیر ممکن ہو اور وسعت اسمیں اسقدر ہو کہ سیکڑوں اور ہزاروں برس پہلے اور پیچھے کی خبریں
بھی اگر اسمیں شامل ہوں تو وہ اور بھی زوردار خبر ہو جاے گی اور اپنے معنوں میں بڑی خوبی سے پوری
ہو گی کیونکہ زمانہ حال کی خبر اگر کوئی نبی دے تو اس کے لئے ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی ذریعہ سے اسنے
معلوم کر لی ہو اور اسی طرح گذشتہ مگر آیندہ کے متعلق انسانی طاقت سے بالا تر بات ہو۔ لہٰذا
ہم آیندہ کی خبروں پر بحث کریں گے اور یہ دکھائیں گے کہ کسقدر زوردار باتیں نبی جو محمد صلعم
کے ذریعہ اللہ تعالی نے ہمیں دیں اور وہ خبر جسمیں وہ اطلاع ہو جو کذب سے بالکل صاف
ہو جیسا کہ خبر تواتر ہوتی ہے اور نبی وہ ہوتا ہے جس کو ایسی خبریں ملیں جن سے عقلمند
لوگوں کو تسکین حاصل ہو۔ نبی بوزن فعیل ہے جو مبالغہ کا صیغہ ہے۔

دوم۔ علم کلام کی رو سے تعریف یہ ہے النبی انسان بعثہ اللہ لتبلیغ ما اوحی
الیہ (القول المسجد) یعنی نبی ایک عظیم الشان انسان ہوتا ہے جسکو خدا تعالی مبعوث کرتا ہے
تاکہ وہ وحی خدا کو جو اسپر نازل ہوتی ہے مخلوق خدا تک پہنچایا کرے۔
یہ تعریف علم کلام اغلباً قرآن حمید کی ان آیات پر مبنی ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی اور
بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ

یعنی کہدو میں تمہاری طرح سے بشر ہوں اور مجھ کو وحی خدا ہوتی ہے اور جو وحی خدا تم کو ہوتی ہے اس کو
مخلوق خدا تک پہنچا دو اگر ایسا نہ کروگے تو تم نے اس کی رسالت کے پہنچانیکا حق ادا نہیں کیا۔

سوم اشاعرہ کے نزدیک نبی کی تعریف یہ ہے من قال لہ اللہ ارسلتک او بلغہم
عنی ونحوہ من الالفاظ ولا یشترط فیہ شرط ولا استعداد بل اللہ یختص برحمتہ من یشاء من

عباد کا۔ یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ کہدے کہ میں نے تجھکو مخلوق خدا کی طرف رسول کیا۔ یا یہ کہ
ان کو میری طرف سے پیغام پہنچا دو اور اسی طرح کوئی اور الفاظ ہوں۔ اور اسمیں کوئی
شرط یا استعداد نہیں ہوتی۔ بلکہ محض خدا تعالےٰ کی مرضی پر ہے جسکو اپنے بندوں میں سے چاہے
اپنی طرف سے منتخب کرے

چہارم۔ امام رازی کے نزدیک نبی کی تعریف یہ ہے۔ النبی الانسان موصوف بالرسالۃ بمعنا
کونہ کاملاً فی القوۃ النظریۃ والعملیۃ وقادراً علی معالجۃ الناقصین فی هاتین القوتین
(مطالب عالیہ امام رازی) یعنی نبی ایک انسان ہوتا ہے جس کو رسالت سے متصف کیا جاتا ہے
یعنی وہ قوت نظری اور قوت عملی میں کامل ہوتا ہے اور ناقصوں کو کامل کر سکتا ہے۔

پنجم۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی کی تعریف از روے قرآن حمید یہ ہے۔
(۱) وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ یعنی
خدا تعالیٰ کے لئے یہ شایاں شان نہیں ہے کہ تم عامۃ الناس کو مطلع علم الغیب کرے۔ بلکہ
اللہ تعالےٰ مطلع علی الغیب کرنے کے واسطے اپنے رسولوں میں جسکو چاہتا ہے منتخب کرتا ہے
(۲) عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ یعنی خدا تعالےٰ
عالم الغیب ہے پس کوئی شخص عامۃ الناس میں اظہار علی الغیب حاصل نہیں کرتا مگر وہی شخص
اظہار علی الغیب حاصل کر سکتا ہے۔ جسکو خدا تعالےٰ اپنے رسولوں میں سے چن لے۔

پس معلوم ہوا وہ شخص نبی ہو سکتا ہے (۱) جو مطلع علی الغیب ہو اس حد کمال تک کہ غیر نبی
اس حد تک نہ پہنچ سکے۔ جیسا کہ ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب سے ظاہر ہے (۲) اظہار علی الغیب
اسکو حاصل ہو یعنی کثرت سے غیب اس پر منکشف ہوتا ہو۔ اس حد کمال تک کہ غیر نبی اسے غلبہ
حاصل نہ کر سکتا ہو۔ اور جیسا کہ فلا یظہر علی غیبہ احدا سے ثابت ہے۔ (۳) خدا تعالیٰ
اسکو رسول کے نام سے موسوم کرے من رسلہ اور من رسول سے ظاہر ہے (۴) خدا تعالےٰ
اسکو منتخب کرے جیسا کہ یجتبی من رسلہ اور ارتضی من رسول سے واضح ہے۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ جو غیب کی خبریں بتاے وہ نبی ہے اور اس کی تعلیم حقیقت میں
خدا کی طرف سے تسلیم کرنی چاہئے۔

اس کتاب کا مقصد صرف اسقدر ہے کہ کاذب اور صادق کو پرکھنے کا طریقہ بتا دیا جاوے
اس کے علاوہ جو شخص آپ کو معلوم ہو۔ کہ فلاں شخص مدعی ہے۔ اس کی جانچ پڑتال کا
آسان طریقہ یہی ہے کہ اس مدعی کی گذشتہ زندگی کو دیکھ لیا جاوے کہ آیا وہ دعوے
سے پہلے کس چال چلن کا آدمی تھا۔ اگر وہ اس دعوے سے پہلے بھی اسی قسم کے ہتھکنڈہ بازیاں
کرتا تھا تو یقیناً وہ اب بھی جھوٹا ہے اگر اس نے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹ نہیں بولا تو اب وہ
جو کچھ کہتا ہے سچ ہے۔

پس یاد رکھو کہ صداقت آفتاب کی طرح چمکتی ہے اور ایسے مدعیوں کا پیدا
ہونا نہایت ضروری ہے تاکہ عقلا اس سے سبق حاصل کریں۔ اگر دنیا میں بدصورت
پیدا نہوں تو خوبصورتی کا نام دنیا سے مٹ جاوے اور خوبصورتی کی کوئی تعریف کرنیوالا
نہ ملے اگر گندے کی اولاد میں لگانے والے جانتے رہیں تو خوشگو کس طرح شگفت کیا
جائے۔ اسی طرح اگر جھوٹا مدعی پیدا نہو تو صادق کس طرح پہچانا جا سکے دنیا میں ہر چیز
کی ایک نقل بھی پائی جاتی ہے اور اصل چیز کی قدر و قیمت نقل سے ہی ہوا کرتی ہے۔
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان کامیابی کو دیکھکر متعدد کذابوں کے منہ میں پانی
بھر آیا مگر خدا کے ید قدرت نے آخر صداقت کو دنیا میں پھیلا دیا۔

پس جھاگ ہمیشہ قایم نہیں رہا کرتا بہت قلیل زندگی پاتا ہے۔ اور جو لوگوں کے واسطے
نفع بخش ہوتی ہے وہ اللہ تعالی قایم رکھا کرتا ہے اسی طرح تمام کذاب نامراد رہے

بو مسیلمہ را لقب کذاب ماند
مر محمد را ابوالالباب ماند

غرضکہ ہر صادق کو دیکھکر بہت سے کذاب بھی اٹھا کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ دکانداری
اور نہایت منافع بخش تجارت ہے خوب چلے گی مگر خدا کا مقرر کردہ قانون انہیں
کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ بظاہر خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں مگر وہ ہر کاذب پر پڑتی ہے
اور اسکا سر کچل کر رکھدیتی ہے کہاں ہے بلعم باعور جو حضرت موسیٰ کے بو... کہاں ہے

مسیلمہ کذاب۔ جو حضرت خاتم النبیین کے بعد اٹھا مگر آج عزت کے ساتھ اسکا نام لینے
ایک بھی نہیں پایا جاتا۔

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر اخبار اہلحدیث نے اپنی تفسیر میں کیا خوب لکھا ہے کہ کوئی کسی جھوٹے نبی کی امت ہمیں دکھلائے۔

آج سے تاریخ عالم کی ورق گردانی کر جاؤ چپہ چپہ زمین میں خود ڈھونڈو احباب سے تلاش کراؤ اگر خشمدید نہیں تو سمعی ہی سہی مگر تمہیں ایک بھی ایسی مثال نہیں ملے گی کہ کذاب کامیاب ہو گئے ہوں۔

فقد لبثت فیکم کی تشریح ایک آیت اور بھی وضاحت سے کرتی ہے

ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرھم کاذبون" (الشعراء ع ۱۱)

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن پر اترا کرتے ہیں وہ ہر ایک جھوٹ باندھنے والے گناہ گار پر اترتے ہیں اور اپنے کان رکھتے ہیں زیادہ تر وہ جھوٹے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دو باتیں بیان کیں ہیں اول یہ کہ شیطان کے زیر اثر مدعی جھوٹا بھی ضرور ہوتا ہے۔ پس فقد لبثت فیکم پر جب کسی مدعی کو پرکھا جاوے گا تو اسمیں یہ دو باتیں ضرور ملجائیں گی۔

فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ والی آیت بہت بڑی زبردست دلیل ہے۔ اگر انسان اسپر غور کرے تو ہرگز دھوکا نہیں کھا سکتا۔ اس لئے کہ نبوت کے واسطے انسان چالیس سال کا ہونے پر بالعموم بالغ ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس اصول کو آپ قائم نہ رکھیں تو تیس برس مقرر کر لیں۔ جیسا کہ بعض افراد میں بطور استثنا کے پایا جاتا ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام مگر ہم یہاں تک ڈھیل دیتے ہیں کہ جو کم از کم آپ عمر رکھنی چاہیں وہ رکھ لیں بچہ پیدا ہونے کے ساتھ ہی نبوت کا مدعی نہیں ہوتا ایک دودھ پینے کا زمانہ ہوتا ہے۔ پھر بچہ بڑے ہو کر کھیلنے کا زمانہ ہوتا ہے پانچ چھ سال کا بچہ پڑھنے لکھنے کے لئے الف ب ت شروع کرتا ہے پھر دس بیس سال

تک جبر کرکے بچہ کو پڑھایا جاتا ہے۔ عموماً کھیل کود لہو و لعب بچہ کو زیادہ پسند
ہوتا ہے۔ پندرہ بیس برس تک بچے کو یہ بھی پرواہ نہیں ہوتی کہ اگر میں نہ پڑھونگا
تو مجھے بھیک بھی نہ ملے گی۔ اگر میں بد خلق ہو جاؤنگا تو مجھے کوئی اپنے پاس بھی
نہ بیٹھنے دیگا میں جھوٹ بولونگا تو لوگ مجھپر اعتبار نکرینگے روزمرہ کے مشاہدات
ہیں کہ انسان نے ہوش سنبھالا وجہ اور بلا وجہ جھوٹ بولنے لگتا ہے ماں
باپ مذاق میں ہنسی دل لگی کے واسطے جھوٹ بولتے ہیں۔ اور جھوٹ بولنا سکھاتے
ہیں۔ اسی طرح دیگر بیسیوں اخلاق اور مذہب سے گری ہوئی باتیں بڑے بڑے
امیر بڑے سے بڑے عالم فاضل کے بچوں میں پائی جاتی ہیں اور کم از کم پندرہ
سولہ برس تک بچہ یہ نہیں جانتا کہ میں بڑا ہوکر کیا کام کرونگا اور میری زندگی کا کیا مقصد
ہے اس لئے اس عمر تک وہ نہایت آزاد ہوتا ہے اور اپنے قول اور فعل کا محتاط
نہیں ہوتا۔ بلکہ ۱۲ برس تک اس پر شریعت اور قانون دونوں نافذ نہیں ہوتے۔ اب
فرض کر لیجئے کہ ایک شخص بیس برس کے بعد یہ ارادہ کرتا ہے کہ میں نبوت کا دعویدار
بنونگا تو اب اسکا فرض ہوگا کہ ریاکاری اور دنیا کو دکھانے کے واسطے نہایت نیک
جمیع کمالات انسانی اپنے اندر پیدا کرکے اپنا بزرگ ہونا ثابت کرے تو اب فقد
لبثت فیکم عمرا من قبلہ کی کسوٹی پر اسکو پرکھ ڈالئے اگر وہ ثابت ہو جائے کہ
یہ شخص خائن بد جھوٹا۔ چور زانی۔ ظالم تھا تو پہلے ہی تھا اب اپنے مہذب طریقہ
کی ٹھگی کا پیشہ اور بنا اختیار کیا۔ اس کے ساتھ کے کھیلنے والے اسکے ساتھ پڑھنے
والے اس کے ساتھ اٹھنے والے اس کے بیٹھنے والے فوراً ہی کہہ دینگے کہ

بڑے صاف باطن بڑے پاک طینت
ریاض آپ کو ہم نہیں جانتے ہیں

ایک اور دوسرا لنگوٹیا اگر علانیہ اس کے منہ پر نہیں تو کم از کم پس پشت اتنا تو
ضرور کہے گا کہ ؎

داغ اب پارسا ہیں ہو بیٹھے
مانگ کھائی کے ہیں ہزار طریق

اور اگر بہت ہی کسی نے لحاظ کیا تو کم از کم مذاق کے پیرایہ اتنا تو ضرور اسکو جتا دیگا کہ ؎

کنایہ جانتے ہیں آپ کی باتیں سمجھتے ہیں
زمانہ ہم نے دیکھا ہے یہ سب باتیں سمجھتے ہیں۔

ایسا کوئی شخص نہیں کہ جس کے سب دوست ہوں کوئی حاسد اور دشمن نہو دنیا کا قاعدہ ہے کہ جہاں کسی کو عروج ہوا اور ایک کی چار بات چیت تک کی سیڑھا اور الائچی کی بجائے (ز اولمنی) اور رجیلی (ڈاہٹمنی) کی حویلی بنالیا کرتے ہیں۔ ؎ پھر کے اک رتبہ سے ہو جاتی ہے کوئی قطار۔ اور دعوے نبوت تو ایک ایسی چیز ہے جو خدا نے بنائی ہے کہ عزیز سے عزیز انسان اسکی جان کا دشمن ہو جاتا ہے غرضیکہ یہ ایک ایسی کسوٹی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے کہ فقل لبثت فیکم عمرمن قبلہ پر جب کوئی غور کرے گا اور اس مدعی کی گذشتہ زندگی کو تلاش کرے گا تو فوراً اس نتیجہ پر پہنچ جائیگا کہ جب اس نے آجتک کوئی جھوٹ نہیں بولا کسی انسان پر بہتان یا الزام نہیں لگایا تو بھلا یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ آج ایک ایسا زبردست جھوٹ بولتا ہے جو سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ جونسا جھوٹ بولنے پر خدا نے ظالم بھی نہیں کہا بلکہ اظلم کا جرم اسپر عاید کیا ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جن کو خدا مامور بنانا چاہتا ہے ان کے پیدا ہوتے ہی ان کے چال چلن کی نگرانی کرنے اور ان کو اعلیٰ تعلیم دینے کے واسطے فرشتہ مامور کر دیتا ہے اور ان سے کوئی ایسی بے عنوانی سرزد نہیں ہونے دیتا۔ وہ ربانی مدرسہ میں تعلیم پاکر نکلتے ہیں تب مدعی ہوتے ہیں تب ہی تو فقل لبثت فیکم عمرمن قبلہ فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس کی پہلی زندگی کے کسی تاریک حصہ پر انگلی نہیں رکھ سکتا۔ چنانچہ توربشتی نے اپنی کتاب معتمد میں لکھا ہے کہ جو شخص اسبات کا قایل ہے کہ نبوت کسبی ہے وہ کافر ہے تحفتہ الاخلاق فی عصمت الانبیا میں بھی یہی ہے۔

چنانچہ عموماً دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ جن بچوں کی تربیت سے ان کے ماں باپ غفلت کرتے ہیں وہ ضرور بداطوار ہوتے ہیں اور اگر بدقسمتی سے کسی بچہ کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جاوے تو اس بچہ کی زندگی قابل ستایش نہیں رہتی اگر خدا نخواستہ کسی بچہ کے سر سے ماں

اور ماں باپ دونوں کا سایہ اٹھ جائے تو وہ بچہ بالکل خراب ہو جاتا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے دونوں کا سایہ اٹھ گیا تھا اور پھر اس پر یہ طرہ ہے کہ عربستان جیسے غیر تربیت یافتہ ملک میں وہ پیدا ہوئے اور غیر مہذب لوگوں میں انہوں نے پرورش پائی مگر ان کی نبوت سے پہلے چالیس سال زندگی پر کوئی شخص انگلی نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ اللہ تعالے فقل لبثت فیکم عمرا من قبلہ سے کفار مکہ کو چیلنج دیتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عمر اور ہم جولی بلکہ قریبی رشتہ دار سب اپنے بیگانہ۔ دشمن دوست سب ہی موجود ہوتے ہیں اور اسقدر ان کی مخالفت کرتے ہیں کہ ایسی دشمنی کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ملتی مگر پھر بھی اس چیلنج فقل لبثت فیکم عمرا من قبلہ کو سنکر سب گونگے کا گڑ کھا کر اور کانوں میں تیل ڈالکر اور ٹھنڈے ٹھونک کر بیٹھ جاتے ہیں اس سے ایک عقلمند آدمی اور بصر جس کے دل میں خدا نے ایک ذرہ بھر بھی انصاف دیا ہے وہ بہت آسانی سے اس مقام پہنچ سکتا ہے کہ فی الواقع ہر ایک مامور من اللہ کی حفاظت خود اللہ تعالی کرتا ہے اور اس کے چال چلن تعلیم و تربیت سکھانے کے واسطے ملائکتہ المقربین مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو ہر لحظہ اور ہر سیکنڈ اس کی نگہبانی کرتے ہیں تب ہی تو فقل لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون کا معیار اللہ تعالی عوام کے آگے پیش کر کے ہدایت کے واسطے ایک معقول ذریعہ سکھاتا ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مامور کا عہدہ کسبی نہیں ہوتا بلکہ وہبی ہوتا ہے پس اس قسم کے مفتری اس معیار سے بچنے کیلئے یہ ترکیب اختیار کرتے ہیں کہ اپنے وطن سے اسقدر دور دراز مقام میں چلے جاتے ہیں جہاں کہ انہیں جاننے والا اور ان کے عیوب سے واقف کوئی شخص پایا بھی نہیں جاتا

چنانچہ آجکل ایک نظیر ہمارے سامنے سوامی دیانند کی موجود ہے۔ جن باپ کا نام معلوم ہو سکتا ہے نہ ماں کا نام معلوم ہو سکتا ہے نہ ذات کا پتہ ملتا ہے نہ وطن کا حال معلوم ہو سکتا ہے اور صرف پچاس سال کی عمر میں ان کا انتقال ہو جاتا ہے اور اسی سال ایک پارٹی اس تفتیش میں باقاعدہ نکلتی ہے۔ مگر اسے آجتک کامیابی

نہیں ہوئی۔ تفصیل کے واسطے ہم سے منگوا کر دیکھو کتاب **بیسویں صدی کا مہدی مشرقی**

پس یہ ایسی زبردست کسوٹی اور میزان ہے جس پر پرکھنے سے مدعی کا راست باز ہونا اور مفتری ہونا آئینہ کی طرح ظاہر و باہر ہو سکتا ہے۔

ایک مرشد کامل ملنے سے بہتر دنیا میں کوئی قیمتی چیز نہیں اور مرشد کامل بھی ایسا جو مامور من اللہ ہو اور تاریخ اسلام پر محققانہ نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مامورین اللہ سے کوئی زمانہ خالی نہیں رہتا جیسا احادیث سے ثابت ہے کہ اِنّ اللہ یبعث لہذا الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد پیدا کرے گا۔ پھر دوسری حدیث۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ۔ جو امام زمانہ کو نہ پہنچانے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا امام زمانہ ظاہر ہے کہ وہ اُس صدی کا مجدد ہو گا اور مجدد اس طرح ہو نہیں سکتا کہ جب تک وہ اپنے منہ سے دعوے نہ کرے اور منہ سے دعویٰ کرنا کوئی آسان بات نہیں جھوٹے کے لئے سینکڑوں جگہ قرآن میں بڑی زبردست سزائیں ہیں وہ ہرگز اپنے دعوے میں مظفر و منصور نہیں ہو سکتا صرف سچے کو ہی فتح و نصرت روح القدس سے ملتی ہے اور جھوٹے کے واسطے نص صریح من لقطعنا منہ الوتین موجود ہے

(۱) **امام جعفر صادق علیہ السلام**۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے تھے شیعوں کا ایک گروہ ان کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ اب تک وہ زندہ ہیں اور قرب قیامت ظاہر ہوں گے، اور تمام کفار کو ماریں گے۔ مگر حضرت امام جعفر صادق نے اپنی زبان سے کبھی مہدی موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا نہ ان کی کسی تحریر سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ پھر یہ فیصلہ کیونکر کیا جا سکتا ہے کہ مہدی موعود آپ ہیں اگر آپ مدعی ہوتے اور وحی والہام کا دعویٰ کرتے تو ہم منہاج نبوت پر پرکھتے۔ تفصیل کے واسطے دیکھو غایت المقصود و عمدۃ المطالب صفحہ ۳۰ نیز دیکھو مجمع البحرین۔

نوٹ۔ حضرت امام جعفر صادق کو ہم نعوذ باللہ نعوذ باللہ کذاب نہیں سمجھتے بلکہ یہ دکھانا مقصود ہے کہ دنیا میں ان کے متعلق یہ عقیدہ موجود ہے کہ وہ امام مہدی تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ امام مہدی

دیکھو بقیہ صفحہ ۱۰۹

(۲) ابو عبداللہ - ابو عبداللہ محمد بن منصور کے متعلق بھی یہ عقیدہ پیدا ہو گیا کہ وہ مہدی ہیں اور محض اس بنا پر کہ چونکہ بنی عباس میں مہدی پیدا ہونے کی حدیث موجود ہے ان احادیث کے اختلاف کو ہم اپنی کتاب محقق میں بخوبی نقل کر چکے ہیں۔ یہاں دیکھنا یہ مقصود ہے کہ اگر وہ مہدی تھے تو علامات جو امام مہدی کے متعلق احادیث میں موجود ہیں وہ اسوقت پوری نہیں ہوئی تھیں دوسرے قریب قیامت ان کا آنا تحقیقات سے ثابت ہے۔ نکہ پہلی صدی میں ان کے حالات کی تفصیل کے واسطے دیکھو کتاب تاریخ الخلفا صفحہ ۱۸۵۔

(۳) اسماعیل بن جعفر صادق - شیعوں کے ایک فرقہ جسکا نام مبارکیہ ہے انکا عقیدہ ہے کہ اسماعیل بن جعفر صادق مہدی ہیں اور وہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے اور شریعت محمدیہ کو منسوخ کر کے ایک نئی تازہ شریعت قائم کریں گے انہوں نے بھی خود ایسا لغو عقیدہ ظاہر نہیں کیا تفصیل کے واسطے ملاحظہ فرمائیے رسالہ غایۃ المقصود جلد اول صفحہ ۳۸ و تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۱

(۴) ابو ہاشم - فرقہ کیسانیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ابو ہاشم بن محمد حنیفہ امام مہدی ہیں۔ مگر انہوں نے خود دعویٰ نہیں کیا بلکہ مدعی سست گواہ چست والی بات ہے تفصیل کے واسطے دیکھو غایۃ المقصود صفحہ ۳۰۔

(۵) امر الامین سلیمان - اس نام کا ایک بادشاہ گذرا ہے اس نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بالصدق اذ جاءہ کی شمشیر نے اسکو ناکام کر دیا دیکھو حدیث الغاشیہ صفحہ ۱۴۳ میں مفصل حال۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۸) نہ تھے اب بحیثیت واقعات نویس ہمارا فرض ہے کہ اس فہرست میں وہ تمام نام ہم درج کر دیں کہ جنکو کوئی مہدی یا مسیح یا نبی مانتا ہے اور منہاج نبوت ہم اول درج کر چکے ہیں پس اسپر دیکھ لیجئے ہم نہ کسی کو کاذب کہتے ہیں نہ صادق۔ بلکہ منہاج نبوت ان کے متعلق جو کچھ فیصلہ کرے اس کو مان لو ہمارا کام یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس قدر ایسے اصحاب ہوئے کہ جنہوں نے اپنے آپکو خود مہدی کہا یا کسی نے ان کی نسبت یہ خیال کیا ہم ان کی فہرست آپکے سامنے پیش کریں اور بس فیصلہ کرنا

(٦) اللہ دتا۔ ایک شخص اللہ دتا نامی ساکن گوجرانوالہ نہایت نیک بخت نمازی
لاہور میں سنترہ فروخت کیا کرتا تھا۔ ذات کا ارائیں یا کوبجر تھا وہ کہتا تھا کہ میں اول
مرتبہ حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا تب میرا نام عیسیٰ تھا اس کے بعد حضرت آمنہ کے
شکم سے پیدا ہوا اسوقت میرا نام محمد تھا۔ اب میں فلاں بی بی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہوں
اب میرا نام مہدی ہے عنقریب مجھے حکومت کا عصا ملنے والا ہے جب عصا مل جائیگا تو
تمام کفار کو قتل کر دونگا۔ مگر اس کے دلمیں یہ آرزو ہی رہی کہ موت کا پیغام آگیا اسلئے
نہ کفار کو قتل کر سکا نہ مہدی ہونا ثابت ہوا منہاج نبوت یا معیار صداقت پر نہ ٹھہر کر گیا۔
(٧) ابراہیم بڑلہ۔ دسویں صدی ہجری میں ایک صاحب ابراہیم بڑلہ بمقام دائرہ
میاں نعمت اس بات کے مدعی ہوئے کہ میں مسیح موعود ہوں مگر بہت ہی تھوڑے عرصہ میں بیچارہ
ناکام دنیا سے گیا اور فمن اظلم پر مہر کر گیا دیکھو ہدیہ مہدویہ صفحہ ۱۶۱۔
(٨) اسود عنسی۔ کعب بن عوف کا بیٹا عیہلہ بزمانہ حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نبوت کا دعویدار رہا آخر فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تفصیل کے واسطے
دیکھو تاریخ ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۳۹۔
(٩) ابن صیاد۔ صافی یہودی کا بیٹا ابن صیاد جسکو صحابہ نے دجال اکبر تصور کر لیا
بلکہ حضرت عمر جیسے بزرگ نے اس کی نسبت قسم کھا کر کہا کہ یہ دجال اکبر ہے مگر انکی اجتہادی
غلطی ثابت ہوئی اور وہ مسلمان ہو گیا حج کرتا اور نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا تھا۔ مدینہ
اور مکہ میں آنا جانا تھا۔ اس کا ذکر تفصیل کے ساتھ احادیث میں بھی آیا ہے ہماری تصنیف محقق
ایڈیشن دوم کے صفحہ ۲۵۵ پر تفصیل موجود ہے۔
(١٠) ابو جعفر بن محمد علی شلمغانی۔ یہ شخص ابو القراقر کے نام سے مشہور تھا مذہب
شیعہ رکھتا تھا خلیفہ راضی باللہ نے اس کو سولی پر چڑھا کر دار البوار جہنم کیا بڑے بڑے
امیر اس کے پیرو ہو گئے شریعت اسلامی کو اس نے بالکل الٹ کر دیا تھا تفصیل
کے واسطے دیکھو تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۶۸ و تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۱
(١١) استاذ سیس۔ ملک خراسان میں بزمانہ خلیفہ منصور عباسی سنہ ۱۵۰ ہجری

میں ظاہر ہوا تین لاکھ بہادر سپاہی اس کے ہمراہ ہو گئے تھے (جب اخشم حاکم مرد روز نے اس سے مقابلہ کیا) یہ بھی نبوت کا مدعی تھا صرف ایک سال تک خدا نے اسکو ڈھیل دی اس کے بعد کذاب نکا جو نتیجہ شریعت میں آیا ہے وہی اسکا ہوا تفصیل کے واسطے دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۵ صفحہ ۲۰۳-

(۱۲) **الہی بخش** - لاہور میں ایک شخص الہی بخش اکونٹنٹ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھا اور اپنے موسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا اور ایک کتاب عصائے موسیٰ بھی اس نے لکھی مگر چار پانچ سال بھی یہ اپنے افترا کا بازار گرم نہ کر سکا کہ طاعون کے مرض سے ہلاک ہو کر اپنے کذاب ہونے پر مہر کر گیا - تفصیل کے واسطے دیکھو کتاب حقیقۃ الوحی

(۱۳) **ان نوئٹ** - اس شخص نے اول الیاس ہونے کا دعویٰ کیا اس کے بعد مسیح موعود بن بیٹھا اور اس نے دعویٰ کیا کہ سوائے چین اور جاپان کے دنیا بھر کے بادشاہ اس کے حلقہ بگوش ہو جائیں گے مگر ایسا تو ہوا نہیں البتہ اس پر بغاوت کا مقدمہ دائر ہوا پھر اس کے بعد گمنامی میں جا پڑا اور خاموشی اختیار کر لی دیکھو مانچسٹر گارڈین ۱۹۱۸ء

(۱۴) **ابو الخطاب** - محمد بن مقلاص او محمد بن ابو زینب بھی اسکا نام ہے خطابیہ اس کے فرقہ کا نام تھا ائمہ اثنا عشری کو یہ نبی مانتا تھا مگر امام جعفر صادق اور حضرت علی سے بھی اپنے آپ کو بڑا نبی سمجھتا تھا - آخر کوفے میں اس کو سولی دی گئی اور واصل جہنم ہوا تفصیل کے واسطے دیکھو کتاب تتمہ العوارض فی ذم الروافض -

(۱۵) **امام جعفر بن محمد** - فرقہ بزیغیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ امام جعفر بن محمد نبی تھے اور ان کو وحی ہوتی تھی مگر انہوں نے خود بھی دعویٰ نہیں کیا بلکہ ان کی نسبت ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو مردود کہا ہے تفصیل کے واسطے دیکھو نسیم الریاض -

(۱۶) **ابراہیم** - ابراہیم بن عبداللہ ۱۰۵ھ میں پیدا ہوئے ہیں انہوں نے اپنا خطاب امیر المومنین رکھا تھا یہ بھی مدعی امامت تھے ان کے ہمراہ بھی لاکھوں آدمی ہو گئے تھے ۴۸ سال کی عمر میں ان کو بادشاہ منصور نے قتل کرا دیا فرقہ حسنیہ کے پانچویں امام ان کے بھائی نفس زکیہ ہیں اور چھٹے ابراہیم تصور کئے جاتے ہیں تفصیل کے

واسطے دیکھو سعاف الراغبین و نامہ دانشوران۔

(۱۷) اکبر بادشاہ۔ بادشاہ اکبر اعظم کے متعلق عام تواریخ میں یہ لکھا ہے کہ وہ بھی خلیفۃ اللہ یا نبوت کا مدعی تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ بالکل غلط ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ جن جن کتب میں اکبر کے حالات درج ہیں یا اس کے ایجاد کردہ مذہب دین الٰہی کا ذکر ہے وہاں ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ اکبر کا عقیدہ تھا کہ وحی کا کسی انسان پر نازل ہونا محال ہے۔ بلکہ امامت و نبوت کا بھی منکر تھا اور اسکا یہ بھی عقیدہ تھا کہ جسقدر نبی گذرے ہیں یہ بڑی طرح عقلمند تھے اور بیوقوف لوگوں کو عقلمندی کی جو باتیں سکھائیں ان کا نام شریعت یا وحی رکھہ دیا یا الہام۔ اس قسم کا وہ خود اپنے آپکو خلیفہ کہتا تھا اسی لئے اس نے کبھی وحی اور الہام کا دعوی نہیں کیا نہ اس کا وحی یا الہام کسی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے ہندوستان کے مذاہب کو مد نظر رکھکر تمام مذاہب کا مجموعہ ایک نیا مذہب بنایا جس کو دین الٰہی کے نام سے اس نے موسوم کیا اس لئے وہ ہرگز صادق اور کاذب کی کسوٹی پر نہیں پرکھا جاسکتا جسطرح سر سید احمد خاں۔ راجہ رام موہن۔ دیانند سرسوتی۔ ڈاکٹر ڈینگلو وغیرہ ریفارمر گذرے ہیں یہ لوگ صادق اور کاذب کی کسوٹی پر نہیں پرکھے جاسکتے۔ کیونکہ یہ لوگ اس زمرہ میں شمار ہی نہیں کئے جاسکتے۔ اسی طرح اکبر بادشاہ سیاسی انتظام کو مد نظر رکھکے ایک مذہب کی بنیاد رکھی اگر اس کے بعد دو چار بادشاہ اور بھی اس خیال کے پیدا ہو جاتے تو ہندوستان میں سے اختلاف مذاہب اور تعصب وغیرہ سب غایب ہو جاتا۔ جو اصحاب ہماری اس تحقیق کے خلاف ہوں اور وہ اس خیال پر مصر ہوں کہ نہیں ضرور اکبر مدعی نبوت تھا تو ان کا فرض ہے کہ اکبر کی اپنی کسی کتاب سے وہ دلایل پیش کریں تب ہمارا فرض ہوگا کہ ہم ان دلایل کی تردید کریں۔

(۱۸) احمد بن محمد حنیفیہ۔ شیخ قرامطہ نے ایک نوشتہ اپنے متبعوں کو دیا تھا کہ جسمیں مندرج تھا کہ احمد بن محمد بن حنیفیہ امام مہدی اور وہی مسیح موعود ہیں اس وجہ سے انکا یہ عقیدہ رہا مگر خود احمد بن محمد حنیفیہ اس کے مدعی نہیں ہوئے چنانچہ دیکھو

تاریخ ابو الفداء۔

(۱۹) **امام محمد باقر** ۔ مذہب امامیہ کے فرقہ باقریہ کا یہ عقیدہ ہے کہ امام محمد باقر بن علی بن امام حسین ابن علی بن ابی طالب امام مہدی ہیں یہ بھی خود مدعی نہیں تھے دیکھو کتاب مذاہب اسلام صفحہ ۵۴۷۔

(۲۰) **امام موسیٰ الکاظم** ۔ شیعوں کا ایک فرقہ ہے جسکا نام واقفیہ ہے حضرت موسیٰ کاظم بن جعفر کو مہدی قرار دیتے ہیں ابن خلکان لکھتا ہے سنہ ۱۸۳ھ میں ہارون رشید نے ان کو قتل کرا دیا یحییٰ بن خالد سندی کے ہاتھ سے دوسری روایت ابن خلکان نے یہ بھی لکھی ہے کہ وہ شہر بغداد میں اپنی طبعی موت سے فوت ہوگئے مگر آپنے اپنے منہ سے دعوی نہیں کیا البتہ اکثر اہل شیعہ یہ کہتے ہیں کہ وہ فوت نہیں ہوئے کسی جگہ نہاں ہیں آخری زمانہ میں خروج کرینگے دیکھو ابن خلکان۔

(۲۱) **احمد بن کیال** ۔ فرقہ کیالیہ کے نزدیک احمد بن کیال مہدی ہیں شہرستانی نے اپنی کتاب ملل و نحل میں تفصیل سے اس کے عقاید درج کئے ہیں اس نے خود بھی دعوی کیا مگر ناکام قتل ہوا۔

(۲۲) **اورلیس** ۔ حضرت ملا علی قاری نے مہدی موعود کے متعلق جو سنہ ۹۹۵ھ میں رسالہ لکھا تھا اسمیں ذکر کیا ہے کہ سلطان بایزید کے زمانہ میں ایک شخص نے مہدی موعود کا دعوی کیا تھا پھر اس نے خود ہی اس دعوی کی تردید کردی کہ یہ الہام ربانی نہ تھا بلکہ شیطانی تھا اور اپنے خیال سے توبہ کرلی۔

(۲۳) **ازبک** ۔ اس نام کا ایک شخص شہر زہر کے پہاڑوں کی طرف سے نکل کر امام مہدی ہونے کا مدعی ہوا اور ایک بڑی جماعت اپنے ہمخیال کرلی آخر میر احمد خان گورنر نے اسپر فوج کشی کی اور قتل کرکے من انقطع الوتین کی سزا دی دیکھو ہدیہ مہدیہ

(۲۴) **الشریف مختار** ۔ سنہ ۱۳۲۹ھ کے آخر زمانہ میں ایک شریف مختار نامی نے سوڈال کے موضع کتات سباب میں امام مہدی ہونے کا دعوی کیا حکام سوڈان نے گورنر بربر کو حکم بھیجا اس نے ایک لفٹنٹ کی ماتحتی میں اسپر فوج کشی کی اور شریف کو معہ

اس کے دونوں بیٹوں کے گرفتار کر کے مقام اتبارہ کے ہسپتال میں اس کے جنون کا علاج کرنے کیلئے داخل کر دیا دیکھو مذاہب اسلام سوم ایڈیشن صفحہ ۸۱۳

(۲۵) **اصغر حسین** - مولوی اصغر حسین ریواڑی ضلع گوڑگانواں کا رہنے والا جس کی عمر ۶۰ برس سے متجاوز تھی امام مہدی ہونے کا مدعی ہوا - اس بیچارہ نے یہ بھی نہ سوچا کہ حدیث میں مہدی کی عمر بوقت دعوی چالیس سال کی ہو گی اول اس نے تھانہ پر یورش کرنے کے ارادہ سے تھانہ پر گیا تھانہ دار نے ہتکڑی لگا لی اور چند روز کے بعد اس کے دماغ سے یہ خیال بالکل نکل گیا دیکھو عسل مصفی جلد ۲ صہ ۲۲

(۲۶) **بایزید بن عبد العد** - ۹۳۱ھ ابراہیم خان لودھی کے عہد میں شہر جالندہر میں پیدا ہوا سراج الدین انصاری کی ساتویں پشت اپنے آپ کو بتلاتا تھا اکبر بادشاہ کی فوج سے اس کی کئی جنگ ہوئیں پھر اس نے افغانستان میں جا کر نبوت اور الہام کا بھی دعوی کیا مگر دعوے کے وقت اس کی عمر پچاس برس کی تھی اور تیرہ سال تک یہ افترا کا بازار گرم کرتا رہا اور ۹۹۴ھ میں خائب و خاسر مر گیا - ع

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں -

(۲۷) **بہبوذ** - بادشاہ معتمد علی عباسی کے زمانہ میں بہبوذ قوم زنج کا سر گروہ نے بڑی جمعیت پیدا کر لی اور بغداد پر چڑھائی کی اور بڑے علاقہ پر متصرف ہو کر لاکھوں مخلوق خدا کو تہ تیغ کر دیا تھا یہ بھی مدعی نبوت تھا آخر بادشاہ وقت کے حکم سے اسکا سر کاٹ کر نیزہ پر نصب کر کے بازاروں میں پھرا کے من لقطع الوتین کی نص کو خدا نے پورا کرا دیا دیکھو تاریخ الخلفاء صفحہ ۹ لم ۲ -

(۲۸) **بابو محمد اسماعیل** صاحب دہلوی ہیں مگر وہ باقاعدہ خروج نہیں کرتے البتہ وہ ایک رسالوں میں انہوں نے اسبات کا ادعا کیا ہے کہ میں مامور من اللہ ہوں اور میرا نام الہام میں منصور رکھا گیا ہے لب اطمی کی دکان کرتے ہیں کبھی کبھی ان کو جوش آ جاتا ہے ورنہ عموماً اپنے کاروبار میں لگے رہتے ہیں اور حضرت مسیح کو بغیر باپ کا پیدا ہوا مانتے ہیں -

(۲۹) - بنی ہاشم - بنی ہاشم میں ایک شخص نے دعوی کیا کہ حلاج خدا ہے اور میں اس کا نبی ہوں وزیر مقتدر عباسی نے حلاج کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا تو خدا ہے اور یہ تیرا نبی ہے اس نے کہا نہ میں خدا ہوں نہ نبی ہوں مگر ایک عظیم گروہ اس کے ساتھ ہو گیا تھا سید محمد بن جعفر مکی حسنی جو حضرت چراغ دہلوی کے خلیفہ تھے بحر المعانی اور بحر الانساب اپنی تصنیف میں وہ لکھتے ہیں صاحب فصوص نے لکھا ہے کہ حسن منصور حلاج کو تجلی ذات الہی حاصل تھی شیخ فرید الدین عطار تذکرۃ اولیا میں لکھتے ہیں کہ حلاج یکتا موحد تھا۔ منصور حلاج ایک اور شخص تھا جس نے خروج کیا تھا وہ مارا گیا اسکا مذہب حلول تھا اور یہ منصور ولی کامل تھا غرضکہ ایک ایسا شخص ضرور گذرا ہے جو کذاب تھا وہ ہلاک ہوا ہمیں اس سے غرض نہیں کہ وہ حسن بن منصور حلاج تھا یا اسی نام کا دوسرا شخص تھا۔

(۳۰) ملک شام کا مہدی - بزمانہ نپولین بونا پارٹ مدعی نبوت ہوا اس کی خوراک صرف یہ تھی کہ وہ دودھ میں ایک انگلی ڈبو کر ہونٹ پر لگا یا لیا کرتا تھا اور صبح شام کے وقت ایک مٹھی خاک پھانک لیا کرتا تھا اور وہ کہتا تھا کہ فرانس کو خاک میں ملادونگا جنرل نپولین نے اسکا حال سنا تو اس سے برسر پیکار ہوا آخر کار اسی مہدی نے قتل ہو کر سن القطع الوتین پر مہر کردی دیکھو اخبار اودھ ۱۲ جون ۱۸۸۴ء بحوالہ پال مال گزٹ

(۳۱) برقعی - ۲۵۵ھ میں محمد علی برقعی گذرا ہے جس کے معتقدوں کا نام برقعیہ تھا یہ بھی امامت کا مدعی تھا ۲۷۰ھ میں معتضد باللہ عباسی کے لشکر نے اسکو قید کرکے سولی چڑھا کر دار البوار جہنم کی تصدیق اسکے کذب پر کرادی دیکھو کتاب مذاہب الاسلام ایڈیشن سوم صفحہ ۲۶۸ و تاریخ الخلفاء

(۳۲) حبشی مسیح - جزیرہ جمیکا میں ایک حبشی نے دعوی کیا کہ میں مسیح موعود ہوں جزیرہ کے جنگلی لوگوں کی ایک جماعت نے اس کو منظور کر لیا بالآخر حکومت نے اس کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر یہ ثابت کر دیا کہ یہ ہرگز مسیح موعود نہیں کیونکہ انا لننصر رسلنا کا وعدہ اس کے ساتھ نہیں اخبار ایڈوکیٹ یکم اکتوبر ۱۸۹۶ء

(۳۳) **جوئنیا سوتھکاٹ** - سنہ ۱۷۵۰ء میں یہ عورت پیدا ہوئی اور سنہ ۱۸۰۰ء میں اس نے نبیہ ہونے کا دعوی کیا - علاقہ ڈیون شائر یورپ کے ایک کسان کی بیٹی تھی گورنمنٹ نے اوسے قید کر دیا تب اس نے کہا کہ مجھے روح القدس سے حمل ہے آخر کار مر گئی اور وصیت کر گئی کہ میرا شکم چیرا جائے چنانچہ بموجب وصیت چیر اگیا مگر ایک چوہے کا بچہ بھی برآمد نہوا عسل مصفی جلد ۲ صفحہ ۳۱۲-

(۳۴) **پگٹ** - اخبارات میں ہم نے پڑھا تھا کہ لنڈن میں ایک شخص نے جسکا نام پگٹ تھا مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا انگریزی اخبارات کے ذریعہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی خبر لگی آپنے فوراً اس کو لکھا کہ ایک ہی وقت میں دو شخص خدا کی طرف سے مامور ہوں اور ایک کی دوسرے کو خبر نہو چونکہ مجھپر بارش کی طرح الہام ہوا ہے اور سینکڑوں الہامات نے پورا ہو کر روز روشن کی طرح میری سچائی کو ظاہر کر دیا ہے اس لئے تم مجھ سے مباہلہ کر و تا کہ سچے کے سامنے جھوٹا مر جائے اور لوگوں کو صادق اور کاذب میں تمیز کرنے کا موقعہ مل سکے - پگٹ کو جب یہ خط ملا تو اسپر ہیبت طاری ہو گئی اس کے بعد اس نے کبھی مسیح ہونیکا دعوی نہیں کیا مگر تاہم وہ ذلیل و خوار ہو کر حالت گمنامی میں مر گیا

(۳۵) **حسن بن صباح** - انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد ۲ صفحہ ۲۳۷ میں نیز عبد الحلیم شرر نے مشہور ناول حسن بن صباح میں اس کے حالات مندرج ہیں محتاج تعارف نہیں - کہ وہ کس طرح ہلاک ہوا۔

(۳۶) **چراغ دین جمونی** یہ شخص بھی مسیح ہونے کا مدعی تھا دو چار سال بھی بیچارہ اپنا دعوی کو نہ جاری رکھ سکا کہ اول اس کے بیٹے اس کے بعد اس کی بیوی اور پھر خود بھی طاعون سے ہلاک ہو کر اپنے جھوٹے ہونے کی تصدیق کر دی۔

(۳۷) **حمدان بن قرمط** - اس شخص نے مہدی اور مسیح اور امام منتظر ہونے کا دعوی کیا بلکہ دابۃ الارض اور ناقۃ اللہ روح القدس یحیی بن زکریا بھی بنتا تھا آخر کار ۲۰۱ ہجری میں مکتفی خلیفہ بغداد نے قتل کرا دیا اور اس کا سر بغداد میں تشہیر کرا کے یہ بتا دیا

کہ جھوٹے کے متعلق اللہ تعالی صاف فرما چکا ہے کہ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ تفصیل کے واسطے دیکھو تاریخ ابوالفداء

(۳۸) حسن عسکریؒ۔ شیعوں کا ایک فرقہ ہے جسکا نام عسکریہ ہے ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حسن عسکری مہدی موعود ہیں حالانکہ وہ خود مدعی نہ تھے ۲۶۰ھ میں شہر سر من رائے میں فوت ہوکر اپنے والد علی بن محمد الجواد کے برابر مدفون ہیں دیکھو ابن خلکان جلد ا صفحہ ۱۶۱

(۳۹) دامیہ۔ یہ ایک عورت تھی جس نے ۵۰۰ھ میں نبوت کا دعوی کیا تھا اور سوڈان کی رہنے والی تھی اسی طرف کے مسلمانوں نے اس بیچاری کو پکڑ کر مار ڈالا اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ عورت پر ہاتھ اٹھانا اچھی بات نہیں ہے تفصیل کے واسطے دیکھو اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۹

(۴۰) ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی۔ یہ بیچارہ ذات کا موچی امریکہ کا رہنے والا تھا الیاس ہونے کا مدعی ہوا تھا اس نے ایک شہر زیون نامی بسایا تھا اور لاکھوں مرد عورت اس کے تابع ہو گئے تھے اور کروڑوں روپیہ کی جائیداد اس نے پیدا کرلی تھی کچھ عرصہ بعد اسکا زانی ہونا ثابت ہوا پھر کچھ عرصہ کے بعد اسی وجہ سے اسکی بیوی نے اس سے قطع تعلق کرلیا پھر اولاد بھی اس سے بیزار ہوگئی۔ پھر اس مریدوں نے اس پر غبن کا ایک مقدمہ قایم کیا عدالت سے ڈگری بھی ہوگئی۔ پھر یہ اپنے وطن سے بھاگ کر کسی جگہ پناہ گزین ہوا اسی جگہ اس پر فالج گرا غرضکہ نہایت ذلیل ہوکر فالج کے ذریعہ مرگیا کروڑوں کی جائیداد تباہ ہوگئی تمام مرید فرزند لعنت کرتے ہوئے اس سے علیحدہ ہوگئے اور وہ نہایت کس مپرسی کی حالت میں نامراد ہلاک ہوا۔

(۴۱) زکریا بن امام محمد باقر۔ غلاۃ میں سے مغیرہ بن سعید عجلی کے نزدیک جسکا فرقہ مغیرہ کہلاتا ہے زکریا بن امام محمد باقر مہدی ہیں گو وہ حاجر میں دشمنوں کے خوف سے چھپے ہوئے ہیں۔ جب حکم ربی ہوگا تو برآمد ہوں گے۔ انہوں نے بھی

خود اپنی زبان سے دعویٰ نہیں کیا یا لوگوں نے یہ عقیدہ تراش لیا تھا نواب صدیق حسن خاں نے اور ابن خلدون اور ملل و نحل میں فرقہ غلاۃ کے درمیان ذکر کیا ہے

(۴۲) **سید محمد مغربی** - [illegible]ھ میں سید نامی ایک شخص نے خروج کیا جو ملک مغرب میں تھا اور کیمیا گر مشہور تھا مہدیت کا دعویٰ کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد بیچارہ مارا گیا تفصیل کو دیکھو ہدیہ مہدیہ۔

(۴۳) **سعادت** - بادیہ ریاح میں ایک شخص نے موقع پاکر مہدی ہونیکا دعویٰ کیا جسکا نام تو سعادت تھا مگر وہ یہ نہیں سمجھتا تھا کہ؎

سعادت بہ بخشائش داور است

نہ بر زور بازوئے زور آور است

آخر ہلاک ہو کر برعکس نہند نام زنگی کافور ثابت ہوا تفصیل کے واسطے دیکھو حدیث الغاشیہ صفحہ ۱۴۳

(۴۴) **سید محمد نوربخش** جونپور کے رہنے والے سید محمد نوربخش ایک بزرگ گذرے ہیں انہوں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی شخص ان کے سامنے کھڑا ہوا انکو کہہ رہا ہے کہ تو مہدی ہے اس کے معنی انہوں نے یہ سمجھ لئے کہ میں امام مہدی ہوں۔ جب حج کو تشریف لیجانے لگے تو دوسرے کشف کے ذریعہ انپر منکشف ہوا کہ تم امام مہدی نہیں ہو بلکہ ہدایت کرنے والے ہو اس لئے ہادی ہو چنانچہ انہوں نے اپنا عقیدہ بدل دیا اور اعلان کردیا دیکھو ہدیہ مہدیہ ۱۹۰ و ہادی نامہ صفحہ ۱۱۔

۴۵ **سید محمد جونپوری** دسویں صدی ھ میں ایک بزرگ سید محمد نامی جونپور کے رہنے والے گذرے ہیں بحالت مغلوبی کہا کرتے تھے کہ میں مہدی ہوں لیکن بحالت ہوش ہمیشہ مہدی موعود ہونے سے انہوں نے انکار کیا مگر ان کے مرید اب بھی ان کو مہدی مان رہے ہیں مگر انکی کتابوں سے اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ اپنے زمانہ کے فرد فرید تھے ۸۴۷ھ میں آپ پیدا ہوئے ۹۰۱ھ میں آپنے پہلی مرتبہ مہدی ہونے کا دعویٰ کیا دوسری مرتبہ ۹۰۳ھ میں آپ نے دعویٰ کیا۔ اس کے بعد ۹۰۵ھ میں تیسری مرتبہ

حالت جوشش میں دعویٰ کیا کہ میں مہدی ہوں گویا عمر بھر میں تین مرتبہ آپنے دعویٰ کیا ۹۱۰ھ میں آپ فوت ہو گئے گویا بعد دعویٰ کے صرف دس سال آپ زندہ رہے مگر دکن میں مہدی فرقہ کے لوگ کثرت سے آباد ہیں۔ اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۱۵ و مہدی نامہ صفحہ ۱۲۔

(۴۶) سید احمد بریلوی۔ تیرہویں صدی ھ میں یہ بزرگ گذرے ہیں انکو اکثر اصحاب نے مہدی تصور کیا مگر انہوں نے اپنی زبان سے کبھی مہدی ہونیکا دعویٰ نہیں کیا سرحد کے پہاڑوں میں سکھوں سے لڑکر شہید ہو گئے مگر بعض اصحاب کا خیال ہے کہ وہ دوبارہ زندہ ہو جائینگے جو قرآن کی آیت انھم لایرجعون کے قطعی خلاف ہے دیکھو تاریخ احمدی ان کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی مجدد تھے

(۴۷) سجاح۔ قبیلہ بنی تمیم میں سجاح بنت الحرث بن سویدیہ نے نبیہ ہونے کا دعویٰ کیا مگر بعد میں اس نے اس خیال سے توبہ کر لی اور حضرت معاویہ کے زمانہ خلافت میں بطیب خاطر مسلمان ہو گئی تفصیل کے واسطے دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۸۷

(۴۸) سلیمان قرطمی۔ ابو سعید کا بیٹا جسکی کنیت ابو طاہر اور نام سلیمان قرطمی تھا اس نے خانہ کعبہ میں پہنچکر بڑی بھوبل جوت رکھی تھی مگر خدا نے اسکو بالکل مہلت ندی اور جدری کی بیماری میں مرگیا تاریخ الخلفا صفحہ ۲۶۳

(۴۹) سید محمد بن علی ادریسی۔ ۱۳۲۷ھ میں مذہب شافعی کا سید محمد بن علی ادریسی گذرا ہے جو کہتا تھا کہ میں مہدی ہوں سلطان عبدالحمید سے عوام کو باغی بنا دیا آخر سلطان نے فوج کشی کر کے اسکو قتل کرا دیا دیکھو تاریخ مذاہب اسلام

(۵۰) سیدنا محمد۔ فاس علاقہ مغرب اقصیٰ میں ایک شخص نے مہدی موعود ہونے دعویٰ کیا اسکا نام محمد ہے مگر اس کے مرید سیدنا محمد کہتے ہیں۔ اخبار الحاضرہ نے ۱۳۲۲ھ میں اسکا ذکر ایک مرتبہ کیا اس کے بعد کچھ معلوم نہوا حالانکہ بیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے اب ۱۳۴۲ھ ہے اگر وہ دراصل مہدی موعود ہوتا تو بیس سال کے عرصہ میں اس نے کوئی

خاص کام کیا ہوتا اس کا الہام یا کوئی وحی بھی معلوم نہ ہو سکی

(۵۱) **مشہور سوس کا مہدی**۔ سوس لاقصی المغرب میں واقع ہے۔ اس جگہ ایک شخص نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا بربر کے سرداروں نے اس کے قتل کرنے پر ایک شخص کو مامور کیا جس نے سوتے میں اسکو قتل کر دیا جس سے ثابت ہوا کہ واللہ یعصمک من الناس کا وعدہ اس کے ساتھ خدا کا نہ تھا اس لئے یہ مہدی بھی نہ تھا دیکھو فتوحات اسلامیہ

(۵۲) **صوفی مہدی**۔ اہل کوس میں ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جو صوفی تھا مگر چند ہی روز بعد وہ سب تانا بانا اوہن البیوت العنکبوت ثابت ہوا دیکھو حدیث الغاشیہ صفحہ ۱۴۳

(۵۳) **شیخ علی متقی**۔ شیخ علی متقی دنیا میں ایک متقی بزرگ تھے انہوں نے بھی مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا مگر کچھ عرصہ بعد تقویٰ مانع آیا اور اس دعوے سے رجوع کر لیا دیکھو حدیث الغاشیہ صفحہ ۱۴۳۔

(۵۴) **شیخ ادریس رومی**۔ سلطان بایزید کے زمانہ میں ایک بزرگ تھے انہوں نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا سلطان بایزید نے ان سے وعدہ کیا کہ آپ خروج کیجئے میں آپکا ساتھ دونگا مگر فوراً ہی انہوں نے توبہ کر لی ؏

ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا دیکھو ہدیہ مہدیہ صفحہ ۱۹۱

(۵۵) **شیخ محمد خراسانی**۔ شیخ محمد خراسانی نے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا خدا نے بھی کچھ روز تک اس سے چشم پوشی کی کہ وہ ہندوستان تک فتح و ظفر کے نقارے بجاتا ہوا چلا آیا جس وقت وہ سندھ میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ سندھ نے اسکو ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین کا حکم سنا کر قتل کرا دیا دیکھو ہدیہ مہدیہ صفحہ ۱۶۱۔

(۵۶) **شیخ نھیک**۔ دسویں صدی ہجری میں انہوں نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا اور خود ہی اپنی غلطی پر واقف ہو کر توبہ کر لی دیکھو ہدیہ مہدیہ صفحہ ۱۶۱

(۵۷) شیخ سنوسی۔ شیخ محمد سنوسی افریقہ شمالی کے رہنے والے تھے ۱۸۵۹ء
میں آپ کا انتقال ہو گیا انہوں نے کہا تھا کہ میرا بیٹا مہدی موعود ہو گا مگر اس نے آج
تک کسی الہام یا وحی کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ کبھی اپنے آپ کو مہدی کہا۔ انکا تمام
گروہ نیک لوگوں پر مشتمل ہے اور محض پیری مریدی کا سلسلہ ان کے ہاں جاری ہے
مگر اب اس نے ایک رئیس کی سی صورت اختیار کر لی ہے۔ دیکھو رسالہ الہلال
۱۳ مارچ ۱۹۱۳ء ماخوذ از اللواء والمؤید۔

(۵۸) شاعر۔ احمد ابن حسین ساکن کوفہ جسکی کنیت ابو الطیب تھی
بڑا زبردست شاعر تھا اور علم لغت پر بڑا عبور رکھتا تھا اپنے شعروں کی شیخی پر
نبوت کا دعویٰ کر دیا متنبی تخلص کرتا تھا۔ امیر حمص نے اس پر چڑھائی کر کے اس کو قید
کر لیا پھر اس نے توبہ کر لی بعض کہتے ہیں کہ ۳۵۴ھ میں ایک شعر کے کہنے پر قتل کر دیا گیا
دیکھو تاریخ ابن خلکان جلد اول صفحہ ۳۸۔

(۵۹) شلمغانی محمد بن علی شلمغانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا بعض کہتے ہیں
کہ جعفر شلمغانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا ۳۲۲ھ میں خلیفہ راضی باللہ کے وزیر
مقلہ نے اسے گرفتار کر کے اس کی گردن مار دی بقول شخصے کہ ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درمولا سے گندوں کو

(۶۰) صاحبزادہ محمد۔ ٹانک میں ایک شخص نے جسکا نام صاحبزادہ محمد تاجی تھا
امام مہدی ہونیکا دعویٰ کیا ۷۰ برس کی عمر میں فوت ہو گیا جماعت پراگندہ ہو کر
گمنام ہو گئی دیکھو عسل المصفی جلد ۲ صفحہ ۱۲۳۔

(۶۱) طلیحہ بن خویلد اسدی۔ بنی اسد کے قبیلہ میں طلیحہ بن خویلد اسدی خیبر کے
مضافات میں حضرت ابوبکر صدیق کے عہد خلافت میں نکلا اور نبوت کا دعویٰ کیا جسکی
سرکوبی کے لئے ضرار بن الازور کو صدیق اکبر نے مقرر فرمایا۔ آخر بڑی کشت و خون کے بعد
اس نے بھی اپنی خطا پر توبہ کر لی دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۴۸۔

(۶۲) ظہیر الدین اردبیلی۔ یہ شخص یوسف موعود ہونے کا مدعی ہے اور بیلہ

ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے اسکا خیال ہے آجتک جتنے ظہیر الدین نام کے گذرے ہیں وہ سب بڑے پایہ کے لوگ ہوئے پھر کیا وجہ ہے کہ میرا نام ظہیر الدین ہو اور میں معمولی آدمی رہجاوں۔ انٹرنیس پاس ہے اس نے مامور ہونیکا دعوی کیا ہے کشف اور رویا اور الہام کا بھی مدعی ہے۔ مگر روح القدس کی کی امداد ساتھ نہیں اگر ہوتی تو وہ ضرور احمدیوں سے مباہلہ کر کے اتمام حجت کر لیتا جس کے ہم عرصہ سے منتظر ہیں تاکہ ہم بھی معلوم کر سکیں کہ تم دونوں میں کون سچا ہے۔ ان زعمتم اولیاء اللہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صدقین۔ بلکہ برعکس اس کے ۲۹ مارچ ۱۹۲۴ء گوجرانوالہ میں لالہ برکت رام آنریری مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں اس کے ایک مقدمہ کی پیشی ہوئی جسمیں ایک گواہ اللہ ماہی نامی نے گواہی دیکر کہا کہ میں نے ظہیر الدین پر ایک مقدمہ لاہور میں دائر کر رکھا ہے زیر دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند مقدمہ کی بناء یہ ہے کہ ظہیر الدین نے چار سو روپیہ ایک عورت سے نکاح کرا دینے کے وعدہ پر مجھ سے ٹھگ لئے نہ اس سے اب تک نکاح کرایا نہ روپیہ واپس کئے۔ اسی مقدمہ میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی نے گواہی دی کہ ظہیر الدین انجمن اشاعت اسلام کے دفتر میں کلرک کی جگہ میرے ماتحت ملازم ہوا تھا اور اس نے وعدہ کیا تھا کہ آیندہ اس دعوی کا میں اظہار نہیں کرونگا۔ ایک معمولی کلرکی کی خاطر یہ دعوے سے دستبردار ہو گئے دیکھو الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۲۴ء۔

(۶۳) عبد اللہ بن معاویہ۔ فرقہ کیسانیہ کے ایک گروہ نے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو مہدی موعود مشہور کر دیا اس بزرگ نے کبھی اپنی زبان سے دعوی نہیں کیا دیکھو غایت المقصود صفحہ ۳۸۔

(۶۴) عمر بن عبد العزیز۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کو ایک بڑے گروہ نے مہدی موعود مانا ہے مگر انہوں نے خود کبھی دعوی نہیں کیا تاریخ الخلفاء میں مولانا جلال الدین سیوطی نے حسن بصری کا ایک قول نقل کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ عمر بن

عبدالعزیز اگر مہدی نہیں ہیں تو پھر مسیح موعود کے سوا اور کوئی مہدی نہیں پیدا ہوگا دیکھو تاریخ الخلفا صفحہ ۱۵۹

(۶۵) **عبداللہ بن معاویہ بن جعفر** - فرقہ خناجیہ کے نزدیک عبداللہ بن معاویہ بن جعفر ذو الجناحین امام منتظر ہیں اور وہ بارہ سو سال سے اصفہان کے پہاڑوں میں زندہ موجود ہیں عنقریب نکلنے والے ہیں انہیں بھی یہ حدیث معلوم نہیں کہ بوقت ظہور امام مہدی کی عمر چالیس سال کی ہوگی نہ کہ بارہ سو برس کی ہوگی - حالانکہ ملل ونحل میں لکھا ہے کہ ابو نصر مالک بن ہیثم خزاعی جو ابو مسلم کی طرف سے حاکم تھا اس نے ابو مسلم کے حکم سے عبداللہ کو مروا ڈالا تھا -

(۶۶) **عباس** - ۲۹۰ھ میں ایک شخص مسمی عباس گذرا ہے اسنے بھی مہدی موعود ہونیکا دعوی کیا تھا مگر ناکام مرا - دیکھو حدیث الغاشیہ صفحہ ۱۴۳ -

(۶۷) **ابن عبداللہ عقرادی** - ملک اکراد کے جبل عقراد عماریہ میں سے ایک شخص مسمی عبداللہ گذرا ہے اس نے اپنے بیٹے کا لقب مہدی رکھا اور ایک معقول جماعت اپنے ساتھ کرلی مگر حاکم موصل نے اسپر چڑھائی کر کے اسکو گرفتار کر کے قسطنطنیہ بھیجدیا وہاں پہنچکر باپ بیٹوں نے توبہ کرلی اور مہدیت ختم ہوگئی عسل مصفی جلد ۲ صفحہ ۱۱۶ -

(۶۸) **عبدالقادر** - حضرت عبدالقادر جیلانی جو چھٹی صدی ہجری میں مجدد تھے انکو بھی بعض اصحاب نے مہدی کہا ہے - مگر ان کی تصانیف آجتک موجود ہیں انہوں نے کبھی مہدی ہونیکا دعوی نہیں کیا

(۶۹) **عیسی بن مہرویہ** - مکتفی باللہ عباسی کے زمانہ میں شام کے ملک میں عیسی بن مہرویہ نے دعوی مہدی موعود کا کیا مگر ۲۹۱ھ میں بادشاہ نے اسکو قتل کرا دیا تفصیل کے واسطے دیکھو تاریخ الخلفا صفحہ ۲۵۸

(۷۰) **عطا یا مقنع** - حکم بن ہاشم الملقب بہ مقنع بھی نبوت کا مدعی تھا یہ شخص نہایت عقل فیلسوف اور ہر صفت سے واقف تھا خاص کر علم بلاغت و فن شعبدہ بازی و طلسمات و

وسحر میں ید طولیٰ رکھتا تھا اور عجیب وغریب چیزیں ایجاد کرتا تھا یہاں تک کہ اس نے ک
سیام کے عقب میں ایک کنواں طیار کیا اور اس کنوئیں کے اندر ایک چاند بنایا
چاند مغرب کے وقت اس کنوئیں سے برآمد ہوتا تھا اور کوہ کے پیچھے سے طلوع کرتا
تھا جسکی روشنی پندرہ میل تک جاتی تھی طلوع فجر سے پہلے غائب ہو جاتا تھا علا
ابن خلدون نے اس کے متعلق بڑی بڑی عجیب باتیں لکھی ہیں محمد بن منصور خلیفہ
وقت نے جبرئیل بن یحییٰ کو فوج دیکر اس کی سرکوبی کو بھیجا چار ماہ تک مقنع نے
کر کے بالآخر تیزاب میں ڈوب کر جان دی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے ک
آگ میں جلکر مرگیا تفصیل کے واسطے دیکھو صواعق محرقہ و تاریخ ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۱۹
اس شخص کی نسبت ایک مضمون میرے ... ماموں جان کا نظام المشایخ رسول نمبر میں شا
ہوا ہے جو مجھے بہت پسند آیا اور اس میری کتاب سے اسکا تعلق بھی ہے اس لئے اس ک
اسے درج کرتا ہوں وھو ھذا

عاشق ہیں تیرے حور و ملک جن و بشر بھی۔
دیتا ہے خدا حسن تو پڑتی ہے نظر بھی

بچہ کی خوش نصیبی یہی ہے کہ وہ چار آنکھوں میں پلے۔ ماں بھی زندہ ہو باپ بھی موجود ہو دا
دادی نانا نانی بھی اس کے سرپرست ہوں کیونکہ بچہ اپنے ماں باپ کی آنکھوں کا تارا
ضرور ہوتا ہے۔ مگر دادا دادی اور نانا نانی بھی اپنی اولاد کی ہر طرح بہتری چاہتے ہیں او
آو سے انگلوں ناچتے ہیں اور ہاتھوں چھاؤں کرتے ہیں اور اگر خدانخواستہ دشمنوں ہی
کہیں بچہ کے ماں باپ اور دادا دادی نانا نانی اسے ننھا سا چھوڑ کر مرجائیں تو اس بچہ ک
مٹی خراب ہوتی ہے اس کا کوئی سچا خیر خواہ دنیا میں باقی نہیں رہتا ہے وہ بچہ دیکھے کھا
جیتا ہے تو بری طرح جیتا ہے۔ کنبہ رشتہ والوں کو کیا غرض پڑی ہے جو اس بیکسی
آرام سے پالیں پوسیں اسے تمیز سکھائیں اسے پڑھوائیں لکھوائیں اسے چار چاند
اسی لئے دنیا میں ہزاروں یتیم ایسے دیکھنے میں آرہے اور آتے ہیں جنہیں تربیت نصیب نہ
ہمجولی اپنے خاندانی جوہر یا پیشہ یا علم و ہنر سے بے بہرہ ہوتے ہیں عام آدمیوں کی طر

ی زندگی کے دن کاٹ کر قبر میں سو جاتے ہیں اور انکا دنیا میں کوئی نام بھی نہیں لیتا۔
رے پیشوا ہادی برحق حضور پرنور خواجہ دوسرا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
صحابہ وسلم بھی اپنے زمانہ میں اسی قسم کے ایک بیکس بچہ تھے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا
ے تھے جوان کے والد بزرگوار خواجہ عبداللہ صاحب دنیا سے انتقال فرما گئے اور آپ
ماں رانڈ ہو گئیں۔ آپ پیدا ہوئے تو بی بی حلیمہ کے حوالہ کر دیئے گئے تاکہ انہیں دودھ پلائیں
یہ بڑھیں پلیں۔ ماں کا کچھ نصیب نہ ہوا حلیمہ سعدیہ طائف کے نواح میں ایک گاؤں میں
رہتی تھیں۔ اگر اس بچپن میں آپ کے دل بہلنے کا سامان تھا تو صرف یہی کہ اپنے رضاعی
بھائی عبداللہ بن حلیمہ سعدیہ کے ساتھ بکریاں چرانے جنگل میں چلے جائیں اس کو دیہ میں تھا یہ
تعلیم کہاں پائی تھی۔ جب آپ کا دودھ چھٹا یا گیا اور آپ کچھ سیانے ہوئے تو حلیمہ
دائی نے آپ کو حضرت عبدالمطلب اور حضرت آمنہ کے حوالہ کر گئیں۔ اب یہ دن آئے تھے کہ آمنہ
ان اپنے پیارے محمد کو سونے کا نوالہ کھلائیں اچھے اچھے لباس پہنائیں اور اپنی چھاتی پر سلائیں
یہ مراد پوری ہوئی آپ کو چھٹا برس تھا جو جناب آمنہ بھی عالم باقی کو تشریف لے گئیں حضرت
عبدالمطلب آپ کے دادا جان زندہ تھے اور بظاہر امید تھی کہ پوتے کو لائق بنائیں گے مگر مقدر
پورے آٹھ برس کے ہونے پائے تھے جو دادا جان بھی رخصت ہوئے نانا نانی پہلے
مر چکے تھے چلئے صاحب۔ دوستدار اور غمخوار کی ترکی تمام ہو گئی لے دے کے خواجہ
طالب آپ کے چچا ہی آپ کے مربی بن سکتے تھے اور خواجہ ابو طالب نے بھتیجے کو پالا
اس عہد کے اندر مکہ میں کوئی قابل بیان تعلیم کا ذکر تک نہ تھا۔ ہزاروں آدمیوں میں
ے دو چار آدمی لکھنا پڑھنا جانتے تھے البتہ اہل مکہ اپنی مادری زبان میں انشا اور شاعری
با کمال رکھتے تھے کہ وہ ساری دنیا کو گونگا یعنی عجمی کہا کرتے تھے۔ ان کی تحریر میں ہی
ر نہ تھا بلکہ ان کی تقریر بھی بلا کی تھی جب کسی موقع پر بیان کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا
فصاحت و بلاغت کا مینہ برس رہا تھا۔ کلام کی گرمی سے سامعین میں سمندر کی طرح
جوش پیدا ہو جاتا تھا اور تلواریں میان سے اگل پڑتی تھیں اور ایسی لڑائی ٹھن جاتی تھی
جنگی کبھی سو برس تک قائم رہتی اور قبیلہ کے قبیلہ کٹ جاتے تھے اور ان لوگوں کو اپنی

نظم یا نثر سنا کر رُلا دینا یا ہنسا دینا کچھ دشوار نہ تھا مگر معاذ اللہ ان کے اخلاق
اتنے خراب اور ناشائستہ تھے جن کے نام لینے سے بھی شرم آتی ہے۔ شراب خواری
زناکاری۔ قمار بازی۔ دختر کشی۔ دیوری۔ دغا بازی۔ بے رحمی۔ سفاکی اور اسی قسم کی
بدکاریوں میں وہ دن رات مبتلا رہتے تھے۔ آگ کو ستاروں کو پتھروں کو بتوں
کو پوجتے تھے اور انہیں اپنا معبود کہتے تھے۔ جو بچہ سن تمیز کو پہنچتا وہ اپنے بڑوں کو ان
عیبوں میں مبتلا دیکھ کر انکی پیروی کرتا اور وہ بھی انہیں جیسا ہو جاتا اور اس نوجوان کی
تعریف سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ ایک بڑا شاعر ایک بڑا کافر بن جاتا تھا
مگر مکہ کے اس تمدن کا اثر آپ پر کچھ نہیں ہوا آپ تمام دنیا سے نرالی طبیعت لیکر پیدا ہوئے
تھے اس واسطے آپ نے پڑھنے لکھنے کی طرف بھی توجہ نہیں کی۔ اور آپ بالکل امی رہے
آپ اپنے ہم عمروں کے ساتھ کسی میلہ ٹھیلہ یا کسی مشاعرہ میں بھی شریک نہیں ہوئے آپ
کو شعر کا مذاق بالکل نہیں تھا آپ کسی بتخانہ میں بھی جا کر نہ بیٹھے آپ کے چچا خواجہ ابوطالب
نے بی بی خدیجۃ الکبریٰ سے آپ کی شادی کر دی تو آپ گھر سے بھی کم نکلنے لگے۔ مگر آپ
کو اپنی بیوی بچوں کے ساتھ بھی زیادہ دن الفت نہیں رہی آپ انہیں چھوڑ چھاڑ پہاڑ کی
کھوہ کے اندر رہنے لگے جسے غار حرا کہتے ہیں کئی کئی دن پیچھے گھڑی دو گھڑی کے لئے گھر تشریف
لے جاتے تھے اور اہل و عیال کی خبر لیکر پھر غار حرا میں چلے جاتے تھے اور اس چپ چاپ
زندگی میں آپ چالیس برس کے سن کو پہنچ گئے۔ مگر اس الگ تھلگ رہنے پر بھی مکہ کے
تمام ادنیٰ اعلیٰ کہتے تھے کہ محمد بڑے نیک چلن۔ بڑے سچے۔ بڑے امین بڑے پاکباز
ہیں اور وہ کچھ دنوں سے اپنے خدا پر عاشق ہو گئے ہیں اس لئے اس کی یاد اور شوق میں
پہاڑ کی اندھیری کھوہ میں بسر کرتے ہیں۔ آپ کی گوشہ نشینی کا چرچا کچھ دنوں سے شہر میں
زیادہ ہو گیا تھا کوئی کوچہ کوئی بازار کوئی دکان کوئی مکان ایسا نہ تھا جہاں آپ کا
ذکر نہ ہوتا ہو۔ ایک دن ناگہاں آپ مکہ میں تشریف لائے اور آپ نے شہر والوں سے
مخاطب ہو کر فرمایا مجھ پر سب سے پہلے وحی ۹ ربیع الاول کو غار حرا میں نازل ہوئی تھی اور جب
سے اب تک خدا کے پیغام جبرئیل امین کی معرفت میرے پاس برابر آتے رہے اور میں

پنے دوستوں کو وہ پیغام سناتا رہا مگر مجھے یہ حکم نہیں ہوا تھا کہ میں قوم کو مخاطب کروں یا
ہیں لوگوں البتہ آج جبرئیل خدا کا یہ فرمان میرے پاس لائے ہیں فاصدع بما تؤمر یعنی
اے محمد تمہیں جو کچھ حکم دیا گیا ہے وہ تم کھلم کھلا کہو اس لئے میں تم سے بے دھڑک کہتا ہوں
بندگی کی لایق وحدہ لاشریک ہے۔ تم بت پرستی چھوڑ دو یہ کفر ہے اور میں اس کا
رسول برحق ہوں اور تمہاری ہدایت کے لئے مجھ پر خدا کی کتاب نازل ہو رہی ہے۔ جو میری
باتوں پر عمل کرے گا وہ ابدالاباد تک جنت میں رہیگا۔ اور جو میری نبوت اور خدا کی توحید
کا اقرار نہ کرے گا ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔ قوم نے حضرت کے اس کلام کو غور
اور تعجب سے سنا۔ سارا شہر تو اسوقت موجود ہی نہ تھا۔ اس لئے حضرت کی اس گفتگو کو
سنکر جو شخص جس گلی کوچہ اور جس محلہ میں گیا اس نے لوگوں سے کہا تم نے سنا محمد نے
نبوت کا دعوی کیا اور ہمارے معبودوں کو بت اور پتھر اور لعین کافر کہا۔ یہ خبر آگ اور ہوا
کی طرح سارے مکہ میں پھیل گئی اور اس کے اثر سے بعض لوگ چپ کے چپ رہ گئے
بعض حیران ہو گئے بعض لوگوں کو طیش آگیا۔ بعض لوگ برا کہنے لگے کفار مکہ اور خاص کر اکابر
قریش نے مشورہ کیا کہ چلکر محمد سے دو دو باتیں کرنی چاہئیں اور ان سے پوچھنا چاہئے
کہ وہ نبوت کے مدعی کسطرح بنے ہیں دوسرے دن صبح کو کفار نے آکر آپ کو گھیر لیا اور
آپ سے کہا ہم نے سنا ہے تم نبوت کا دعوے کرتے ہو

حضور صلعم۔ بیشک میں نبوت کا دعوی کرتا ہوں۔

کفار۔ بقول شخصے پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل۔ تم ہمارے سامنے پڑھے ہو بلے
تم نے بکریاں چرائیں یا گوشہ نشینی کی پڑھنا لکھنا تمہیں اصلا نہیں آتا پھر تم اتنا بڑا دعوی
کس برتے پر کرتے ہو

حضور صلعم۔ تم جو کچھ کہتے ہو وہ بالکل درست ہے کہتے ہو۔ میں نے کسی انسان
سے تعلیم نہیں پائی مجھے میرے خدا نے پڑھا دیا اور ایسا پڑھایا کہ جس نے مجھے نبوت کے قابل بنا دیا
کفار۔ ہم لوگ لات و منات کی پرستش کرنے والے ہیں مگر مکہ کے یہود و نصاری
سے خالی نہیں ہم نے اہل کتاب کی صحبت اٹھائی ہے۔ ہم نے ان سے سنا ہے کہ جب

دنیا میں کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ خدا کی وحی مجھ پر نازل ہوئی ہے تو اس سے معجزہ طلب کیا جاتا ہے چنانچہ موسیٰ نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو آپ کی قوم نے آپ سے معجزہ طلب کیا اور آپ نے انہیں ید بیضا اور اپنا عصا دکھا کر حیران کر دیا۔ عیسیٰ نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور ان سے قوم نے جب معجزہ طلب کیا تو آپ نے مردے زندہ کر کے دکھائے اور اس وقت کے بڑے بڑے حکیم اور فیلسوفوں نے کہدیا کہ مردہ زندہ کرنا خدا یا اس کے رسول کے سوا کسی بشر کا کام نہیں ہے عیسیٰ بیشک سچا نبی اور برحق رسول ہے آپ اپنی نبوت کیلئے کیا دلیل کیا معجزہ پیش کرتے ہیں۔

حضور صلعم - آپ لوگوں کا کہنا بالکل سچ ہے۔ عیسیٰ اور موسیٰ سچے رسول تھے اور ان کے معجزے بھی بالکل سچے تھے مگر میں بھی موید من اللہ ہوں ایک نہیں سو اور سو نہیں ہزار جتنے تم کہو گے تمہیں معجزے دکھا دوں گا مگر اس لئے کلموا الناس علی عقولہم آپ لوگ شاعر اور انشا پرداز ہیں اور آپ نے اپنی فصاحت اور بلاغت کے گھمنڈ میں خانہ کعبہ کی دیوار کو اپنے اپنے اشعار لکھکر کالا کر دیا ہے اور ایک منشی دوسرے منشی سے اور ایک شاعر دوسرے شاعر سے یہ کہتا ہے کہ بھلا میری عبارت جیسی عبارت یا میرے قصیدے جیسا قصیدہ تو کوئی لکھدے اور اس کا حریف اس سے اچھی عبارت اس اچھا قصیدہ کہکر اس کے جواب میں لکھکر کعبہ کی دیوار پر لکھدیتا ہے اسی طرح میں بکریاں چرانے والا غار حرا میں بڑا رہنے والا۔ میں ان پڑھ نہیں اُمّی آپ سے کہتا ہوں کہ خدا جو وحی مجھپر بھیج رہا ہے یا آئندہ جب تک مجھپر وحی بھیجیگا وہ اس فصاحت اور بلاغت کی بے ساختہ آنگی اور آئی ہے کہ نہ صرف آپ بلکہ تمام قوم اور تمام جہاں کے شاعر اور منشی اور فصیح بلیغ انسان اور جن ملکر اور اتفاق کر کے مشورہ دیں اور یہ چاہیں کہ اس وحی کے تین فقروں کی مثل تین فقرے فصیح و بلیغ بنا دیں تو ہرگز ہرگز نہ بنا سکیں گے۔ کیونکہ وہ وحی اور خدا کی زبان ہے بس یہی میری نبوت کا معجزہ اور یہی میری رسالت کی دلیل ہے اگر آپ اس وحی جیسے تین فقرے بنا لائیں اور پھر یہ کہدیں کہ بیشک یہ عبارت وحی جیسی فصیح اور بلیغ بنگئی تو میں اس دعویٰ کو چھوڑ دوں گا۔

کفار۔ اچھا آپ ہمیں کچھ اپنی وحی سنائیے
حضور۔ سنئیے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر۔ اس ننھی سی سورہ کی مانند آپ لکھ لائیے۔ تصنیف کر لائیے پھر آپکا فیصلہ ہو جائیگا۔ کفار قرآن پاک کو سنکر دنگ ہو گئے اور ان میں کھلبلی پڑ گئی اور وہ ناخوش ہو کر ادھر ادھر سرک گئے۔ نبوت کے دعوے کے بعد آپ بارہ برس مکہ میں رہے۔ اور قرآن پاک بھی بارہ برس تک برابر نازل ہوتا رہا اور آپ ہمیشہ فرماتے رہے کہ اگر یہ خدا کا کلام نہیں ہے تو اس کی مثل تین آیتیں بنا لاؤ اور مجھے جھٹلاؤ۔ مگر بارہ برس گذر گئے نہ تم اس عرصہ میں قرآن جیسی تین آیتیں بنا سکے نہ آیندہ بنا سکو گے۔ پھر اس آگ سے کیوں نہیں ڈرتے ہو جس میں ایندھن آدمی اور پتھروں کا ڈالا جاتا ہے۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچے ان کا منہ کیا تھا جو خدا اور اس کے رسول سے بازی لیجاتے۔ کہنے لگے آپ کاہن ہیں آپ جادوگر ہیں آپ نجومی ہیں آپ کو جنوں ہو گیا ہے۔ اور آپ کو طرح طرح کی ایذا پہنچانے لگے۔ درحقیقت یہ ان کی جہالت تھی۔ اگر ہمارے حضور موید من اللہ اور سچے رسول نہ ہوتے تو کہ کے شاعر آپ کو ضرور نیچا دکھاتے ان حضرات کو فن شعر اور شاعری کا مذاق ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ جب کسی شاعر نے اپنے کلام پر غرہ کیا اس کے ہمعصر شاعروں نے فوراً اسے ایسا جواب دیا کہ وہ چوکڑی بھول گیا۔ مرزا اسد اللہ خان غالب نے جواں بخت کے سہرے میں استاد ذوق پر در پردہ یوں کنایہ کیا۔

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں۔ دیکھیں اس سہرے سے کہدے کوئی بڑھ کر سہرا
شیخ ابراہیم ذوق نے فوراً مرزا کے سہرے سے اچھا لکھدیا اور مقطع کا مقطع میں ہی جواب اسطرح دیا۔

جس کو دعویٰ ہو سخن کا یہ سنا دے اس کو۔ دیکھ اسطرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

میر انیس صاحب نے اگر اپنے مرثیوں میں تعلی کی تو میرزا دبیر صاحب نے اس کا جواب

اپنے مرثیوں میں بخوبی دیدیا اور اگر میرزا دبیر صاحب نے اپنی کسی رباعی یا سلام میں
کوی بن بڑا ئی جتائی تو میر انیس صاحب نے اپنی رباعی سلام میں اسکا توڑ کر دیا۔ میر حسن صاحب
نے مثنوی سحر البیان لکھی تو نسیم لکھنوی نے گلزار نسیم لکھکر اس کا رنگ پھیکا کر دیا۔
مرزا رجب علی بیگ سرور فسانہ عجایب میں میر امن دہلوی پر سنہ آئے تو نواب فخر الدین
صاحب دہلوی نے سروش سخن میں مرزا صاحب کے فسانہ پر اعتراضوں کی بوچھار کر دی
مگر مکہ اور تمام عرب کے شاعروں نے ایک امی کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دئیے
اور سورہ کوثر جیسی ایک سورۃ اس کے مقابلہ اور معاوضہ میں نہ لکھ سکے سورہ
کوثر میں تین فقرے ہیں

انا اعطینٰک الکوثر۔ فصل لربک وانحر۔ ان شانئک ھو الابتر

راجہ گئے دلی — لائے سات کٹوریاں — ایک کٹوری پھوٹ گئی

ان تین ہندی فقروں کو ملاحظہ فرمائیے جو میں نے سورہ کوثر میں تین آیتوں کے مقابلے میں
لکھے ہیں۔ ناظرین ان تین فقروں کو غور اور عبرت سے دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے
گا کہ یہ کتنے معمولی فقرے ہیں۔ جسطرح سورہ کوثر کے مقابلہ میں یہ تین ذلیل فقرے
ہیں۔ اسیطرح بلکہ اس سے بھی ذلیل عبارت آپکو نظر آئیگی جب قرآن کی فصاحت کے
مقابلہ میں کوی عبارت بنائیگا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تمام جہان ایسے تین فقرہ بنانے میں
مجبور رہا اس لئے یقین کرنا پڑتا ہے کہ سورہ کوثر اور تمام قرآن مبارک خدا کا کلام ہے
اور اس کے جیسا کسی مخلوق کا کلام نہیں ہو سکتا ہے۔ اہل علم نے لکھا ہے کہ سورہ
کوثر میں دس کلمہ ہیں اور تمام قرآن میں ستتر ہزار سات سو اور قدرے زاید
کلمہ ہیں اور جب ستتر ہزار سات سو کو سورہ کوثر کے لفظوں کے مواقف یعنی دس پر
تقسیم کرتے ہیں تو سات ہزار سات سو ہوتے ہیں اور اس قاعدہ سے بقدر سورہ
کوثر کے سات ہزار سات سو معجزے صرف فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے
قرآن میں ہو ہے اور پیشین گوئیوں اور مختلف حکمتوں کے جو اس میں معجزے ہیں
ان کا شمار نہیں۔ قرآن مجید کوی ایسا مجہول یا بودا نہیں ہے۔ کہ اگر فصل خریف پر

ہے تو ربیع میں نہیں اور اگر ربیع میں پایا جاتا ہے تو خریف میں نہیں ملتا۔ یا موسم کی گرمی سے جھلس جائے یا موسم کی سردی سے ٹھٹھر جائے بلکہ وہ سدا بہار ہے جیسا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مہکتا تھا اب بھی ویسی ہی مہکار ہے اب بھی ویسی ہی شادابی و سرسبزی ہے جو تیرہ سو برس پہلے تھی۔ فارسی اردو۔ ہندی۔ انگریزی۔ جرمنی۔ فرنچ انشاپرداز اسوقت بھی اپنا کمال دکھا رہے ہیں ان میں سے آج سورۂ کوثر جیسے تین فقرہ اپنی ہی زبان میں اس دعوے کے ساتھ لکھدے اور منصف مبصر اہل فن یہ کہدیں کہ بیشک یہ تیس انتیس یا تین جملہ ایسے لکھے گئے ہیں کہ اب دوسرا شاعر یا منشی نہیں لکھ سکتا ہے تو ہم قرآن سے دست بردار ہو جائیں گے مگر اب لم تفعلو ولن تفعلو نہ زمانہ گزشتہ میں کسی سے یہ حوصلہ ہوا نہ اب ہوا اور نہ جب ہو ہر دور اور ہر عہد میں اسلام کے دشمن اس کوشش اور دھن میں رہے کہ وہ قرآن کے معجزے کو توڑدیں اور مسلمانوں پر ہنسیے ماریں مگر ان اللہ کے بندوں نے ہمیشہ منہ کی کھائی اور قرآن کی ایک آیت کے مقابلہ میں بھی ایک جملہ بھی ان سے نہ لکھا گیا۔ چنانچہ خلیفہ مہدی عباسی کے زمانہ میں ایک گروہ نے قوت پکڑی اس گروہ کا نام زندیق تھا۔ یہ لوگ کہتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک حکیم اور عاقل آدمی تھے انہوں نے اسلام کی بنیاد حکمت اور دانائی پر رکھی اور قرآن میں ایسے بکار آمد مسائل بھر دیئے جو سب کو پسند آگئے اور فصاحت و بلاغت کے پردہ میں ان مسائل نے قبولیت پائی اور انہوں نے ماں بہن کے ساتھ نکاح حرام ٹھہرایا اگر ان سے زیادہ حکیم اور فصیح پیدا ہو جائیگا تو قرآن جیسی کتاب وہ بھی فصیح و بلیغ تصنیف کر کے اس میں ماں بہن کے ساتھ نکاح جائز کر دیگا اور لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اس لئے قرآن اور قرآن کے احکام ایک ڈھکوسلہ سے زیادہ کچھ نہیں ہیں اور اسی باعث سے زندیقوں نے شریعت محمدی کی پیروی چھوڑ دی تھی اور وہ لوگ جب مسلمانوں کو جب احکام میں مشغول دیکھتے تھے تو ان کی ہنسی اڑاتے تھے جو قت مسلمان نم۔

صفیں باندھکر کھڑے ہوتے۔ تو کہتے کہ انسان ہو کر اونٹوں کی طرح قطار باندھکر کھڑے
ہوے ہیں اور جب نمازی رکوع اور سجدہ کرتے تھے تو کہتے کیسے نامہذب لوگ
ہیں سب نے سر نیچا کر لیا ہے اور کوہے آسمان کی طرف اٹھا دیے ہیں۔ زنادقہ
مکہ شریف بھی پہنچے اور انہوں نے ارکان حج کی بھی ہنسی اڑائی۔ جب زائروں کو
کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھتے تو کہتے کہ یہ لوگ خلکر کیوں مار رہے ہیں ان کا سر
نہ پھر جائیگا۔ صفا و مروہ میں مسلمانوں کو دوڑتا دیکھتے تو ہنسکر کہتے ان بیچاروں
کی شاید کوی چیز کھو گئی ہے اوس کی تلاش میں ہ ادہر سے ادہر اور ادہر سے ادہر
بھاگے بھاگے پھرتے ہیں۔ قربانی کرتے دیکھتے تو کہتے ان بے زبان بھیڑ بکریوں
اور اونٹوں نے کیا قصور کیا ہے جو ان کے گلے کاٹ رہے ہیں چند روز میں یہ
گروہ ایسا بیباک ہو گیا کہ اس نے اپنی سگی بہنوں اور سگی ماوں کو بھی نہ چھوڑا
اس جماعت کے سردار عبد اللہ بن مقفع اور مطیع بن عبد القدوس اور عبد اللہ
بن داود اور ابن یقطین تھے اور یہ سب علوم و فنون میں کامل تھے اور زبان
عربی کے لغت اور محاورات پر حاوی تھے خاص کر عبد اللہ بن المقفع تو زباندانی اور
انشا پردازی کے لحاظ سے یکتا گنا جاتا تھا اور انہی کمالات کی وجہ سے خلیفہ منصور
اور مہدی بن منصور کے وقت میں خلافت کی باگ ان کے ہاتھ میں آگئی تھی
کوی وزیر تھا کوی مہردار تھا۔ شاہانہ جاہ و حشم کے ساتھ رہتے تھے اور انہی وزارت
اور حکومت کے سبب سے۔ بغداد کے ضعیف الاعتقاد جو کاہلی کی وجہ سے نماز نہ
پڑھتے تھے یا گرمی کے موسم میں روزہ رکھنے سے گھبراتے تھے یا بخیل مالدار جو
زکوۃ دینے اور حج کرنے کو بیفائدہ سمجھتے تھے ان لوگوں کے ساتھ زندیق بن گئے
عبد اللہ بن مقفع نے جب فارسی سے عربی میں کلیلہ دمنہ کا ترجمہ کیا اور اس کی
مشق عبارت آرائی میں بڑھ گئی تو اس نے ایک دن اپنے سب یاروں کو جمع
کر کے کہا میرا جی چاہتا ہے میں مسلمانوں کے اس فخر کو کہ قرآن جیسی فصیح بلیغ
عبارت کوئی نہیں لکھ سکتا ہے خاک میں ملا دوں اور قرآن سے ایک اچھی کتاب

مکہ کر انہیں نیچا دکھا دوں۔ سب یاروں نے کہا سبحان اللہ اس سے بڑھ کر نام
نام آوری کی کیا بات ہوگی لوگ تجھے بھی محمد رسول کی مانند نبی مانیں گے اور مسلمانوں
کے اس شان و تجمل میں کھنڈت پڑ جائے گی اور جب تک دنیا باقی رہے گی تیرا
نام بھی باقی رہے گا۔

عبداللہ بن المقنع۔ قرآن کا جواب لکھنے کیلئے کچھ ساز و سامان کی ضرورت
ہے۔ میں اکیلا اس کا انتظام نہیں کر سکتا ہوں۔ تم لوگ بھی میری مدد کرو تو البتہ
جو میں کہتا ہوں وہ کر دکھاؤں گا

یار۔ ہم سب حاضر ہیں جو تم کہو گے ہم وہی سامان تمہارے لئے حاضر کر دیں گے۔

عبداللہ بن المقنع۔ اول تو میرے رہنے کیلئے ایک مکان دلکشا تجویز کرو
جو فرش فروش اور شیشہ آلات سے آراستہ ہو اس کے صحن میں باغ ہو نہر
ہو حوض ہوں۔ حوض میں ہزارے فوارے رواں ہوں درخت میوہ دار جھکے
لہرا رہے ہوں پھول کھل رہے ہوں چڑیاں ڈالیوں پر بیٹھی چہچہاتی ہوں میں تنہا
اس مکان میں رہوں جس وقت میں دستک دوں غلامان پریچہرہ حاضر ہوں میں
ان سے اشارہ کروں کہ کھانا حاضر کرو فوراً دسترخوان بچھا کر رنگا رنگ کھانے
اور لذیذ نعمتیں چن دیں میں سیر ہو کر کھانا کھاؤں تاکہ میرے اعضائے رئیسہ
اور خصوصاً میرا دماغ قوی ہو اور میں قرآن کا جواب اچھی طرح سے لکھ سکوں۔ جب
میں کھانا کھا لوں تو غلام دسترخوان بڑھا کر رخصت ہوں اور پھر تخلیہ ہو جائے
اتنے ہزار درہم مجھے دے دیے جائیں تاکہ میں اپنے اہل و عیال کو خرچ کیلئے دے دوں
سال بھر تک۔ وہ میری غیبت میں کسی قسم تکلیف نہ اٹھائیں اور میں ان کی طرف
سے بے فکر رہوں۔ شعرائے عرب کے تمام دیوان جو میسر آئیں اور فلاں کتابیں
میرے کمرے کے طاقوں میں سجا دی جائیں۔ نفیس نفیس کاغذ کے دستے اور
لطیف سیاہی۔ واسطی قلم اور قلمتراش چاقو اور لکھنے پڑھنے کا جملہ سامان
بیش قیمت میرے مکان میں رکھ دیا جائے۔ پھر مجھے امید ہے کہ میں سال بھر کے اندر جیسا

قصر سے باہر نکلوں گا تو میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہوگی جو قرآن سے زیادہ فصیح
اور بلیغ ہوگی اور اس کے مضامین سے اس میں زیادہ عجیب و غریب مضامین ہونگے
جب مسلمان اسے سنیں گے اور پڑھیں گے تو اپنے دقیانوسی قرآن کو چھوڑ
دیں گے اور میرے نئے قرآن پر ایمان لے آئیں گے۔
(محقق - ان احمقوں میں ایک بھی ایسا نہ تھا جو اسکو کہتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی ایسے ہی سامان مہیا کرائے تھے یا انہیں میسر تھے انہیں تو رات دن دشمن
ستا رہے تھے اور اس کے علاوہ ستر سے بہتر تفکرات تھے اچھا خیر اس نادر
سامان کے ساتھ ہی تم بھی کر دو۔)
عبداللہ بن عبید۔ این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ ہم سب ایک
ہفتہ میں سامان فراہم کر دیں گے۔ جس خوبی کا آپ مکان چاہتے ہیں میرے باغ
میں بنا ہوا ہے اور میرا باغ شہر سے باہر دو میل کے فاصلہ پر ہے اسی طرح
صالح بن عبداللہ نے اور سب یاروں نے روپیہ کا اور تمام سامان کا ذمہ
لے لیا مکان آراستہ و پیراستہ ہو گیا اور عبداللہ بن المقفع بخیر و خوبی اس
میں داخل ہوا اور قرآن کا جواب لکھنے لگا۔ ع

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد — کسے را با کسے کارے نباشد

ہر طرح کی بے فکری اور بے غمی تھی۔ سال بھر کے اندر اس نے ہزاروں کاغذ
لکھکر سیاہ کر ڈالے۔ جب برس پورا ہونے پر آیا۔ تو عبداللہ بن المقفع کے
یاروں نے کہا کہ ہمارے یار نے قرآن کا جواب ضرور لکھ لیا ہوگا۔ کیونکہ
میعاد مقررہ خاتمہ پر آگئی ہے اور یقین ہے کہ اس نے نیا قرآن لکھکر صاف
بھی کر لیا ہو ماشاءاللہ وہ بڑا خوشنویس اور زود نویس کاتب ہے۔ مگر وہ بیچارہ
عیش میں غرق ہو گیا ہو۔ اس کے پاس چلو اور اس سے نیا قرآن سنو۔ یہ کہکر [illegible]
باغ میں پہونچے دیکھا کہ عبداللہ گاؤ تکیہ سے لگا ہوا مسند پر بیٹھا ہے اور اس کے
سامنے مسلمانوں کا قرآن کھلا ہوا ہے اور چاروں طرف سینکڑوں مسودے اور

کاپیاں لکھی ہوئی پڑی ہیں ۔ ان دستوں کو دیکھکر عبداللہ بن مقفع نے کہا تم لوگ بھی عجیب احمق ہو، دو دن تو مجھے باغ میں آئے ہوئے گذرے ہیں اور تم قرآن کا جواب لکھنے کیلئے چرم در چرم کھیں تیلی پر سرسوں جمی جا رہی ہے

یارہ - واہ واہ برس دن کے پورے ہونے میں دو تین دن باقی ہیں آپ کے نزدیک صرف دو ہی دن ہوئے ہیں۔

عبداللہ بن المقنع - بھائی میں قسم کھا کر کہتا ہوں قرآن کا جواب لکھنے میں اس قدر غلطاں و پیچاں رہا ہوں کہ مجھکو اس کا ہوش ہی نہیں کہ باغ میں آئے مجھے کتنے دن ہوئے اگر ایک برس ہونے آیا تو مجھے اپنے اوپر افسوس کرنا چاہئے ہ

ہائے ایسا عقیل و فرزانہ اے تیری شان یوں ہو دیوانہ

یارہ - اچھا اب تم اپنی سال بھر کی کارروائی دکھاؤ تم نے کس پارہ اور کس کس سورۃ کا جواب لکھا

عبداللہ بن المقنع - بات یہ ہے کہ پہلے دن جو میں اس مکان جنت نشان میں آکر بیٹھا تو میں نے مسلمانوں کا قرآن کھولا۔ اتفاقاً یہ آیت سرورق نظر آگئی

وقیل یا ارض ابلعی ماءک و یاسماء اقلعی و غیض الماء و قضی الامر واستوت علی الجودی

اس آیت کی فصاحت و بلاغت پر غور کرکے میری عقل جاتی رہی میں نے کہا تاؤ پہلے اس آیت کا جواب لکھوں اس دن سے آج تک میں نے ہزار ہا فقرے اس عبارت کے مقابلہ میں بنا ڈالے مگر یار سچ یہ ہے کہ اس عبارت جیسا نفیس و لطیف جملہ ایک فقرہ بھی نہ لکھا گیا دیکھو یہ کاغذ جو پھٹے پڑے ہیں اور انہیں یہ دفتر کا دفتر دکھائی دے رہے ہیں ان میں میری ہی عبارت ہے ۔ جنہیں میں نے جھلا کر اور شرمندہ ہوکر ردی کر دیا ہے۔

ملیح بن عبدالقدوس - ارے نادان یہ تو قرآن کی چند سادہ آیتیں ہیں جن کا مضمون یہ ہے کہ کہا گیا ہے اے زمین تو اپنے پانی کو نگل لے اور اے آسمان تو تھم جا اور حکم الٰہی پورا ہوا اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہر گئی۔ یہ حضرت نوح

کے طوفان اور اُن کی کشتی کی ٹھہرنے کے متعلق ذکر ہے اور بہت سادگی سے ہے۔ جب تو ان سادہ آیتوں کا جواب سال بھر میں نہ لکھ سکا تو قرآن کی ان آیتوں کا کیا جواب لکھیگا جن میں قسم قسم کے علوم و فنون اور حکمتیں بھری ہوئی ہیں۔ یاروں نے ان کا مسودہ اٹھا کر دیکھا اور ابن مقفع کی عبارتیں پڑھیں اور پڑھ کر بہت ہنسے اور کہا کہ واقعی یہ بہت لغو اور ناموزوں فقرے ہیں انہیں جلا دینا چاہیے ہم سمجھ گئے کہ تجھ سے یہ کام ہرگز نہ ہوگا

عبداللہ بن المقفع۔ بکری تو جی سے گئی اور کھانے والے کو مزہ نہ آیا برس دن میں میں نے تو اپنی جان کھپائی اپنے کھان و مان کو ترک کیا اور تم مجھے الزام دیتے ہو بھائی میں کیا کروں مسلمانوں کا قرآن درحقیقت اس اس اعجاز کے ساتھ اترا ہے کہ اس کا جواب کوئی بشر نہیں لکھ سکتا۔ اب میرا تنہائی میں جی گھبرا گیا ہے اپنے ساتھ مجھے بھی شہر کو لیجلو اور عبداللہ بن المقفع زندیق اپنے دوستوں کے ساتھ تخلیہ سے ناکام باہر آیا۔

قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت کا ایک یہ معجزہ ہے جو ابد تک بدستور قائم رہیگا۔ اس کے علاوہ قرآن پاک بہمہ وجوہ اعجاز سے بھرا ہوا ہے اسے اہل نظر احسن الکلام ابلغ النظام کہتے ہیں تھوڑے سے لفظوں میں دین اور دنیا کے قانون اور آئین بھرے ہوئے ہیں۔ دنیا میں سینکڑوں آسمانی کتابیں کہلاتی ہیں مگر وہ صرف کاغذوں میں رہتی ہیں مگر قرآن پاک دلوں کے کاشانوں میں رہتا ہے دنیا میں اسوقت قرآن کے حافظ لاکھوں موجود ہیں اور ہر سال ہزاروں نئے حافظ تیار ہوتے ہیں کہنے کو نثر ہے مگر دنیا کی نظموں پر بھاری ہے۔ جب یہ پڑھا جاتا ہے تو اس کا ترنم وجد پیدا کرتا ہے دل شاد ہوتے ہیں روح کو ترقی ہوتی ہے اسے نادی برحق پر ہمارا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید خدا کا کلام ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ جبرئیل کی معرفت تجھپر نازل ہوا ہے مگر ہم نے خدا کو کب دیکھا لوح محفوظ ہماری نظر سے کب گذری جبرئیل سے ہماری کہاں ملاقات ہوئی۔

ہم نے تیری زبان سے قرآن سُنا تیرا ہی سخن قرآن ہے۔ تیرا ہی دہن لوح محفوظ ہے سچ یہ ہے کہ ہمارے لئے جو کچھ ہے سو تو ہے پیغمبر تیری آل پر تیرے یاروں پر درود اور سلام۔

فقیر حقیر سید ناصر نذیر فراق از دہلی کوچہ چیلان بارہ دری خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ۔ اسمیں سبق آموز تین باتیں ہیں اول یہ کہ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون کا نظارہ اس مضمون کے ابتداء میں ملتا ہے کہ ایک شخص کی ابتدائی زندگی دیکھو پھر ایک جھوٹے نبی کی زندگی دیکھو اور اس کے آسائش کے سامان مہیا کرنے کے باوجود بھی کامیابی نہ ملی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام قوم مخالفت کرتی ہے مگر چونکہ خدا ان کی نصرت کرتا ہے اس لئے انہیں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ تیسرے محمد صلعم ایک ان پڑھ اور سادہ مزاج ہیں۔ مگر مقنع غضب کا فاضل ہے وغیرہ وغیرہ

(۱۷) عثمان بن نہیک۔ ابو مسلم خراسانی کے لوگوں میں ایک شخص عثمان بن نہیک گذرا ہے۔ جس نے کہا تھا کہ آدم علیہ السلام کی روح مجھ میں آگئی ہے اور بہت کچھ خرافات اس کے متعلق مشہور ہیں معن بن زاید نے اسکو قتل کردیا تفصیل کے واسطے دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۵ صفحہ ۱۰۲

(۲۷) عبد اللہ تیماپوری۔ تیماپور دکن کا رہنے والا ایک شخص عبد اللہ نامی اب بھی موجود ہے جو سود کو جائز قرار دیتا ہے اور اس آیت سے استدلال کرتا ہے لا تاکلوا الربا اضعاف مضاعفہ یعنی دوگنا سود مت کھاؤ دس فیصدی یا بیس فیصدی تک لینے اور دینے میں کوئی حرج نہیں ہے وغیرہ آجکل خاموش ہو گیا اور کسی نے بھی بیچارہ کی طرف توجہ نہیں کی۔ دیکھو کتاب الجلیل قدسی۔

(۳۷) عبد الوہاب دہلوی۔ مولوی عبد الوہاب دہلی میں رہتے ہیں ان کا قول ہے کہ اس زمانہ کا میں امام ہوں اور جو کوئی میری امامت کو تسلیم نہ کرے گا وہ منافق ہے اس کی جاہلیت کی موت ہوگی مگر وحی یا الہام کے مدعی نہیں ہیں احمدیوں نے متعدد مرتبہ ان کو مباہلہ کی دعوت دی مگر وہ اگر صادق ہوتے تو ان زعمہم اولیاء

اللہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صٰدقین پر عمل کر کے اپنی امامت کا ڈنکا بجا دیتے یا وہ فتنۂ ارتداد و عیسائی و آریوں کا مقابلہ کر کے اپنی امامت کا ثبوت پیش کرتے۔

(۷۴) **عبداللہ بن وہب** ۔ عبداللہ بن وہب بن سبا معروف با بن السوداء حجاز کا رہنے والا تھا اور اہل اسلام کے شہروں میں جایا کرتا تھا اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں اپنے عجیب و غریب مسئلے تراشتا اور نبوت کا مدعی ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ۳۴ھ میں اسکو آگ میں جلوا دیا تفصیل کے واسطے دیکھو تعریفات شیخ ابو نصر بلخی اور منہج المتعال مؤلف محمد بن علی آسترابادی۔

(۷۵) **عبداللہ راوندہ** ۔ خلفائے عباسیہ کا ایک نقیب جسکا نام عبداللہ بن حرب بن عبداللہ راوندہ نیشاپور کا رہنے والا تھا۔ اس بیچارہ کے ایمان میں شیطان نے نقب لگائی اور بادشاہ کی نقیبی سے آپکا دل سیر ہو گیا اور احکم الحاکمین کا نقیب بننے کو آپکا دل چاہا جھٹ بغیر سوچ سمجھے نبوت کا دعوی کر دیا ابو مسلم خراسانی نے ۱۴۱ھ میں انکو قتل کر کے من لقطعنا منہ الوتین کا حکم انکے سپرد انکو سنا دیا تفصیل کے واسطے روضۃ الصفا جلد سوم۔

(۷۶) **عبداللہ مہدی** ۔ علی راس ثلثمائۃ تطلع الشمس من مغربھا کی حدیث سے فایدہ اٹھا کر عبداللہ نامی ایک شخص نے مہدی ہونیکا دعوی کیا یہ شخص ۲۳۰ھ میں پیدا ہوا اور بلاد مغرب کا رہنے والا تھا اس شخص نے کبھی وحی یا الہام کا دعوی نہیں کیا نہ اس نے یہ کہا کہ مہدی موعود ہوں بلکہ مہدی بمعنی ہدایت کرنیوالا مراد ہے اور دراصل یہ ایک سبائی گروہ تھا دیکھو تاریخ فرشتہ و تاریخ ابو الفداء وغیرہ۔

(۷۷) **عبداللہ بن احمد فاطمی** ۔ اسماعیلیہ میں سے یہ فرقہ مہدویہ کا یہ عقیدہ ہے کہ عبداللہ بن احمد فاطمی مہدی موعود تھے جنہوں نے دولت عبیدیہ قایم کی تھی مگر صواعق محرقہ میں یہ لکھا ہے کہ انہوں نے کبھی مہدی ہونے کا دعوے نہیں کیا۔

(۷۸) قاسم بن مرہ - اس نام کا ایک شخص افریقیہ میں گذرا ہے اسنے مہدی موعود کا دعوی کر کے خروج کیا مگر کاذب تھا اس لئے مہلت نہ ملی اور جلد ہلاک ہو گیا تفصیل کے واسطے دیکھو حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۱۴-

(۷۹) کربلا کا مہدی - ساتھ سو ہجری میں ایک شخص نے کربلا جیسے مقام سے مہدی بنکر کامیاب ہونا چاہا مگر اسنے یہ خیال نہ کیا کہ اسجگہ تو بیچ آدمی خلندان رسول کے کے قتل کر دیئے گئے تھے آخر اسکا بھی وہی نتیجہ ہوا کہ ناکام مرا تفصیل کے واسطے دیکھو حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۱۴-

(۸۰) باسند کا نبی - ملک صفاہان کے مضافات قریہ باسند میں بعہد خلافت راضی باللہ ۳۲۲؁ھ میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا یہ شخص بعد شعبدہ بازی آخرہ بھی من لقطع الوتین کی نص صریح کی مطابق قتل ہو گیا دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ

(۸۱) نہاوند کا نبی - قبیلہ سوادیہ میں ایک شخص ۴۹۹؁ھ کو قصبہ نہاوند میں گذرا ہے اس نے بھی نبوت کا دعوی کیا مگر بنص صریح کسی کا ذب کو چھوڑ دے تو خدا کا نظام درہم برہم ہو جائے چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ

(۸۲) کسکنا نامی - عبد اللہ بن حرب کندی بھی نبوت کا مدعی ہوا ہے فرقہ حربیہ اس کے تبع تھا اس شخص نے بحالت ناکامی خراسان میں انتقال کر کے یہ بتا دیا کہ - سے کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو - دیکھو دبستان المذاہب

۸۳ فربود - میر محمد حسن ساکن مشہد امیر خاں صوبہ دار کابل کے ہاں داروغہ خوشبو یات تھا - امیر خاں کی وفات کے بعد تمام خوشبو یات چرا کر لے گیا اور لاہور میں ساٹھ ستر ہزار روپیہ میں فروخت کر کے اکٹھے کر لئے اور ایک منشی جو اسکا دوست تھا - اسکو ساتھ ملا کر ایک نئے مذہب ایجاد کرنے کا باہم مشورہ سے مسودہ طیار کیا اور الہام وحی کا بھی دعوی کیا اور مذہب کا نام بگویت رکھا اور اپنا نام فربود اور منشی کا نام دوجی بار رکھا چندروز میں خاصی شہرت

حاصل کرلی یہاں تک کہ فرخ سیر اس کے در پر حاضر ہوا فرخ سیر کے بعد محمد شاہ کے وزیر محمد امین خان کے حالات میں تواریخ میں اسکا تذکرہ موجود ہے کہ وہ تین سال کے بعد نبی صاحب تو فوت ہو گئے اور ان کے بیٹے ان کے جانشین ہوئے عمگی کا منشی جی صاحب یعنی دوجی بار بیٹے انہیں نبی دوجی بار نے کہا کہ بھئی دیکھو مجھ سے مت بگاڑو ورنہ پچھتاؤ گے مگر خدا ان کی حقیقت دنیا پر منکشف کرا دینا چاہتا تھا اس لئے جانشین بیٹے نے اس کی بات نہ مانی دوجی بار نے تمام مریدوں کو جمع کر کے سوال کیا کہ تم میرے اور محمد حسین کے خط کو پہچانتے ہو سب نے کہا ہاں خوب پہچانتے ہیں۔ اب اس نے وہ مسودہ لکھا ہوا دکھا دیا کہ یہ مسودہ محمد حسین کا لکھا ہوا ہے خط پہچان لو اور جس جس جگہ میں نے اصلاح کی ہے میرا خط بھی دیکھ لو کہ ہماری دونوں کی افترا پردازی تھی ورنہ اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں چنانچہ وہ تمام کھیل بگڑ گیا دیکھو کتاب مذاہب الاسلام صفحہ ۳۸ ۶

(۸۴) کرد۔ کردستان میں ۱۶۶۶ء میں سلطان محمد چہارم کے عہد میں ایک مسلمان نے دعویٰ کیا کہ میں مہدی موعود ہوں۔ موصل کے حاکم نے اسے گرفتار کر کے بادشاہ کے ہاں بھیج دیا بادشاہ کے حضور پہنچکر انہوں نے دعوے سے دست برداری اختیار کر لی۔ مگر چونکہ بادشاہ کے سوالات کے جوابات اس نے نہایت معقولیت سے دیئے تھے اس لئے بادشاہ نے ازراہ قدردانی خوش ہو کر اسے اپنی ملازمت میں رکھ لیا اور اس کی خطا معاف کر دی۔ دیکھو مذاہب اسلام صفحہ

۸۵ یہودی مسیح۔ اسی زمانہ میں ایک یہودی نے جسکا نام امام سبا بتائی تھا اس نے مسیح ناصری ہونے کا دعویٰ کیا اور یہودیوں میں چونکہ مسیح کے آنے کی نسبت پیشگوئی موجود ہے اور وہ کمبخت اب تک مسیح کے منتظر تھے اور انتظار کرتے تنگ آگئے تھے انہوں نے اس مسیح کو غنیمت سمجھا اور کثرت سے اس کے پیرو ہو گئے مگر سلطان محمد چہارم کے حکم سے گرفتار کر لیا گیا بادشاہ نے اسے کہا کہ اگر تو تائب ہو کر مسلمان ہو جائے تو تیری خطا معاف کر دوں اس نے اس وعدہ معافی کو

نعمت غیر مترقبہ سمجھا اور مسلمان ہوگیا اور بادشاہ نے اسکو بھی اپنی ملازمت میں رکھ لیا۔

(۸۶) **محمد بن حنفیہ** - فرقہ کیسانیہ کا یہ عقیدہ ہے محمد بن حنفیہ مہدی موعود ہیں۔ مگر ان بزرگ نے خود مہدی ہونیکا دعویٰ نہیں کیا ۶۰ سال کی عمر میں ۸۱ھ میں اُن کا انتقال ہوگیا دیکھو تاریخ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۲۱ مگر شیعہ ہنوز منتظر ہیں کہ وہ کوہ رضوی میں مخفی موجود ہیں اور آخری زمانہ میں خروج کریں گے۔ دو شیر ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔

(۸۷) **محمد بن عبداللہ** - محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن حسن بن علی کو فرقہ مغیریہ مہدی موعود مان رکھا ہے انہوں نے ہرگز کبھی اپنی زبان سے دعویٰ نہیں کیا ان لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ وہ کوہ علمیہ میں بارہ سو سال سے چھپے ہوئے ہیں اور آخری وقت میں خروج کریں گے تفصیل کے واسطے دیکھو غایت المقصود ۴۸ ص

(۸۸) **محمد بن علی نقی** - شیعوں میں ایک فرقہ محمدیہ نامی ہے وہ محمد بن علی نقی کو مہدی موعود تصور کرتے ہیں ان کے نزدیک وہ آخری زمانہ میں خروج کریں گے حالانکہ وہ اپنے والد کے سامنے ہی فوت ہوگئے تھے اور ان کی قبر شہر سامرہ سے ۸ اٹھ میل کے فاصلہ پر موجود ہے دیکھو غایت المقصود حصہ ۲ صفحہ ۴۸

(۸۹) **محمد بن اسماعیل بن جعفر** - محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق کو فرقہ قرامطہ مہدی موعود مانتے ہیں ان کو بھی فوت ہوئے بارہ سو سال گذر گئے مگر اُن کے نزدیک وہ ابھی زندہ ہیں۔ دیکھو غنیۃ الطالبین و تاریخ ابو الفدا ۱۲۱ و صواعق محرقہ۔

(۹۰) **محمد بن علی الباقر** - مہدی آخر زماں ہیں حالانکہ یہ بھی اسی زمانہ میں فوت ہو گئے دیکھو سیف المسلول صفحہ ۲۳۳

(۹۱) **محمد بن الحسن** - شیعوں کا ایک فرقہ محمد بن الحسن المثنیٰ ابن الحسن المجتبیٰ کو مہدی مانتے ہیں حالانکہ ۱۴۵ھ میں منصور نے ان کو پھانسی دلوادی تھی۔

اور ناسخ التواریخ کی پانچویں جلد میں لکھا ہے کہ ان کو بھی یقین تھا کہ میں مہدی موعود ہوں مگر واقعات شاہد ہیں کہ نہ وہ مہدی تھے نہ ان کو مہلت ملی

(۹۲) محمد بن حسن - شیعوں کا ایک فرقہ کہتا ہے کہ محمد بن حسن مہدی تھے جنکو خلیفہ معتصم نے قید کر دیا تھا دیکھو سیف المسلول صفحہ ۲۳۴ -

(۹۳) محمد بن عبد اللہ بن حسین - شیعوں کا ایک فرقہ ان کے متعلق یہی کہتا ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن حسین مہدی آخر زمان ہیں حالانکہ اسی زمانہ میں وہ فوت ہو گئے اور آخر زمانہ ابھی تیرہ سو سال بعد آیا ہے تفصیل کے واسطے دیکھو سیف المسلول صفحہ ۲۳۴ -

(۹۴) محمد بن الحسن العسکری - شیعوں کا ایک فرقہ محمد بن حسن عسکری کو موعود مانتے ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ غار سامرہ میں مخفی ہیں حالانکہ حضرت حسن عسکری کی زندگی میں ہی تمام اولاد فوت ہو چکی تھی اور ان کی جائداد ان کے بھائی کو ملی تھی دیکھو سیف المسلول صفحہ ۲۳۴ -

(۹۵) مرزا حیرت - اخبار کرزن گزٹ کے ایڈیٹر مرزا حیرت نے مجدد اور مسیح اور امام ہونیکا دعوی کیا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا بھی انکار کیا - جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دہلی میں آئے تھے اسوقت مرزا حیرت صاحب مسجد فتحپوری کے دروازہ پر چڑھکر پکارنے لگے کہ زینہ لاؤ میں آسمان سے آیا ہوں اور دجال دہلی میں آیا ہوا ہے اسکو قتل کروں گا - کسی نے ان کے واسطے زینہ نہ لگایا بالآخر جھک مار کر اینٹوں کے اوپر ہو کر اتر آئے جس سے وہ چڑھے تھے - اگر مرزا غلام احمد صاحب دجال تھے تو ان کو بھی وہ نہ قتل کر سکے - اگر قلم کی تلوار سے ان کے طریقہ کو باطل کرنا انکا منشا تھا - تو وہ بھی نہوا - نہ مرزا صاحب سے انہوں نے مباحثہ کیا بلکہ گذشتہ مارچ ۱۹۲۳ء میں مرزائیوں نے مباحثہ کا مرزا حیرت صاحب کو چیلنج دیا انہوں نے منظور کر لیا پھر آخر مرزا صاحب خود ہی فرار ہو گئے - مرزا حیرت صاحب کا تمام کاروبار بالکل تباہ ہو گیا دریبہ کلاں

میں بیٹھے ہوئے مکھیاں مارا کرتے ہیں۔ مرزا حیرت صاحب نے وایسرے
کو اپنے مریدوں کی ایک فہرست بھیجی تھی مگر خدا جانے اب وہ مرید کہاں گئے یا شاید
ان کی شکل مسخ ہو کر اوراق ہو گئی ہیں۔ جن کو وہ دوکان کی الماریوں میں
لئے بیٹھے ہیں غرضکہ جتنی باتیں انہوں نے نکالیں ایک کو بھی فروغ نہیں ہوا۔ بلکہ انکی
حالت اس شعر کے مصداق ہے۔ ع

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ہمارے مرزا حیرت صاحب نے ایک مسلم ٹریڈنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ بنائی
تھی اس کے یہ امین تھے مگر خیانت کی اور سزا ہو کر جیل خانہ گئے۔ مگر سنا ہے کہ
شاید اپیل میں بری ہو گئے کیا ایسا آدمی مجدد یا امام یا مسیح ہو سکتا ہے

(۹۷) موسیٰ ابن طلحہ۔ ایک گروہ موسیٰ بن طلحہ کو مہدی موعود ٹھہراتے
ہیں حالانکہ ان بزرگ نے خود اپنی زبان سے مہدی ہونیکا انکار کیا ہے مگر لوگ
خواہ مخواہ مہدی بناتے ہیں دیکھو حدیث الغاشیہ صفحہ ۱۴۲۔

(۹۸) محمد ازملکی۔ کشمیر زور کے پہاڑوں میں ایک قصبہ ازملک کا رہنے
والا محمد نامی نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا آخر ۱۰۷۲ھ میں احمد
خان کردی نے اسکو قتل کر دیا اور اس کے معتقدوں کو منتشر کر دیا اور اس
کے ایک بھائی کو قید کر کے اپنے ہمراہ لے گیا دیکھو مہدی نامہ صفحہ ۹۔

(۹۹) محمد بن تومرت۔ ممالک مغرب میں جبل السوس کا رہنے والا تھا
امام غزالی کا شاگرد تھا مصر میں جا کر مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ عبداللہ
بن میمون کی امداد سے ملک کا مالک بن گیا قبروں میں انسانوں کو چھپا کر
اپنی تصدیق کراتا تھا چند ہی روز میں خوب زور پکڑ گیا مگر خدا کب تک ڈھیل دیتا جب
خدا نے دیکھا کہ میری مخلوق گمراہی میں کثرت سے گرفتار ہو رہی تو بادشاہ وقت
نے اس پر چڑھائی کی اور بادشاہ وقت نے اسے قتل کر دیا تفصیل کے واسطے
دیکھو تاریخ ابن خلکان صفحہ ۱۴۳

(۱۰۰) **محمد بن عبد اللہ میموں** - یہ بھی سگ زرد برادر شغال محمد بن تومرت کا ساتھی تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ محمد بن تومرت کا دروغ اسقدر فروغ پا گیا تو خود بھی وہی کام شروع کر دیا اور مہدی موعود ہونے دعوی کر دیا۔ مصر و شام اور خراسان میں بڑا زور پکڑا آخر خدا تعالے اپنے وعدہ کو پورا کر کے سلطان صلاح الدین شیر دل کو اس کے سر پر مامور کر دیا اس نے اس سنجر حبشیہ کی حرکات دی تفصیل کے واسطے دیکھو ہدیہ مہدویہ صفحہ ۱۸۹۔

(۱۰۱) **محمد ابو القاسم** - مرآت عالم میں لکھا ہے کہ محمد ابو القاسم نے اپنا لقب مہدی اختیار کر لیا تھا ان کو فرقہ اسماعیلیہ مہدی آخر زمان مانتے ہیں مگر در اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنی زبان سے کبھی دعوی کیا نہ وحی الہام کا کسی سے ذکر کیا۔

(۱۰۲) **محمد مہدی عباسی** - ہارون رشید کے باپ محمد مہدی عباسی کو ایک گروہ مہدی موعود قرار دیتا ہے مگر انہوں نے اپنی زبان سے ہرگز دعوی مہدیت نہیں کیا دیکھو صواعق محرقہ و فتوحات اسلامیہ۔

(۱۰۳) **محمد عبد اللہ بن عمر** - اخبار اودھ ۱۷ اپریل ۱۸۸۴ء میں سینٹ پیٹرز برگ کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ مہدی سوڈانی کی فتوحات کی خبر نے ایک نیا مہدی کھڑا کر دیا ہے جس کا نام محمد بن عبد اللہ بن عمر ہے۔ اس نے بخارا سے ظہور کیا ہے اور عقر اپنا لقب اختیار کیا ہے اس کے بعد اسکا حال کچھ نہ معلوم ہوا حالانکہ چالیس برس کا عرصہ گذر گیا۔

(۱۰۴) **محمد بن عجلان** - اس شخص کی نسبت بھی مشہور کیا گیا تھا کہ یہ مہدی موعود ہے مگر اس نے کوئی دعوی نہیں کیا۔ دیکھو عسل المصفیٰ۔ جلد ۲ صفحہ ۱۱۷

(۱۰۵) **محمد سعید** - نقلہ ملک سوڈان میں ۱۸۸۸ء میں ایک شخص محمد سعید محمد احمد نامی نے دعوی کیا اور بمقام خرطوم پر انگریزی فوج سے لے سے مقابلہ کیا مگر بیچارہ ناکام مر گیا آدمی بہت اچھا تھا الہام اور وحی کا بھی مدعی تھا۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

دیکھو اخبار پانیر ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۸۴ء۔

(۱۰۶) **مرزا محمد علی شیرازی**۔ مورخین اسلام نے اس کے نام میں اختلاف
کیا ہے یعنی محمد علی کے بجائے علی محمد بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ فرقہ باب کی طرف منسوب
ہے جس کا اصلی نام علی محمد ہے اور مہدویت کا دعوی کیا تھا اس کا باپ جس کا نام
محمد رضا ہے شیراز کا تاجر تھا دستور کے موافق باب نے پہلے فارسی پڑھی اور اس کے
بعد عربی کی چند ابتدائی کتابیں دیکھیں تھیں۔ کہ فوراً سخت ریاضتیں شروع کر کے شہرت زہد میں بہت کچھ
حاصل کر لی۔ پھر کربلا میں سید کاظم مجتہد کے حلقۂ درس میں جا کر شریک ہوا۔ اس کے
انتقال کے بعد اس کے بہت سے شاگرد لیکر کوفہ کی مسجد میں جا پہنچا اور بہت سی ریاضتیں
کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کیا ہجری ۱۲۶۰ھ میں اپنے عقیدت کیشوں سے اس امر کا اظہار
کیا کہ جس مہدی صاحب کا انتظار کیا جا رہا تھا وہ میں ہی ہوں اور اس کے اور اس کے
ثبوت میں بعض احادیث جن میں مہدی موعود کے آثار بتلائے گئے تھے پیش کیں اور کہا جو
آثار مہدی میں بتلائے گئے ہیں وہ مجھ میں پورے طور سے موجود ہیں۔ جب اس کے ثبوت میں
معجزہ طلب کیا گیا تو باب نے جواب دیا۔ کہ میری تحریر اور تقریر ہی معجزہ ہے اس سے بڑھکر کیا معجزہ
ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ہی دن میں ہزار شعر مناجات میں تصنیف کرتا ہوں اور پھر اپنے
قلم سے لکھتا ہوں اور چند مناجاتیں پیش کیں۔ جن میں اعراب تک درست نہ تھا۔ جب
اس پر اعتراض ہوا تو آپ نے کیا جواب دیا کہ صاحب علم نحو ایک گناہ کا مرتکب ہونے کی وجہ
سے اب تک غضب الٰہی میں گرفتار تھا۔ اب میں نے خدا کے حضور میں اس کی شفاعت کی
جس سے اس کی خطا معاف ہوئی اور حکم ہو گیا کہ نحوی غلطیوں کا کوئی مضائقہ نہیں اور آئندہ
سے کوئی اگر غلطی کرے۔ تو کچھ حرج نہیں۔ عوام کو مطیع کرنے کیلئے ایک اچھی تدبیر سوجھی
اور حکم دیا۔ کہ چونکہ میرے وجود سے غرض ادیان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے میں

؎ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا بقول شخصیکہ انگور کھٹے ہیں۔ کیا برجستہ جواب ہے

آئندہ سال مکہ معظمہ سے شمشیر بکف خروج کرونگا اور تمام روے زمین پر قبضہ کروں
گا لہذا جب تک تمام ادیان متحد نہ ہو جائیں اور تمام دنیا میری مطیع نہ ہو جاے
تمام تکالیف شرعیہ ملتوی ہیں۔ پس اب اگر میرے مریدوں میں سے کوئی شخص منہیات
شرعی کا مرتکب ہو یا احکامات شرعی ادا نہ کرے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔
اس وجہ سے بہت سے عوام اس کے مطیع ہوگئے اس کے مذہب میں حقیقی بہن سے
بھی مبتلا ہونا زنا میں شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ اور ایک عورت کا نو آدمیوں سے نکاح
کرنا جائز تھا کسی مذہب کا وہ پابند نہ تھا اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا اس کے
متبعین میں علانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہوگیا۔ عورتیں بے پردہ مجلسوں میں شریک
ہوتیں اور شرابیں پلاتیں اور باب نے سمجھدار لوگوں کو آئندہ کی بہبودی کی امید دلائی
اور وعدہ کیا کہ جب ساری دنیا پر اور روے زمین پر میرا قبضہ ہو جاے گا تو تمہارے ہی
حقوق سب سے مقدم سمجھے جائیں گے غرضکہ ایک اچھی جماعت باب کے مطیع ہوگئی۔ باب نے
اپنے مریدوں کو چند احکامات بھی دیئے تھے جو بطور اشعار ادا کئے جاتے تھے اور
وہ یہ تھے (۱) چونکہ تمام دنیا کا میرے زیر نگیں ہونا اس غرض سے کہ تمام دنیا
کا ایک مذہب ہو جاے ضروری ہے۔ لہذا میں آئندہ سال مکہ معظمہ سے شمشیر بکف

ف گویا جبھی سال سے یہ لوگ اوامر و نواہی کے مکلف نہیں اور قیامت تک اسی طرح شتر بے
مہار کی طرح رہیں گے اس لئے کہ نہ دوبارہ باب آئیگا اور نہ وہ مکہ معظمہ سے شمشیر
بکف خروج کرے گا۔ ہم اس کی یہ تاویل کر لیتے ہیں کہ ان کے مریدوں میں کوئی ایسا تلوار
کا دھنی نکلے گا جو ایسا ثابت کرتا تب ہم اسکو بھی باب کی طرف منسوب کر دیتے مگر جبھی سال
اس پیشنگوئی کو گذر چکے اور مذاہب متحد ہونے کی بجاے ایک دوسرے پر
پوری طاقت سے حملہ کر رہے ہیں اور نہ کسی نے ان کے مریدوں میں سے خانہ
کعبہ سے خروج کیا اور نہ کر سکیگا۔ (محقق)
شعر اے لیا آرزو کہ خاک شدہ۔ ہائے وہ وقت میسر نہ آیا اور وہ آئندہ سال
آج تک ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین کی

سارے جہاں پر حملہ آور ہونگا۔ تاکہ دنیا میرے تحت و تصرف میں آجاوے
اور وہ تمام اغراض جو میرے وجود سے مقصود ہیں پورے ہو جائیں اور اس سے
غرض ہے کہ اعداء خدا کی جانیں جسم سے جدا ہونگی اور ریزا سے خون کی ندیاں
جاری ہونگی پس جملہ مریدین باصفا کو حکم دیا جاتا ہے کہ بطور ایک علامت
جنگوں کے اپنے خطوط کو سرخ کر لیا کریں (۳۲)۔ السلام علیکم کی عوض
مرحبا بک اسلام کیلئے مقرر کیا جاتا ہے (۳۳) اذان میں میرا نام بھی
داخل ہو۔ اور اسکا یہ قول بھی تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی الگ
الگ اور جدا جدا تھے۔ میں ان دونوں کا جامع ہوا اور اسی وجہ سے میرا نام
علی محمد ہے۔ اس کے اقوال میں سے ایک یہ بھی تھا کہ جس طرح کوئی آدمی
بغیر باب یعنی دروازے کے گھر کے اندر نہیں جا سکتا ہے اسی طرح بغیر اس کے
کہ مجھے دیکھیں اور مجھ سے اجازت حاصل کریں خدا اور دین خدا تک نہیں پہنچ
سکتے مریدین نے جب اس قول کو سنا تو اس کا لقب ہی باب کر دیا۔
اور باب نے بوشہر میں بیٹھکر بعض مرید بطور منادی کے شیراز بھیجے تاکہ
وہ لوگوں کو باب کے مہدی موعود ہونے کا یقین دلائیں اور جو لوگ اس کے
مہدی موعود ہونے کی تصدیق کریں ان سے بیعت لیں۔ اپنا تصنیف کیا ہوا
کلام بھی جس میں کسی کا نام قرآن کسی کا نام مناجات رکھا گیا تھا۔ ان کو
دیا گیا تاکہ وہ اس کو لوگوں کے روبرو پیش کریں اور وہ بجائے قرآن مجید کے
اور صحیفہ سجادیہ کے کہ امام سجاد کی تصنیف ہے وہ سنائے جائیں بریا
کریں۔ تاریخ نگار آرشاہی اور کرنل محمد علی شیرازی میں لکھا ہے
کہ باب کا خلیفہ ملا حسین بشرویہ ہوا۔ اور قرۃ العین نام ایک
خوبصورت عورت نائب تھی یہ عورت عربیت میں دستگاہ رکھتی تھی۔ کچھ عبارت
لکھکر کہا کہ یہ جواب کلام اللہ ہے اور وہ عورت طریقہ باب کی جانب کر تصوف
میں چھپ رہا تھا شروع کی جوق جوق مخلوق شیعہ وغیرہ میں سے اس عورت

کے حسن و جمال اور کلام کی فریفتہ ہو کر گمراہ ہو گئی۔ بلکہ جلاء العینین میں لکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ بعض یہود و نصاریٰ نے بھی مذہب باب کی اتباع کی تھی¹ اس وقت فارس کا گورنر نظام الدولہ تھا جب اسکو یہ خبر معلوم ہوئی تو باب کی گرفتاری کا حکم دیدیا کسی قدر پولیس بھی خفیہ طور سے بھیجدی۔ پولیس نے باب کو فوراً گرفتار کر لیا اور پابجولاں اس کے وطن اصلی شیراز میں لاکر اس کے اصلی مکان ہی میں محبوس کر دیا۔ اور پھر مجمع عام میں صحیح حالات معلوم کرنے کی غرض سے باب کے حاضر ہونے کا حکم دیا باب حاضر ہوا تو نظام الدولہ نے اس کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور یوں اس کے گرفتار کئے جانے پر افسوس کیا پھر یوں کہا کہ میری رائے کا بدل جانا دفعتاً ایک خواب کی وجہ ہے مگر اب میری آرزو یہ ہے کہ میرا جان و مال آپ پر فدا ہو اور یہ تمام فوج و توپخانہ وغیرہ جو میرے ماتحت ہے آپکی تائید میں کام آئے۔ باب نے نظام الدولہ کی بڑی تعریف کی اور اس سے کہا کہ تم اس بیدایمان لانے کے صلے میں جب ساری دنیا میری مطیع و ماتحت ہو جائے گی ترکی سلطنت کے حاکم مقرر کئے جاؤگے۔ اس کا جواب نظام الدولہ نے یہ دیا۔ کہ افسوس آپنے میری نیت سمجھنے میں غلطی کی مجھے اس دنیائے دوں کی کوئی خواہش و طمع نہیں ہے جس سے میں ترکی سلطنت کا حاکم بنائے جانے سے خوش ہو سکوں۔ میری تو تمام آرزو یہ ہے کہ آپ کے روبرو آپ کی حمایت کرتے کرتے شہید ہو جاؤں اور جاودانی سلطنت کا مالک بنوں۔ غرض اس قسم کی بہت سی باتیں کیں جس سے باب بالکل مطمئن ہو گیا۔ اب اسوقت نظام الدولہ نے کہا بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے علماء پر حجت تمام کر دی جاوے۔ جس سے عوام کا مطیع ہونا آسان ہو گا باب نے اس تقریر

---

¹ جو آج تک پایۂ ثبوت کو بھی نہیں پہنچی ہوئی

رضامندی ظاہر کردی۔ نظام الدولہ نے مجلس مناظرہ قایم کی۔ جس قدر علمار شیعہ شیراز میں موجود تھے جمع ہوئے۔ باب نے بڑے ہی مستقل طور سے علمار کو مخاطب کر کے یوں تقریر شروع کی۔ اے حضرات جب میرا قرآن اس قرآن سے جو بالفعل آپ کے پاس موجود ہے کئی حصہ بہتر ہے۔ اور وہ دین جس کو میں آپ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اس دین سے جس پر آپ عمل کرتے ہیں کئی درجہ اچھا ہے۔ تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں آپ لوگ میری مخالفت کرتے ہیں۔ میں صرف آپ لوگوں کی بہتری کے لئے قبل اس کے کہ بزور شمشیر آپ کو ماننا ضروری ہو۔ اس دین کو آپ کے ماننے کیلئے کہتا ہوں۔ اگر آپ کو اپنی جانوں پر رحم نہیں آتا۔ تو کیوں اپنے ساتھ اپنے کنبے اولاد و مال و متاع سب کی تباہی کے درپے ہو۔ [1] انپر رحم کیجئے۔ خدا کے لئے سوچئے اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالئے۔ باب یہیں تک تقریر کرنے پایا تھا کہ نظام الدولہ نے بات کاٹ کر کہا مرحبا سبحان اللہ خوب آپنے تقریر فرمائی میں اپنے دخل دینے کا معافی خواہ ہوں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی عرض کرونگا کہ قبل اس کے کہ آپ تقریر فرمائیں بہتر ہوگا۔ کہ چند سطریں اپنے قرآن کی لکھ دیجئے۔ تاکہ یہ حضرات اس کو بھی دیکھ لیں اور پورے طور سے اتمام حجت ہو جائے۔ باب نے وہیں بیٹھکر چند سطریں تحریر کیں اور انہیں پیش کیا۔ لوگوں نے جب انکو دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ انمیں اعراب تک درست نہیں۔ اسی وقت [2] نظام الدولہ

---

[1] ملک الموت ان فقروں کو خود باب کے حق میں دہرا رہا تھا۔ جو بعد میں لفظ بلفظ پورے ہو کر محقق

[2] معلوم ہوتا ہے نظام الدولہ گستاخ اور شریر متعصب نہیں تھا کیونکہ اس نے لوگوں کی باتوں کا اعتبار نہ کیا اور حالات صحیحہ کے معلوم کرنے میں اس نے پوری کوشش کی مگر صداقت کا ایک شمہ بھی اس میں نہ ملا تو وہ مجبور ہوا کہ غیرت اسلامی سے کام لے۔

نے کہا کہ جب تو دو سطریں صحیح نہیں لکھ سکتا - تو پھر یہ کیا ہرزہ سرائی کر رہا ہے
کیا ابھی دو سطروں سے تیرا کلام خدا کے کلام سے بھی بڑھ گیا اب میں ایسی
حالت میں بجز اس کے کہ تیرے قتل کا حکم دیدوں اور کیا کر سکتا ہوں - مگر قبل
اس کے کہ ایسا حکم دیا جاوے مناسب ہے کہ تیری خوب تادیب کیجاوے -
حکم کی دیر تھی کہ باب پر مار پڑنے لگی اور ایسی سخت مار پڑی کہ اوسان خطا ہوئے -
باب چلانے لگے پکارنے لگا توبہ کردم توبہ کردم - مگر نظام الدولہ نے اسکا منہ
کالا کروا کے اور تمام شہر میں گشت کروانے کے بعد شیخ ابو تراب کی مسجد
میں لیجا کر توبہ کروالی اور بعد اس کے احتیاطاً باب کو قید بھی کر دیا - اصفہان
کا گورنر معتمد الدولہ صوفیوں - فقیروں وغیرہ کی صحبت کا زیادہ مایل رہا
کرتا تھا - اس نے باب کو درویش کامل سمجھ کر رہائی دلوا کر اپنے پاس بلایا
معتمد الدولہ نے بھی ایک مجلس مناظرہ قایم کی - جب مجلس مناظرہ مرتب
ہوئی اور اس میں اہل شیعہ کی طرف سے مرزا سید محمد اور آغا محمد مہدی اور میرزا
محمد حسن مباحثہ کیلئے طیار ہوئے - مجلس جمع ہوئی - چونکہ پہلے تجربہ ہو چکا
تھا - لہذا باب نے یہاں پہلے تقریر کرنا نامناسب خیال کیا اور اجازت دی
کہ فریق مخالف تقریر کرے تو سب سے پہلے آغا محمد مہدی نے سب سے پہلے
باب سے سوال کیا -

آغا مہدی - جتنے لوگ یہاں موجود ہیں اس وقت یا تو مجتہد ہیں جو
خود مسایل کو احادیث سے استخراج و استنباط کرتے ہیں یا وہ لوگ ہیں جنمیں
اتنی لیاقت نہیں ہے جس سے وہ احکام و مسائل کا استخراج کر سکیں - یہ لوگ
کسی مجتہد کی تقلید کرتے ہیں - آپ ان دونوں میں سے کس میں شامل ہیں

باب - نہ میں کسی کی تقلید نہیں کرتا اور نہ قیاس سے کام لیتا ہوں -
جیسے مجتہد کرتے ہیں - بلکہ ایسا کرنا میرے نزدیک حرام و ناجائز ہے

آغا مہدی - آپ کہتے ہیں کہ میں کسی کی تقلید نہیں کرتا

جس سے معلوم ہوا کہ آپ مجتہد ہیں لیکن مجتہد ہونے سے آپ کو انکار ہے
تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ جن مسایل پر آپ کا عمل ہے اور جنکا آپ حکم دیتے
ہیں وہ قیاسی نہیں بلکہ یقینی ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارے نزدیک باب علم مسدود
ہے اور خدا کی حجت غایب ہے۔ لہذا جب تک امام آخر زمان کا ظہور نہ ہو جا ے
اور ان سے ملاقات نہ کرلے اور خود انکی زبان سے مسایل فقہ کو نہ سن لے
کوی شخص اس امر کا دعوی نہیں کرسکتا۔ کہ اس کے مستخرجہ مسایل یقینی ہیں
پس آپ کو اس کے یقینی ہونے کا ثبوت دینا ضروری ہے۔
باب۔ تو بیچارہ جو ابھی متعلم ہے۔ مجھ سے شخص کے ساتھ جس کا مقام نفسی ہے
کس طور سے مباحثہ کرسکتا ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن میں تیری عقل مجھ
بھی کارگر نہیں ہوسکتی پس بجاے اس کے کہ فضول بکواس کرے جا اپنی جگہ
پر خاموش بیٹھا رہ۔
مرزا محمد حسن۔ شاید آپ کو بھی اس امر سے انکار نہ ہوگا کہ جو شخص اس مقام
پر پہنچ جاتا ہے تمام چیزیں اس کے روبرو ہوجاتی ہیں اور کوی چیز اس سے پوشیدہ
نہیں رہتی۔ جو بات اس سے دریافت کیجئے اسکا جواب ملتا ہے۔
باب (نہایت جرأت کے ساتھ) بیشک اچھی راے ٹھیک ہے جو آپ
جانتے ہوں پوچھیے اس کا جواب دونگا۔
محمد حسن۔ حضرت جواد علیہ السلام کی نسبت یہ منقول ہے کہ ایک ہی قدم
میں مدینے سے طوس پہنچ گئے تھے عقلاً یہ محال ہے اور ناممکن معلوم ہوتا ہے
آپ کے نزدیک یہ واقعہ کس طور پر ہوا اور یہ بیان کیجئے کہ حضرت علی کی نسبت جو
یہ کہا گیا ہے۔ کہ وہ ایک ہی رات ایک ہی وقت میں چالیس آدمیوں کے مہمان
ہوے تھے صحیح ہے تو اس کو دلایل عقلی سے ثابت کرو ایسے ہی چند امور کی نسبت
جو عقلاً محال ہیں سوال ہوا۔ اور کہا گیا کہ ان کو عقلی طور سے ثابت کیجیے
باب۔ یہ باتیں نہایت دقیق ہیں آپ اگر سننا چاہیں تو میں انکو مفصلاً لکھ دیتا ہوں

(کہانا معقول عذر لگ رہا ہے) جو لکھنے کی دقت اٹھائیگا اسے بولنے میں کیا تکلیف ہی - (محقق) محمد حسن آپ کی مرضی لکھ دیجئے -

دینے میں کہانا طیار ہوا - اور سب لوگ کہانا کہانے لگے - اس عرصے میں باب نے چند سطریں لکھیں اور جبوقت کہا کہا کر لوگ جانے لگے تو اس وقت مرزا محمد حسن کو باب نے اپنی تحریر دیدی - مرزا محمد حسن نے دیکھکر کہا کہ یہ تو ایک خطبہ ہے - جس میں کسی قدر حمد ہے اور نعت اور باقی مناجات ہے - لیکن تم نے جن امور کی نسبت سوال کیا تھا اُن میں سے ایک کا جواب بھی نہیں - بہت سے لوگ تو پہلے جا چکے تھے - اور جو رہگئے تھے وہ بھی چلنے پھرنے نظر آئے اور مباحثہ یوں ہی ناتمام رہگیا - اس مباحثہ سے باب کی وقعت جو معتمد الدولہ کے دل میں تھی ذرا بھی کم نہوئی - بلکہ اور زیادہ ہو گئی مشکل یہ آن پڑی کہ باب کی علانیہ تائید کرنے میں مجتہدین کو جنھیں ایران میں بہت بڑی قوت حاصل ہے - بدگمانی پیدا ہوتی جس سے خود معتمد الدولہ کو اپنی جان بچانی مشکل ہو جاتی آخر کار مناسب سمجھا گیا کہ باب مخفی رکہا جاے - اور لوگوں نے اس امر کا اظہار کر دیا کہ وہ خارج البلد کر دیا گیا - چند مہینے اس طور سے باب اصفہان میں رہا اور اپنے مریدوں کو اطراف و جوانب میں دعوت کیلئے بھیجتا رہا - اور یوں پوشیدہ ہی پوشیدہ ملک میں باب کا اثر پھیل رہا تھا اتفاق سے چند روز کے بعد معتمد الدولہ مرگیا اور اس سے باب کا ایک بڑا حامی - دنیا سے جاتا رہا - معتمدولہ کے مرنے کے بعد سب لوگوں کو معلوم ہوگیا - کہ باب خارج البلد نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہاں موجود ہے - تو اسوقت لوگوں نے دربار ایران میں عرضی بھیجی کہ باب یہاں موجود ہے - اب اس کی نسبت جو حکم ہو - اس کی تعمیل کی جائے امیر حاجی مرزا آقاسی نے جو اسوقت وزیر اعظم تھا - یہ حکم بھیجدیا کہ اصفہان سے لیجاکر آذربائجان کے قلعہ چہریق میں محبوس کر دیا جاے - ادہر تو باب قلعہ چہریق کی ہوا کہا رہے تھے - ادہر اس کے مریدوں نے فساد مچایا اور

متواتر کامیابیاں حاصل کیں۔ اور ایک بہت بڑا گروہ اس کے مریدوں کا پیدا ہو گیا۔ جسکی وجہ سے آخر ۱۲۶۳ھ میں یعنی باب کے ادعاے مہدیت سے تین سال بعد محمد شاہ والی ایران نے اپنے ولیعہد ناصر الدین کو جو اس وقت آذربائیجان کے گورنر تھے۔ اس امر کا حکم بھیجا کہ باب کو قلعہ چہریق سے بلوایا جاوے اور اس سے بحث مباحثہ ہو۔ حاجی مرزا آقاسی نے بھی ایک چٹھی لکھی جس میں شاہ ایران کے حکم کی تعمیل کرنے پر بڑا زور دیا گیا تھا۔ جب ان کو فرمان پہنچا اور اس کے ساتھ وزیر اعظم کی چٹھی بھی تو انہوں نے فوراً باب کے تبریز میں حاضر ہونے کا حکم دیا جب باب تبریز میں آیا۔ تو اس سے اتنی رعایت کیگئی کہ بجائے جیل خانہ کے کاظم خان داروغہ فرش کے مکان میں اتارا گیا۔ دوسرے روز ملا محمود جو تبریز کا مجتہد اعظم تھا اور خطاب نظام العلما تھا۔ اور ملا محمد محقانی اور نیز بہت سے مجتہد جمع ہوے اور باب بھی بلایا گیا۔ اور مباحثہ شروع ہوا۔ یہ باب کا آخیر مناظرہ تھا۔

نظام العلما (باب سے مخاطب ہو کر) قرآن شریف اور صحیفہ سجادیہ کے نام سے جو کتابیں آپ کی طرف سے شایع کیگئی ہیں۔ کیا وہ فی الواقع آپ کی لکھی ہوئی ہیں۔

باب یہ کلمات خاص خدا کے ہیں

نظام العلما۔ اس مجلس میں یوں معمے کے طور پر گفتگو کرنی ذرا بھی مفید نہیں جو کچھ کہنے صاف صاف کہئیے۔

باب۔ (نظام العلما کی گفتگو سے غصے میں آکر) ہاں ہاں یہ میری لکھی ہوئی کتابیں ہیں

نظام العلما۔ آپ نے اپنا نام اس میں تجربے کے طور پر لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ آپ کی زبان سے نکلتا ہے وہ خدا کا قول ہوتا ہے

باب۔ رحمک اللہ۔ بیشک آپ کی راے درست ہے

نظام العلما۔ آپ کے مریدوں نے جو آپ کو باب کا لقب دیا ہے۔ کیا اسپر آپ نے اپنی رضامندی ظاہر کی ہے

باب۔ مجھے میرے مریدوں نے یہ لقب نہیں دیا بلکہ خاص خدا نے یہ لقب مجھکو عطا فرمایا ہے۔ کیونکہ میں آج کے دن باب علم ہوں

نظام العلماء۔ حضرت امیر جو باب علم تھے انہوں نے اجازت دیدی تھی کہ جس کسی کو کوئی بات کسی علم میں پوچھنی ہو وہ مجھ سے پوچھے میں دریغ نہ کروں گا۔ چونکہ آپ بھی باب علم ہونے کے مدعی ہیں۔ لہذا میں اپنے شکوک و شبہات آپ پر پیش کرتا ہوں تاکہ آپ اس کو حل کریں۔ سب سے پہلے علم طب کے متعلق سوال کرتا ہوں۔

باب۔ میں نے طب نہیں پڑھی۔[1]

نظام العلماء۔ اچھا خیر علم دین سہی۔ لیکن چونکہ علم دین بغیر قرآن و حدیث سمجھے سمجھ نہیں آتا۔ اور قرآن و حدیث کا سمجھنا۔ صرف و نحو۔ منطق وغیرہ پر موقوف ہے۔ لہذا میں سب سے پہلے صرف کے متعلق سوال کرتا ہوں۔

باب۔ میں نے علم صرف بچپن میں سیکھا تھا جو اس وقت میرے پاس حاضر نہیں ہے

نظام العلماء۔ خیر ذرا اس آیت کی تفسیر کر دیجئے۔ "ہو الذی یریکم البرق خوفا و طمعا" نیز اس کی ترکیب نحوی بیان کیجئے۔ دوسرے سورہ کوثر کا شان نزول بیان ہو اور یہ بھی کہئے۔ کہ اس سورت سے پیغمبر کو کیا تسلی ہوئی۔ جس کا اس سورت میں ذکر ہے۔

باب۔ (متفکر ہو کر) ذرا مہلت دیجئے (کس برتے پر تتا پانی)

نظام العلماء۔ یہ تو قرآن کے متعلق ہوا۔ اب حدیث کو لیجئے اس حدیث کے معنی بیان ہوں جو مامون اور حضرت امام ثامن رضا علیہ السلام کے درمیان گذری تھی۔ قال مامون با الدلیل علی خلافۃ جدک علی ابن ابی طالب قال آیۃ الفسنا قال لولا نسائنا قال لو الد ابنا ئنا فسکت مامون۔

---

[1] لطیفہ۔ واقعات سے یہ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام علوم کے فاضل تھے طب نبوی بازاروں میں عام ملتی ہے۔ دامن برنے پر محمد صلی اللہ علیہ سلم سے بڑھنے ہونیکا دعویٰ؟

باب۔ یہ حدیث نہیں ہے۔

نظام العلماء۔ ولو فرضنا اگر حدیث نہیں۔ تو آخر ایک عرب کا مقولہ تو ہے اس کا مطلب فارسی میں بیان کیجئے۔

باب۔ نے اس کے لئے بھی مہلت مانگی (کیا خوب باب ہیں)؟

نظام العلماء۔ اب فقہ کو لیجئے علامہ حلی کے اس قول کا کیا مطلب ہے۔
او اد غسل الرجل علی الخنثیٰ و الخنثیٰ علی الانثیٰ وجب الغسل علی الخنثیٰ دون الذکر والانثیٰ

نظام العلماء۔ اب بلاغت کے متعلق صرف اس قدر کہدیجئے کہ فصاحت و بلاغت کی کیا تعریفیں ہیں۔ اور ان میں نسب اربعہ میں سے باہمی کیا نسبت ہے منطق کے متعلق بھی کہدینا کہ شکل اول کیوں بدیہی الانتاج ہے۔ آپ کی فضیلت کے لئے کافی ہے۔

باب نے۔ ایک کا جواب نہ دیا اور سب کے واسطے مہلت مانگی

نظام العلماء۔ اب ایک بات باقی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو شخص باب علم ہونے کا مدعی ہو اس کے پاس ضرور ہے۔ کہ کوئی کرامت بھی ہو کیا آپ کے پاس بھی کوئی کرامت ہے؟

باب۔ (ڈرتے۔ بیرانہ انداز سے)۔ کہئے کون کرامت آپ دیکھنا چاہتے ہیں

نظام العلماء۔ اعلیٰ حضرت محمد شاہ کے پیر میں درد ہے اسکو دور کر دیجئے

باب۔ یہ تو نہیں ہو سکتا (پھر ہو کیا سکتا ہے؟)

ناصر الدین ولی عہد۔ نظام العلماء بڑھا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے وہ ہر وقت ہمارے پاس حاضر نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کے بڑھاپے کو زائل کر دیجئے

نظام العلماء۔ (ولی عہد سے) یہ شخص جملہ علوم سے عاری ہے کسی چیز سے اس کو اصطلاحی مس نہیں۔ (امر واقعہ ہے اس میں کیا شک ہے)

باب۔ غصے میں آکر۔ میں وہ ہوں جس کا ہزار سال سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ (تب ہی آپ نیروال کے بد دم ہیں؟)

نظام العلماء۔ آیا آپ صاحب الامر ہیں

باب۔ بیشک

نظام العلماء۔ صاحب الامر شخصی یا نوعی

باب۔ صاحب الامر شخصی

نظام العلماء۔ تیرا اور تیرے باپ کا کیا نام ہے اور تیرا مولد کون شہر ہے اور تیری عمر کیا ہے

باب۔ میرا نام علی محمد ہے اور میرے باپ کا نام مرزا رضا ہے اور میری جائے پیدائش شیراز ہے اور میری عمر ۳۵ سال کی ہے

نظام العلماء۔ صاحب الامر کا نام محمد اور ان کے والد کا نام حسن اور ان کی جائے پیدائش سر من رائے اور ان کی عمر ہزار سال ہے تو صاحب الامر نہیں ہو سکتا۔

باب۔ میں اپنی ایک کرامت تم سے کہتا ہوں کیا تم لوگ میری بابت کا یقین کروگے۔

سب لوگ۔ کہئیے کہئیے

باب۔ میری کرامت یہ ہے کہ میں ایک ہی دن میں ایک ہزار بیت لکھتا ہوں

سب لوگ۔ اگر یہ بات سچ بھی ہو تو بھی یہ تیری کرامت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ زود نویس کاتب اس سے بھی زیادہ لکھتا ہے۔

ملا محمد ممقانی۔ تو نے اپنے قرآن میں لکھا ہے۔ اَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ نُورُ محمد و علی۔ اس سے تیرا کیا یہ مطلب ہے۔ کہ میں ان دونوں سے بہتر ہوں

باب۔ سوچنے لگا اور کچھ جواب نہ دیا۔

ایک مجتہد۔ خدا نے آیۂ خمس میں قرآن میں فرمایا ہے فان اللہ خمسہ۔ تم نے اپنے قرآن میں بجائے خمس کے ثلث لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیت بالا منسوخ ہوگئی اگر یہی بات ہے تو اس کی منسوخی کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔

باب - ثلث اس وجہ سے کہ وہ خمس کا نصف ہے۔ (سب لوگ ہنسنے لگے)
ملا محمد قمنقانی - فرض کیا کہ ثلث کا خمس نصف ہے۔ لیکن اس سے سوال کا جواب نہیں نکلتا۔ وجہ بتلائیے کہ کیوں ثلث دینا چاہیے۔ جبکہ خدا نے خمس فرمایا۔
وہی خاموشی - جواب ندارد)
باب - (تھوڑی دیر کے بعد) میری دوسری کرامت یہ ہے کہ میں فی البدیہ خطبہ پڑھتا ہوں - اور پڑھنے لگا۔ الحمد للہ الذی رفع السموات والارض دت .... منخ اور ض کو کسرہ) (سب لوگ ہنسنے لگے)
شاہزادہ ناصر الدین نے فرمایا - کہ باین حالت دعوے صاحب الامری چونکہ تو دیوانہ سا معلوم ہوتا ہے لہذا میں تیرے قتل کا حکم نہیں دے سکتا صرف تنبیہ و تادیب کا حکم دیتا ہوں تاکہ لوگوں کو ثابت ہوجائے کہ تو صاحب الامر نہیں ہے۔ حکم کی دیر تھی کہ مار پڑنے لگی۔ جیسے نظام الدولہ کے پاس یہ شخص مار پڑنے کے وقت توبہ کر دم پکارنے لگا تھا۔ ایسا ہی یہاں بھی توبہ کر دم کے نعرے مارنے لگا۔ غرض اس دفعہ کچھ مفید نہیں ہوا۔ جب اچھی طرح مار پڑ چکی۔ تو پھر قلعہ چہریق میں قید کر دیا۔ قرۃ العین۔ حاجی محمد علی بارفروشی۔ ملا حسین بن شیرویہ۔ معروف بہ سید علی اعظم۔ سید یحییٰ بن سید جعفر دارابی الملقب بہ کشاف وغیرہ اس کے بڑے داعی تھے جنہوں نے سلطنت ایران میں بلچل ڈالدی۔ کیونکہ یہ لوگ علاوہ تعلیم یافتہ ہونے کے امور حرب سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ اس وجہ سے اعیان و ارکان سلطنت کی یہ رائے قرار پائی کہ باب کو قتل کر دینا چاہیئے۔ جب تک یہ زندہ ہے اسی دن فتنہ و فساد پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور علماء نے بھی اس کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیدیا۔ اس لئے باب پھر قید خانے سے تبریز میں لایا گیا۔ ایک شب حشمت الدولہ نے اس سے کہا کہ تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ مجھ پر وحی اترتی ہے اور میرا قرآن اس قرآن سے فصیح ہے۔ اگر اس دعوے میں تم سچے ہو تو اس

چراغدان بلوری کے حق میں دعا کرو۔ تاکہ کوئی آیت نازل ہو جاوے۔
باب نے فوراً آیت نور کا کچھ ٹکڑا کچھ آیت ملک سے ملا کر مہمل کیا۔ اور پڑھ دیا۔
حشمت الدولہ نے وہ کلمات لکھا لئے۔ پھر باب سے کہا۔ یہ آیت وحی آسمانی
ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ حشمتہ الدولہ نے کہا وحی کبھی دل سے فراموش نہیں
ہوتی۔ اگر واقع میں یہ وحی ہے تو دوبارہ پڑھو۔ جب باب نے دوبارہ پڑھا تو
دوسرے طور پر تھا آخر کار اس کے قتل کے حکم صادر ہوا۔ مگر مجمع عوام سے
پوشیدہ اس واسطے قتل کرانا مناسب نہ سمجھا گیا کہ عوام دہوکہ میں پڑجائیں
گے۔ اور یہ سمجھیں گے۔ کہ اس نے غیبت اختیار کرلی ہے پس تبریز میں پیر کے
دن ۲۷ شعبان ۱۲۶۵ھ کو ملا محمد علی زنجانی کے ساتھ حمزہ مرزا کے حکم ی
نشان سے باندھا گیا۔ اور ان فوجی آدمیوں کو جو عیسوی مذہب تھے حکم دیا
کہ بارہ ماردیں۔ یہ لوگ اس کے مریدوں کے قصوں اور فسادوں سے خوب
واقف تھے گولیاں باہوائی چلانے لگے۔ مگر ملا محمد علی کے زخم کاری آیا۔ اور
اس نے مرتے وقت باب سے کہا کہ آپ اب مجھ سے راضی ہوئے اور
جان دیدی۔ باب سپاہیوں سے پکار کر کہنے لگا۔ کہ تم میری کرامت دیکھتے
ہو۔ کہ گولیوں کی اتنی بوچھاڑ ہے پھر بھی میرے کوئی گولی نہیں لگتی اور خطا جاتی
ہے۔ بلکہ ایک گولی باب کی رسی میں لگی تو کٹ گئی اور کھل کر بھاگا اور
سپاہی کی کوٹھری میں چھپا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اے لوگو یہ میری کتنی بڑی کرامت
ہے کہ ایک گولی نہیں لگی۔ بلکہ میں رہا ہو گیا۔ پھر تو یہ حال ہوا کہ کوئی اس کی طرف
گولی نہیں چلاتا تھا۔ بلکہ صدہا عورت و مرد اس کے گرد اس مکان میں جمع
ہو کر چلاتے اور غل مچاتے رہے۔ مگر حکام کی تاکید سے سپاہیوں نے پھر اسے پکڑ لیا
اور کئی گھونسے مارے۔ اور گولی[ف] ماردی۔ اور اس کی لاش گلی کوچوں میں

ف گو باب ۱۲۶۰ھ میں دعویٰ کیا اور ۱۲۶۵ھ میں مارا گیا صرف پانچ سال مہلت ملی یعنی ۳۰ سال کی عمر میں دعویٰ کیا اور ۳۵ سال کی عمر میں مرگیا۔ ع پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے ۔۔ حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

میں پھر واگزے شہر کے باہر ڈلوادی - باب کے قتل کے بعد شیخ علی نامی
ایک بابی نے امیر سلیمان کو اپنا ہم مذہب بنا کر اس بات پر آمادہ کیا کہ ناصر الدین
والی ایران کو قتل کر دینا چاہیئے - اس نے دس بارہ آدمی اپنے ہم مشرب
ساتھ لیکر ہنگام سواری میں شاہ پر حملہ کیا - اگرچہ زخم کاری لگا - مگر جان
سے بچ گئے - تحقیقات کے بعد سلیمان اور شیخ علی اور دو ہمراہی مروا دیئے گئے
اور جس قدر بابی ہاتھ لگے وہ ایران سے نکلوا دیئے گئے اور قرۃ العین بھی
ماری گئی مرزا حسن خلیفہ باب الدحسن کا لقب باب نے صبح ازل مقرر کیا تھا
اور مرزا حسین جسکا خطاب بہاء الحق ہے بھاگ کر بغداد چلے گئے اور یہاں بابیوں
کی جماعت دن بدن بڑھنے لگی - ۱۸۶۲ء میں فارس کی گورنمنٹ نے ترکی
گورنمنٹ سے استدعا کی کہ بابیوں کے سرگروہ لیڈروں کو بغداد سے کسی
دوسری جگہ منتقل کر دیجئے کیونکہ بغداد فارس کے نزدیک ہونے کی وجہ سے اہل
فارس کے لئے بابیوں کی طرف سے تکلیف کا باعث ہے - ترکی گورنمنٹ نے
صبح ازل اور بہاء الحق کو بغداد سے قسطنطنیہ میں تبدیلی کر دیا یہاں انہوں نے
بہت سے آدمی اپنے طریقے میں ملائے - سفیر ایران نے سلطان عبد العزیز سے
سارا ماجرا بیان کیا سلطان نے انکو قسطنطنیہ سے ایڈریانوپل بھجوا دیا
ایڈریانوپل میں ایک عجیب معرکہ ہوا صبح ازل نے جو باب کے بعد اپنے آپ کو اس
کا جانشین ظاہر کرتا تھا اعلان کر دیا - کہ جس باب کے آنے کی مرزا علی محمد
نے پیشگوئی کی تھی وہ میں ہی ہوں - اس طرح بابیوں میں دو گروہ ہو گئے
بعض نے صبح ازل کو اپنا لیڈر تسلیم کیا اور بعض نے بہاء الحق کو بہاء الحق کے
معتقدین کی تعداد ۹۶ فیصدی تھی اور صبح ازل کے معتقدین کی تعداد مشکل سے
۳ یا ۴ فیصدی تھی - اس وقت بہاء الحق کے معتقدین اپنے آپ کو بہائی اور
صبح ازل کے معتقدین اپنے آپ کو ازلی کہنے لگے - دونوں فریقوں میں سخت
نزاع پیدا ہوئی - یہاں تک کہ ترکی گورنمنٹ دخل دینے کے لئے مجبور ہو گئی اور

اس نے ان دونوں لیڈروں کو علیحدہ کر دیا۔ صبح ازل کو تو جزیرہ قبرس
میں اور بہاء الحق کو شہر عکہ میں بھیجدیا۔ چونکہ بابی لوگوں کی ایک کثیر تعداد
بہاء الحق کی معتقد تھی۔ اس لئے بابیوں کو بہائی یا بہاء الحق کا معتقد بھی کہا جاتا ہے
اسی بنا پر سید علامہ خیر الدین نعمانی آلوسی زادہ مفتی حنفیہ بغداد نے کتاب
جلاء العینین فی محاکمۃ الاحمدین میں بیان کیا ہے وکذا الفرقۃ المعروفۃ بالبابیۃ
وھم اتباع محمد حسین واخیہ الذین ادعیا انھما الباب۔ ہ
یعنی فرقہ بابیہ محمد حسین اور اس بھائی کا متبع ہے جنہوں نے دعوی کیا ہے کہ
ہم باب ہیں۔ بعض تحریروں میں صبح ازل کا نام مرزا یحیی اور اس کے بھائی کا
خطاب بہاء اللہ پایا گیا ہے۔

فرقہ بابیہ کے بعض عقاید

بہشت دوزخ کے بارے میں بابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بہشت اور دوزخ
انسان کے محض اندرونی حالات کا نام ہے اور وہ کسی خاص جگہ سے تعلق
نہیں رکھتے۔ ایک انسان جیتے جی بہشت میں رہسکتا ہے۔ اگرچہ وہ خاک
کا باشندہ ہو۔ بشرطیکہ وہ ان باتوں پر یقین کرتا ہے۔ جو کہ باب نے ظاہر
کیں ہیں۔ اور وہ سرور الہی کو اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ تو وہ بہشت
میں رہتا ہے خواہ وہ گھبارہ ہی کیوں نہو۔ لیکن اگر وہ غلط اعتقادات میں
پھنسا ہوا ہے اور دنیا کے پیچھے بھاگ کر دکھی ہوتا ہے تو وہ دوزخ میں رہتا
ہے۔ خواہ وہ بادشاہ ہی کیوں نہو۔ الغرض بابیوں کے نزدیک بہشت اور
اور دوزخ انسانی اندرونی حالات سے تعلق رکھتی ہیں۔ جگہ سے تعلق نہیں
رکھتی ہیں۔ حشر و نشر کے بارے میں بابیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ قیامت ہر ایک
انسان کی زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر وہ گناہ آلود زندگی بسر کرتا ہے۔ تو مردہ
ہے۔ لیکن جوں ہی انکو خدا کے برگزیدہ انسانوں کے تعلق میں آنے کا موقع

ملتا ہے اور وہ نئی زندگی پاتا ہے اس سے مستفر ہوتا ہے گناہ کی زندگی کو چھوڑ کر نیکی کی زندگی حاصل کر کے نئی زندگی پانا ہی حشر و نشر ہے اسکے سوا قیامت کچھ بھی نہیں ہے اور یوم الحساب کے بارے میں انکا اعتقاد ہے کہ ہر ایک انسان کے اپنے اعمال ہی اسکے فرشتے ہیں جو کہ اسکو نیکی اور بدی کی طرف لیجاتے ہیں خدا کہیں غائب نہیں ہے بلکہ جب ہی ہم خدا کو اپنے اندر دیکھتے ہیں تب ہی ہمارے لئے خدا کی ملاقات کا دن ہوتا ہے یہ روز قیامت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہماری زندگی سے تعلق رکھتا ہے اور یہ انسان کی روحانی حالت کا نام ہے دیگر مذاہب کے اوتاروں کے بارے میں بابیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ سب کے سب کم و بیش خدا کی قدرت کو دنیا پر ظاہر کرتے ہوئے آتے تھے اور وہ مذہب خدا کی ایک ہی ہستی کا نشان بتاتے تھے بابی لوگ روح کی ہدایت کے قائل نہیں۔ وہ مرنے کے بعد روح کی زندگی کے قائل ہیں مگر وہ اس بات کے قائل نہیں کہ موت کے بعد روح اسی مردہ جسم کے ساتھ زندہ ہوگی۔ نماز انکی علیحدہ ہے اور صرف تین وقت کی نماز فرض ہے گویا دو نماز کم کر دی گئیں ہیں انکی نماز ہم نے مکمل درج کر دی ہے جو آگے آپ کو ملیگی۔

نواب صدیق حسن خان مرحوم خطیرۃ القدس میں لکھتے ہیں کہ سنہ ۱۲۹۳ھ میں بہاء الحق کا ایک مرید ہندوستان کو آیا اور علاء الدین احمد خان رئیس لوہارو کو اپنا معتقد کر لیا اور طریقہ بابیہ کے بیان میں ایک رسالہ لکھکر ذکر الاسرار فی معارج الاسفار لمن یریدان تیعارج الے العذر المقدور الجبار نام رکھا اور اپنا نام اس رسالے میں جمال الدین ہردی الاصل قسطنطینی المسکن ظاہر کیا اور رسالہ بہائیہ کے سلسلہ اس رسالہ کو ملقب کیا کیونکہ وہ بہاء الحق کا مرید تھا مضامین اس رسالے کے وحدت الوجود وغیرہ کے قبیل سے ہیں ایک شخص کو ہمنے بھی دیکھا ہے رامپور میں آیا تھا اور یہاں کئی آزاد منش جنٹلمین اور ایک دو پرانی فیشن کے آدمی بھی معتقد ہوگئے تھے امیرانہ ٹھاٹ کے ساتھ رہتا تھا۔ بعضوں کا خیال یہ تھا کہ یہ شخص انگریزوں کا مخبر ہے تاریخ گلزار شاہی اور کشکول محمد علی شیرازی میں فرقہ بابیہ کا حال مجمل اور ناسخ التواریخ میں مفصل مرقوم ہے یکم مئی ۱۸۹۶ء کو ناصر الدین شاہ قاچار والی ایران محمد رضا بابی کے ہاتھ سے مارے گئے اور انکی فرزند صلبی شاہ مظفر الدین تخت نشین ایران ہوئے ایک انگریز محقق نے اسکے متعلق

اسطرح لکھا ہے کہ مرزا محمد علی شیراز میں ۹ اکتوبر ۱۸۲۰ء کو پیدا ہوا اسکا باپ ایک غریب
آدمی تھا مگر اسکو قریب قریب وہ عزت حاصل تھی جو ایران میں سید آل رسول کو ہو سکتی ہے
بچپن میں یہ حسب معمول سکول میں تعلیم کے لئے بٹھایا گیا اور آخر استاد کی بدسلوکی سے مدرسہ
سے علیحدہ ہوا اسکے بعد اپنے باپ مرزا رضا کے ساتھ کاروبار تجارت میں شریک رہا مگر تھوڑے
عرصہ کے بعد اسکا باپ مر گیا اور وہ اپنے ماموں سید علی نامی کے زیر سایہ رہنے لگا مگر آخر
شیراز کو چھوڑ کر بوشہر میں مسکن گزین ہوا جہاں کاروبار تجارت کرتا رہا اسوقت تک اسکی
زندگی میں کوئی مابہ الامتیاز خصوصیت نہیں پائی جاتی تھی ۲۲ سال کی عمر میں شادی کی اور ایک
لڑکا پیدا ہوا جسکا نام اس نے احمد رکھا تھا مگر وہ بچپن میں فوت ہو گیا تھا اسکے عروج کا بھاری
سبب صرف یہ امر ہوا تھا کہ کربلا میں ایک شخص حاجی سید کاظم کے ہاں جو شیخ احمد احسائی کے
مریدوں میں سے تھے۔ اور وہاں کے امام اور مجتہد اور مرجع خلائق تھے مرزا محمد علی موصوف بھی
جا نکلا اور چند ماہ تک بزرگ مذکور کی صحبت میں رہتا رہا اور اس ذریعہ سے وہاں کے لوگوں کو
خوب تعارف پیدا کر لیا اور حاجی سید کاظم کی بھی اسپر خصوصیت کے ساتھ نظر عاطفت ہو گئی تھی
پھر وہاں سے شیراز میں گیا کچھ عرصہ کے بعد سید کاظم کا انتقال ہو گیا اور وہ کسی کو اپنا جانشین
نامزد نہ کر گیا وہاں اس نے اپنے بعض روتے ہوئے مریدوں کو نزع کے وقت اتنا کہدیا تھا کہ
کیا تم نہیں چاہتے کہ میں جاؤں اور الحق آئے اسی لئے اسکے مریدوں میں مدت تک چرچا رہا
کہ حق کہاں ہے کیونکر پتہ چلیگا دعا و نماز میں مصروف ہوتے ان مریدوں میں ایک شخص ملا حسین
خراسانی بھی تھے جسکو سید کاظم سے خاص الفت تھی اور اسکو لوگ اپنے پیشوا کے قائم مقام تصور
کرتے تھے اتفاقاً یہ ملا حسین شیراز میں وارد ہوئے اور ساتھ ہی خیال آیا کہ یہاں ایک ہمارا مرید بھائی
مرزا محمد علی رہتا ہے اسکو ملیں بعد دریافت پتہ و نشان ملا موصوف اسکے مکان پر پہنچے اور
دروازہ کو کھٹکھٹایا اندر سے خود مرزا محمد علی نے دروازہ کھولا اور اندر لیجا کر سید کاظم کی نسبت حالات
دریافت کئے ملا حسین نے ان کی وفات کی خبر دی اور اسکے مریدوں میں حسب وعدہ امام و مقتدائے الحق کی
انتظار میں سرگرداں ہونیکا ذکر کیا مرزا محمد علی نے یہ موقع پا کر جھٹ پٹ کہدیا کہ وہ الحق جسکی طرف
سید کاظم نے اشارہ کیا ہے وہ میں ہی ہوں جسکے سنتے سے ملا حسین کو ابتداءً رنج پیدا ہوا۔ مگر

مگر چونکہ مرزا موصوف کی گفتگو سحر سے کم نہ تھی آخر ملا حسین مان گیا ملا حسین کا اسکو الحق تسلیم کرنا ہی تھا کہ سید کاظم کے تمام مریدوں میں شور پیدا ہو گیا اور جوق در جوق مرزا محمد علی باب کے ہاں جمع ہونے لگے مرزا محمد علی باب نے ۱۸۴۴ء میں برملا دعویٰ کیا کہ مہدی تک پہنچانیکے لیے میں باب یعنی دروازہ ہوں مرزا محمد علی باب نے سورہ یوسف کی تفسیر اور ایک کتاب موسوم بزیارت نامہ لکھی جسکو بابی لوگ بڑے شوق سے پڑھتے ہیں جب یہ گروہ بہت بڑھنے لگا تو حکام ایران کو فکر پیدا ہوا اور یہ کوشش ہونے لگی کہ اس گروہ کا استیصال کیا جائے محمد علی اس خوف سے کہ مبادا حکام کے ہاتھوں گرفتار ہو جاؤں ایک مرید کو ہمراہ لیے ہوئے خفیہ شیراز سے بھاگ کر مکہ میں پہنچا۔ اور آخر ۲ برس کے بعد وہ معہ دیگر نامی مریدوں کے گرفتار ہو کر طہران میں بھیجا گیا اسکا انتقال ۱۸۵۰ء میں ہوا اس کے مریدوں کے عجیب عجیب خطاب تھے ایک کا نام صبح ازل دوسرے کا نام بہاء اللہ ایک عورت تھی جسکا لقب قرۃ العین تھا یہ سب بڑے بڑے سپیکر و لیکچرار تھے۔ انکا اثر ملک میں بہت بڑا تھا دیکھو مضمون ایڈورڈ جی براؤن مندرجہ کتاب ریلجس سسٹم آف دی ورلڈ صفحہ ۳۳۴ مسٹر براؤن ابھی زندہ ہیں ان کے پاس کتاب اقدس اور البیان بھی موجود ہے

تعلیم باب { (۱) قیامت سے نسخ اسلام اور میرے دعویٰ کا وقت مراد ہے
(۲) حشر سے باب کے دعویٰ کی اشاعت مراد ہے

(۳) لقاء اللہ سے مراد باب کی ملاقات ہے (۴) برزخ سے مراد خود باب ہے جو انبیاء کے درمیان برزخ ہے (۵) میری کتاب قرآن سے افضل ہے (۶) میری کتاب کے علاوہ کتب کی تعلیم و تعلم حرام ہے (۷) نکاح بلا رضاء والدین اور بعدم موجودگی شاہدین ہونا چاہیے بعد میں گواہ دستخط کریں۔ (۸) مقامات مقدسہ تباہ کیے جائیں قبور انبیاء اکھاڑی جائیں
(۹) خانہ کعبہ کو گرایا جائے (لعن اللہ ہادمہا) اور اسکی بجائے شیراز میں جو اسکا مولد ہے انیس ۱۹ مکان بنائے جائیں جنمیں سے ۱۸ مساجد ہوں ان کی زمین جبراً لی جائے (۱۰) حج شیراز میں کیا جاوے عورتوں کو معاف۔ منکرات کے وقت جائز ہے (۱۱) کوئی وصیت بغیر دستخط باب یا خلفاء باب کے قائم نہیں رہ سکتی (۱۲) آئندہ کے واسطے ۱۹ مہینے ہوں گے اور ہر مہینے کے ۱۹ دن اور آخری مہینے سے پہلے ۵ دن ایام ہاء کہلائینگے آخری مہینہ ۲۰ رمضان کو ختم ہوتا ہے بجبہ ونددیدہ کو عید قرار دیا گیا ہے بعوض رمضان سے پہلے ہر (۱۳) روزہ طلوع فجر کی جائے طلوع شمس سے شروع ہوگا (۱۴) ظلم کے مال کا

حقدار باب ہے اور عدلاً حاصل شدہ کا خمس باب کو ملیگا (۵) مردوں کے ئے ایکل چاہیئے جو ہر وقت پہنے رہے اور عورتوں کے ئے دایرہ ہو جسکے اندر اللہ اہی لکھا ہو ہو (۶) پانچ چیزیں پاک کرتی ہیں - ہوا - پانی - آگ - مٹی - البیان کا پڑھنا (۷) بچہ کی ولادت کے وقت نماز پڑھنی چاہیئے جس میں پانچ تکبیریں ہوں - (۸) جنازہ میں ۶ تکبیریں ہوں (۹) مذہب کے مطابق قبر شیشہ کی چاہیئے ورنہ صیقل شدہ پتھر کی (۱۰) مردہ کی انگلی میں یاقوت کی انگوٹھی چاہیئے (اس گاڑی دینے والے پر ۹ متقال سونا ڈنڈ ہے مگر اس سے مانگنا جائز نہیں خود ہی دے تو دیدے (۱۱) ۵ ہ ۵ متقال سونے پر زکواۃ ہے (۱۲) مرد سلام کہنے والا "اللہ اکبر" کہے اور جواب میں "اللہ اعظم" کہے عورت سلام کہنے کے ئے "اللہ ابہیٰ" اور جواب میں "اللہ اجمل" کہے (۱۳) مہر ۱۹ متقال سے ۹۵ متقال سونے تک شہر والوں کے ئے ایک قیراط زائد ہو جاتا ہے - نکاح فسخ (۱۴) طلاق مرد کے ہاتھ میں ہے ۱۹ مہینے پہلے اجتناب کرے طلاق کے بعد ۱۹ دن تک رجوع کرے (۱۵) طلاق ۱۹ دفعہ ہو سکتی ہے -

(۱۶) ریشم - سونا - چاندی جائز - بلکہ یاقوت والی انگوٹھی چاندی کی ضرور پہنے

(۱۷) ۵ سال سے زائد عمر کے طالب علموں کو پانچ سوٹے مارنے جائز ہیں اگر استادہ سے زائد مار بیٹھے تو ۱۹ دن تک بیوی حرام ورنہ ۱۹ متقال سونا باب کو دے طالب علم کو کرسی پر بٹھادے

(۱۸) عیدین دو ہیں عید رضوانؔ عید پیدائش باب

(۱۹) سال میں سے ایک ساری رات جاگنا چاہیئے -

۱۰۷ - محمد البہام ۱۹۱۳ء مولانے محمد البہا نامی نے جنوب مراکش وصحرائی مقامات میں دعوی مہدیت کیا اور بہت جلد خطرناک صورت اختیار کرلی بلا آخر ہسپانیہ و فرانس کی افواج نے ملکر اسکا قلع قمع کر دیا دیکھو ۲ ستمبر کا اخبار زمیندار لاہور

۱۰۸ - مسیلمہ کذاب قبیلہ بنی حنیفہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوا اور نبوت کا دعوی کیا مگر حضرت صدیق اکبر کے زمانہ میں حضرت خالد ابن ولید کے ہاتھ سے جہنم رسید ہوا تفصیل کے واسطے دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۵۰

۱۰۸ - مختار مختار بن ابو عبید اللہ بن مسعود ثقفی قاتلان حضرت امام حسین کو سزا دینے

کیلیے ایک گروہ کو اپنے ساتھ شامل کرلیا جب خاطر خواہ جماعتیں اسکے ساتھ ہوگئیں تو خود نبوت کے مدعی ہوگئے مصعب نے مہلب بن ابی صفرہ کو جو عبداللہ بن زبیر کیطرف سے فارس کے گورنر تھے انکو لشکر دیکر اسکو قتل کرادیا تفصیل کیواسطے دیکھو عقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۳۱۹ مطبوعہ مصر

(۱۱۰) روسی مسیح ملک روس میں ایک فرنگی صاحب نے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا تھا مگر خود ہی انکو ہدایت ہوگئی اور توبہ کرلی دیکھو مخبر دکن اخبار

(۱۱۱) معمر فرقہ معمریہ کا یہ عقیدہ تھا کہ ابو الخطاب کے بعد معمر کو نبوت ملی اور معمر خاتم الانبیاء تھا۔ آخر آپ کو بھی کوفہ میں پھانسی نصیب ہوئی دیکھو طحطاوی کے حاشیہ در مختار میں اسکی تفصیل

(۱۱۲) محمد بن نصیر فرقہ نصیریہ کا بانی محمد بن نصیر نمیری بھی نبوت کا مدعی تھا۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد نامراد مر گیا مہلت نہ پاکر اپنے کذب پر مہر کر گیا تفصیل کے واسطے دیکھو منتہی المقال

(۱۱۳) منصور حلاج حسن بن منصور حلاج بھی اسی زمرہ میں شمار کیا گیا ہے یہ بڑا ساحر تھا مردے زندہ کرنے کا مدعی تھا اور کہتا کہ تمام انبیاء کا معجزہ میں دکھا سکتا ہوں۔ ۳۰۹ھ میں قتل کر ڈالا گیا دیکھو ابن خلکان

(۱۱۴) محمد بن قاسم فرقہ جارودیہ کے نزدیک محمد بن قاسم بن علی بن امام حسین بن علی مہدی موعود ہیں انہوں نے خود دعویٰ کیا اور خروج بھی کیا اور معتصم نے انکو گرفتار کرکے جیل میں بند کردیا اور اسی جگہ ان کا انتقال ہوگیا دیکھو اصطلاحات فنون صفحہ ۱۹۵

(۱۱۵) محمود مسجوانی قصبہ مسجوانی جو گیلان کے علاقہ میں ہے کا رہنے والا تھا سنہ ۔ ھ میں اس نے خروج کیا اور کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب اب منسوخ ہوگیا اب میرا مذہب جاری ہوگا کہتا تھا کہ علی بن میجب ایک مقام محمود امیری ہی نشان بیندارد ہلوہر اور میرا مذہب محمودی قیامت تک جاری رہیگا اسکا قول تھا کہ ؎

رسید نوبت رندان عاقبت محمود ✻ گذشت آنکہ عرب طعنہ بر عجم میزد

شاہ عباس بن شاہ خدابندہ صفوی نے انکو قتل کرکے خود ان کو ہی منسوخ کردیا

۱۱۶ محمد بن عبد اللہ مصری سنہ ۱۹۱۷ء میں اطراف مصر میں محمد بن عبد اللہ مہدی موعود ہونیکا دعویٰ کیا آخر اس مقام کے حکام نے اسکو گرفتار کر لیا اور اس نے توبہ کر لی دیکھو ہدیہ مہدویہ صفحہ ۱۸۹

۱۱۷ مہدی مغربی ملا علی قاری اپنے اس رسالہ میں جو مہدی کے باب میں سنہ ۹۶۵ھ میں تالیف کیا ہے لکھتے ہیں ایک شریف سید نے بلاد مغرب میں مہدی کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اس نے خاطر خواہ ترقی کر لی تھی مگر اسکے بعد اسکا حال معلوم نہ ہوسکا کہ کیا ہوا۔

۱۱۸ محمد احمد سوڈانی سوڈان ملک افریقہ میں محمد احمد نامی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا بعض یہ کہتے ہیں کہ اس نے مہدی ہونیکا دعویٰ کیا نہیں تھا بلکہ وہ کہتا تھا کہ میں صرف اس لئے مامور ہوا ہوں کہ مصر سے انگریزوں کو نکالدوں خاصی شہرت دولت اور فوج اور ملک بھی حاصل کر لیا مگر اس نے بھی مہلت نہ پائی کیونکہ سنہ ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۸۵ء میں بعارضہ چیچک فوت ہوگیا۔ جسکے ساتھ ہی تمام کاروبار بھی درہم برہم ہوگیا۔ اگر فقد بث نیکم عمر بن قبلہ کا نمونہ دیکھنا چاہو تو اس شخص کے حالات پڑھو کہ اپنی پہلی زندگی کو چھپانیکی خاطر کسطرح یہ شخص ملک در ملک پھرتا رہا ہے تفصیل کے واسطے دیکھو کتاب مذاہب اسلام صفحہ ۸۰۰

۱۱۹ محمد الامین ضلع کردفان کے حصہ جنوبی کوہستان ٹگالا میں محمد الامین نامی نے مہدی موعود ہونیکا دعویٰ کیا چالیس سال کی اسکی عمر تھی۔ ڈپٹی گورنر جنرل کرنیل ماہن جو سوڈان میں متعین تھا اس نے ان کو گرفتار کرکے پھانسی دیدی

۱۲۰ محمد فاس مغرب اقصیٰ کے علاقہ میں قصبہ فاس میں ایک شخص محمد نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اخبار الحاضرہ سنہ ۱۹۰۳ء میں اسکے متعلق اطلاع دیتا ہے کہ یہ شخص دبلا پتلا قد متوسط رنگ گورا ڈاڑھی چھوٹی ایک آنکھ میں قدرے سفیدی جب لکھنے پڑھنے بیٹھتا ہے تو ایک آنکھ قطعی بند کر لیتا ہے آج ۱۲ سال کا عرصہ گذرا کہ اسکے متعلق کچھ حال معلوم نہوا۔ اور اگر ہوتا بھی تو کیا ہوتا۔ مہدی موعود کے حلیہ سے بالکل برعکس اسکا حلیہ ہے

۱۲۱ عبید اللہ مہدی افریقہ میں سنہ ۲۹۶ھ کے دوران میں عبید اللہ نامی نے مہدی ہونے کا دعویٰ

گیا۔ مگر نامراد فوت ہوا۔ دیکھو کامل ابن اثیر

(۱۲۲) **ظریف ابو صبیح** دوسری صدی میں ظریف ابو صبیح نے نبوت کا دعوی کیا

(۱۲۳) **صالح بن ظریف** سنہ ۱۲۷ھ میں مہدی ہونیکا دعوی کیا مگر کچھ حال معلوم نہ ہو کہ نتیجہ کیا نکلا اسکا کوئی پیرو دنیا بھر میں موجود نہیں

(۱۲۴) **الیاس مہدی** صالح بن ظریف کے بعد اسکے بیٹے الیاس نے مہدی ہونیکا دعوی کیا اسکا حال بھی معلوم نہو سکا۔ مگر تاریخ انکی ترقی کے حال سے بالکل ساکت ہے

(۱۲۵) **یونس مہدی** سنا ہے کہ اسکے بیٹے یونس نے سنہ ۲۳۲ھ میں مہدی ہونیکا دعوی کیا

(۱۲۶) **ابو غفر محمد صالح** سنہ ۲۶۳ھ میں ابو غفر محمد صالح نے مہدی ہونیکا دعوی کیا

(۱۲۷) **عبد اللہ مہدی** سنہ ۲۹۷ھ میں عبد اللہ نامی نے مہدی ہونے کا دعوی کیا

(۱۲۸) **ابو منصور علی** سنہ ۳۶۵ھ میں ابو منصور علی نے اپنے باپ ابو النصار کے فوت ہونے پر مہدی ہونے کا دعوی کیا

۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء مطابق ۱۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ کے اخبار اہل حدیث نے مذکورہ بالا آٹھ حضرات کا ذکر کیا ہے اور اسکے ساتھ وہ لکھتا ہے کہ ان لوگوں نے مہدی ہونے کا دعوی کیا ہے اور باوجودیکہ یہ مدعی تھے مگر انہوں نے بڑی بڑی سلطنتیں پائیں مگر ان کتابوں کا حوالہ نہیں دیا کہ جہاں سے انکے حالات ان صاحب نے نقل کئے ہیں علاوہ ان آٹھ اصحاب کے ابن تومرت اور سید محمد جونپوری کا نام بھی درج کیا ہے چونکہ ان دونوں اصحاب کا ذکر ہم خود اس کتاب میں درج کر چکے ہیں ابن تومرت نے سنہ ۵۱۵ھ میں مہدی ہونیکا دعوی کیا اور سنہ ۵۲۴ھ میں فوت ہو گیا اسی طرح سید محمد جونپوری نے عمر بھر میں تین مرتبہ مہدی ہونے کا اقرار کیا یعنی سنہ ۹۱۰ھ میں

دوبارہ ۹۰۳ھ میں سہ بارہ ۹۰۵ھ میں اور ۹۱۰ھ میں انتقال کیا گویا بعد دعویٰ کے صرف دس سال مہلت پائی ان دو ناموں کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مذکورہ بالا آٹھ نام بھی اسی طرح مضمون نگاروں نے تخمین کلام کے واسطے برج کئے ہیں اور یہ ہمارا گمان ہی نہیں بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج ان اصحاب کو دیتے ہیں جو ہمارے بیان کردہ معیار صداقت کو غلط ثابت کرکے کسی ایسے مدعی کی اپنی تصنیف سے یہ ثابت کردے کہ فلاں شخص کی یہ کتاب اپنی تصنیف ہے اور اسکے اس کتاب میں اپنے درج کئے ہوئے اسقدر الہامات اور نبوت یا مجددیت یا مہدویت کا دعویٰ بھی موجود ہے اور باوجود اسکے اس دعویٰ اور الہامات کے اس نے ۲۳ سال کی مہلت پائی

مدعی سست گواہ چست کے مانند کوئی دوسرا شخص کسی کی نسبت خواہ جو چاہے مشہور کرے اس سے کیا نتیجہ حاصل ہو سکتا ہے سوائے اسکے کہ خلق اللہ کو دھوکا دیا جائے اور کوئی بات حاصل نہیں ہو سکتی ضروری بات یہ ہے کہ معیار صداقت جو صادقوں کے واسطے ضروری ہے ان تمام شرائط کو اسکی ذات پورا کرتی ہو ایک دو چار ہر ایک میں مل سکتی ہیں

(۱۲۹) ماء العینین: ماء العینین شنقیطی خاندان محمد فاضل میں سے تھا اور یورپ کے اخبارات نے ۱۹۰۳ء میں اسکے متعلق بیحد زور سے خبر شائع کی کہ وہ عنقریب مہدیت کا دعویٰ کرنے والا ہے یہانتک کہ ۱۹۱۱ء میں اسکا انتقال بھی ہو گیا مگر اس نے کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ دیکھو مذاہب اسلام صفحہ ۸۰۹

(۱۳۰) ملا ئی سومالی: سومالی عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے اسی نام سے انکا ملک مشہور ہے انگریزی میں سومالی لینڈ کے نام سے مشہور ہے اسجگہ ایک شخص نے جسکا نام حاجی بن عبداللہ تھا۔ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ۲۸ فروری ۱۹۰۱ء میں اخبار اللواء نے اس خبر کو شائع کیا تہا اسکے بعد آج ۲۴ سال کا عرصہ ہو گیا مگر کچھ پتہ نہ لگا کہ اسکو زمین کہا گئی یا آسمان اچک کرلے گیا اگر یہ صادق ہوتا تو اس ۲۴ سال کے عرصہ میں کم از کم دو چار لاکھ آدمی تو اسکے پیرو موجود ہوتے مگر ایک بھی نہیں ملتا

(۱۳۱) مسٹر وارڈ:۔ مسٹر وارڈ جو فصاحت و بلاغت میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔ اسنے لندن میں

مسیح ہونیکا دعویٰ کیا مگر لنڈن جیسے سنگلاخ شہر میں جہان خود اگر مسیح بھی آجائیں تو
ان کو مذاق میں اڑا دیں اسجگہ انکی کچھ پرسش ہوئی اور نامرادہی بیچارے دنیا سے
سیدھارے دیکھو اخبار ایڈوکیٹ ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء

(۱۳۲) برار کا مسیح موعود اخبار مدینہ بجنور مارچ ۱۹۲۲ء شذرات کے عنوان کے نیچے ایک شخص کا ذکر کرتا ہے کہ اُس نے مسیح
موعود کا دعویٰ کیا ہے مگر ہمنے اسکے متعلق تحقیق کیا کہ آجتک اسکو کسی نے مسیح نہیں مانا نہ
وہ کوئی ثبوت پیش کرسکتا ہی کہ وہ مسیح کی اپنے اندر کیا علامات پاتا ہے

(۱۳۳) پیر جماعت علیشاہ صاحب علی پور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ایک سید ہیں جنکے بہت سے مرید بھی ہیں ان کا
ایک رسالہ انوار الصوفیہ لاہور سے نکلتا ہے وہ خود نیز اسکے نامہ نگار شاہ صاحب کے مرید
اس صدی کا ان کو مجدد لکھا کرتے ہیں مگر انہوں نے اپنی زبان سے آج تک یہ نہیں کہا کہ وہ
مجدد ہیں نہ کوئی اپنا الہام انہوں نے بیان کیا اگر یہ خود منہ سے دعویٰ کریں۔ تو
ان کے مجدد ہونیکی حقیقت کھلے + اب تو مدعی سست گواہ چست والی بات ہے۔

(۱۳۴) وجیہ الدین حیدر آباد دکن میں وجیہ الدین نامی نے مہدی موعود ہونیکا دعویٰ کیا مگر کبھی کبھی حالت جوش میں ایک مرتبہ آپنے
ریزیڈنٹ صاحب کو لکھا کہ تم مسلمان ہوجاؤ ریزیڈنٹ نے مدارالمہام کو وہ خط بھیجدیا اس نے
تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ بیچارہ دیوانہ ہے بالآخر وہ بیچارے خاموش ہی ہوگئے کچھ عرصہ
کے بعد انکا انتقال ہوگیا مگر کسی نے انکی مہدویت کو تسلیم نہیں کیا دیکھو مسلک المصفیٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۷

(۱۳۵) مغربی لا ملک عرب میں ایک صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور اس حدیث سے اپنی نبوت کی دلیل پکڑی کہ لانبی بعدی یعنی میرے بعد ایک
نبی آئیگا جسکا نام لا ہوگا۔ اور چونکہ میرا نام لا رہے اسلئے میں وہی نبی ہوں جسکے متعلق
حدیث میں پیشگوئی موجود ہے مگر بیچارہ کو کسی نے بحالت نامرادی قتل کردیا اور نبوت کو کسی
نے نہ مانا دیکھو اقتراب الساعت صفحہ ۱۹

(۱۳۶) نبیہ اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۹ میں ایک عورت کا ذکر لکھا ہے کہ اس نے نبی ہونیکا دعویٰ کیا اور سجاح کی طرح لانبی بعدی سے استدلال کیا کہ مرد کے نبی ہونیکی ممانعت ہے مگر مجھ عورت کے متعلق نہیں کچھ عرصہ کے بعد وہ ہلاک ہو گئی

(۱۳۷) امریکہ کا نبی ڈاکٹر مفتی محمد صادق نے ایک مدعی نبوت کا ذکر کیا ہے اس سے انہوں نے مباحثہ بھی کیا۔ مگر وہ اپنی نبوت کی بھی تشریح نہ کرسکا اسکو بھی کامیابی نہ ہوئی دیکھو اخبار الفضل ۳۔ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

(۱۳۸) بالا نبی ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب امریکہ سے ایک دوسرے نبی کا ۵۔ جون سنہ ۱۹۲۳ء کے الفضل میں حال درج کرتے ہیں۔ کہ میں اس سے ملا وہ کہتا ہے کہ میں صرف گوری قوم کے واسطے نبی ہو کر آیا ہوں۔ اسی دوران میں مفتی صاحب نے ہندوستان کے امرار کا ذکر کیا تو اس مدعی نے کہا کہ کچھ روپیہ کی امداد ہندوستانیوں سے دلواؤ۔ مفتی صاحب نے کہا کہ تم نے تو اپنے الہام میں ہندوستانیوں کو اپنی نبوت سے خارج کر دیا ہے اس نے جواب دیا کہ آن سے اس الہام کا ذکر نہ کرنا میں کوشش کرونگا۔ کہ ہندوستان کے واسطے بھی الہام ہو جائے

(۱۳۹) مسٹر گاندھی اخبارات میں جو خبریں سنہ ۱۹۲۱ء اور سنہ ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی ہیں انکو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے مسٹر گاندھی کو نبی بنانے کی بیحد کوشش کی گئی چنانچہ مولانا ظفر الملک علوی نے رفاہ عام کلب لکھنؤ کے لیکچر میں بالقوۃ نبی جانا وغیرہ جسکا ذکر ابتدائے کتاب میں ہم کر چکے ہیں ہندوؤں نے بھی ان کو اوتار بنانے کے متعلق بیحد کوشش کی دیکھو اخبار وکیل ۵۔ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

(۱۴۰) پیرس کا مسیح جنوری سنہ ۱۹۱۳ء میں فرانس کے دارالخلافہ پیرس میں ایک فرانسیسی نے مسیح ہونیکا دعویٰ کیا۔ مگر اسکے بعد اسکا کچھ سراغ نہ ملا کہ وہ کہاں ہوئے دیکھو رسالہ خواجہ حسن نظامی

(۱۴۱) یحییٰ بن عمر فرقہ جارودیہ کا عقیدہ ہے کہ محمد بن قاسم کے انتقال کے بعد یحییٰ بن عمر بن زید رشید کو امامت منتقل ہو گئی۔ حالانکہ مستعین باللہ کے عہد میں وہ مارے گئے دیکھو تواریخ اور انساب وغیرہ

(۱۴۲) یوشیبا مہدی عباس کے زمانہ خلافت میں ایک شخص یوشیبا نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اسکے ساتھ خاصی جمعیت بھی ہو گئی تھی۔ مگر خلیفہ نے اسپر فوج کشی کر کے اسکو گرفتار کر کے پھانسی دیکر دار البوار جہنم کیا دیکھو اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۹

(۱۴۳) چودھری عبد اللطیف گناچور دوآبہ ضلع جالندھر کے رہنے والے جو پہلے اخبار اسلام لاہور سے نکالتے تھے۔ وہ بھی نبوت کے مدعی ہوئے۔ مگر خدا جانے کیا ان کے منہ پر یکلخت مکھی چھینک گئی کہ وہ دعویٰ وغیرہ ترک کر کے خانہ نشین ہو کر بیٹھ گئے۔

(۱۴۴) حکیم عبد الوحید خان دہلوی یہ شخص اپنے آپکو شریف خانی خاندان کا اور سر سید کا رشتہ دار بتاتا ہے سنا ہے کہ پہلے صاحب جائداد تھا مگر نوجوانی میں بے احتیاطی سے خرچ کر دی یہ شخص نئے مذہب کا موجد اور نئے علاج کا موجد اپنے آپکو کہتا ہے داڑھی مونچھ اور سر ایسا مونڈا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ارسطو اور افلاطون کی کریا پر بیٹھا ہے۔ جسجگہ لال کنوئیں پر ٹریم ٹھہرتی ہے عین اس کے سامنے ایک چھوٹی سی دکان میں سر تا پا نیلے کپڑے پہنے بیٹھا رہتا ہے اور بورڈ پر لکھ رکھا ہے کہ جسے کہیں آرام نہ ہو میں اسے تندرست کرتا ہوں مینے اس سے دریافت کیا کہ آپ نے اسپر انشاء اللہ کیوں نہیں لکھا جواب دیا کہ میری بات کمزور ہو جائیگی مینے کہا کہ آپ نئے مذہب کے موجد ہیں کیا بات آپ نے اپنے مذہب میں ایجاد کی جواب دیا کہ تمام مذاہب کو میں ایک کرنا چاہتا ہوں۔ مینے کہا کہ ہستی باری تعالیٰ پر کوئی دلیل پیش کرو۔ کہنے لگا کہ میں کوئی دلیل نہیں جانتا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایک خدا ہے میں بھی خیال کرتا ہوں کہ شاید ہوگا۔ الہام و وحی یا کوئی دعویٰ اسکو نہیں اب چند روز سے وہ دکان بند ہے۔ اور بورڈ ندارد۔ نیا علاج بھی کامیاب علاج ثابت نہیں ہوا۔ کیونکہ تمام دن مکھیاں مارتا ہے کبھی کوئی مریض اسکی طرف رجوع نہیں کرتا سنا ہے کہ اب سبزی منڈی دہلی میں چلا گیا ہے

(۱۴۵) یحییٰ بن زکرویا یحییٰ بن زکرویا قرمطی نے بزمانہ خلیفہ مکتفی باللہ نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور کہتا تھا کہ قرآن شریف کی آیات مجھپر نازل ہوتی ہیں مگر صرف

ایک سال تک ہی وہ افترا پردازی کرنے پایا تھا کہ بادشاہ نے اسکو قتل کر کے اسکے کذب پر مہر کر دی دیکھو تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵۸

۱۴۶ مغیرہ بن سعید فرقۂ مغیریہ کے نزدیک مغیرہ بن سعید عجلی امام مہدی ہیں یہ شخص خالد بن عبد اللہ قسری گورنر عراق کا غلام تھا۔ اس نے مہدی کا دعوی کر کے خود اپنے آقا پر صرف بنیٹ آدمی لیکر خروج کیا آقا نے اسکو سنہ ۱۲۰ھ میں قتل کر دیا تفصیل کے واسطے ابن خلدون ملاحظہ فرمایئے۔

۱۴۷ نبی بخش سیالکوٹی نبی بخش سیالکوٹ کا رہنے والا ہے اور اس نے بھی نبوت کا دعوی کیا مگر اس تین چار سال کے عرصہ میں ایک شخص کو بھی اپنی نبوت نہ منوا سکا اسکے جسقدر ملنے والے تھے ہم نے ان سے اس شخص کے متعلق استفسار کیا ہر ایک یہی کہتا ہے کہ بیچارہ کا دماغ چل گیا ہے

۱۴۸ پنڈت پرشوتم دیو دوست دہاری اٹاوی یہ شخص کچھ روز تک آریہ رہا پھر سنیاسی ہو گیا اٹاوہ کے ایک مندر میں مورتی پوجک بن کر رہا پھر مندر کے متعلق کچھ جھگڑا ہوا۔ تو اٹاوہ سے چلا گیا۔ اب کوئی سال ڈیڑھ سال سے پھر اٹاوہ میں آگیا ہے کچھ پڑھا لکھا نہیں بعض شریر مسلمانوں نے محض احمدیوں کو ستانے کی خاطر اس سے یہ باتیں کہلوائی ہیں ایک دوا کی دکان بھی کرا دی ہے اخبارات میں جسقدر تحریریں شائع ہوئیں۔ یہ اسکی اپنی نہیں بلکہ انہیں لوگوں نے لکھکر اور اس سے دستخط کر کے شائع کر دی ہیں۔ الہام و وحی کا مدعی نہیں تاہم کوئی اسے نہیں پوچھتا نہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کا خواہشمند ہے

۱۴۹ ڈاکٹر عبد الحکیم خان سنہ ۱۹۰۶ء میں ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے پٹیالہ میں دعوی کیا کہ رحمۃ للعالمین اور منجملہ مرسلین ہوں۔ وحی الہام بھی اس نے کچھ شائع کئے کچھ روز کے بعد نہایت عبرت انگیز موت سے مر گیا اور نامراد گیا اور نہ کوئی مرید

۱۵۰ محکم الدین ایک صاحب جالندھر میں پیدا ہوئے اور انہوں نے نبوت کا دعوی کیا مگر صرف اسقدر کہ لا الہ الا اللہ محکم دین رسول اللہ جب مولویوں نے اسکو گھیرا

تو کہنے لگا کہ اچھا فرج بن عثمان کے قتل کے بعد اسکا بھائی اسکا جانشین

بن مہدی

تو اسکو چھوڑ دیا۔ ہوگیا۔ اور اس نے مہدی ہونیکا اعلان کیا۔ خلیفہ مکتفی

دیا تفصیل کے واسطے دیکھو تاریخ ابن خلدون

۱۵۱ ابی لازفر مذکورہ بالا حسین مہدی نے اپنے چچا زاد بھائی کو اپنا ولی عہد بنا لیا۔ اور

نبوت گرفتار ہوگیا۔ اسکے نیز متعلق یہ مشہور کیا کہ قرآن شریف میں جب مدثر کا ذکر ہے وہ یہی

نے قتل کرا دیا۔ دیکھو تاریخ ابو الفداء

جمع کیا جائے چنانچہ دو ہزار آدمی

نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ یہ شخص یمنی تھا۔ اور اس نے نبوت

۱۵۲ سنہ ۹۲۴ھ کا مسیح

اس دعویٰ کیا تھا۔ اشراف بغداد نے ۳۰۲ھ میں زہر دیکر

دیکھو نزہتہ المجالس

کلکتہ ۱۹۲۳ء نے ایک پیشگوئی درج کی ہے

فرانس ح افریقہ نے لکھا ہے کہ محمد فاضل کے خاندان میں

کے متعلق حسب ذیل پیشگوئی کی ہے :-

بیت پیدا ہوا۔ دیکھو کتاب اسلام ان ویسٹرن افریقہ

تمدن قریب قریب ختم ہو جائے گا۔

ایران و جرمنی میں دوستی مستحکم ہو تب باب نے صبح ازل رکھا تھا۔ اس نے

سلطنت اسپین بالکل ختم ہو جائیگی سلطنت اٹلی محمد نے جس موعود کی نسبت پیشگوئی کی تھی

دیکھو انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا

کینیڈا انگریزوں سے جدا ہو کر کسی شخصی حکومت کے ا

نہ ہوگی ہندوستان کا بیا آزاد ہو جائیگا اور ایک خارجی شخص تھا جسکا نام شیبان تھا۔ اس نے

کینیڈا سلطنت انگریزی سے جدا ہو کر امریکہ سے متحدہ ہوا خروج کیا ۱۳۰ھ میں خلیفہ سفاح کے

پریشانی رونما ہے لیکن عنقریب وہاں ترقی ہوگی اور میں مارا گیا صرف تین سال مہلت پائی

اپنے دفتر کے ذریعے ساری دنیا کی سلطنتوں کو جمہوری

مثل حضرت مسیح نمودار ہوگا۔ اور ساری دنیا پر مسلط ہوکر مرید امام زندہ مانتے ہیں مگر وہ

مدعی نہیں دیکھو انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا

کا ظہور ۱۹۲۴ء مطابق ۱۳۴۲ھ میں ہوگا۔ اسکے ظہور سے سیاست ..

دنیا کے تمام طریقوں میں ایک کلی انقلاب ایسا ہوگا جو اب تک کسی عباسی کے زمانہ میں گذرا ہے

کے جلوہ زمانات اس شخص کے پاس ہوں گے اور سونا ریگ بیابان کی طرح اسکے پائمہ میں پہنچا تو ایک

تابع اور اطاعت کریں گے۔ اور وہ خود کسی سے نہ ڈریگا ہر شخص اسکا دست ہونے تھا۔

اسکو حسین نے بھی اپنا بیٹا بنا لیا۔ اور خوب تعلیم دیکر تمام مال و منال بھی اسکو دیدیا اور مہدی بننے کے طریقہ بتا دیئے چنانچہ یہ مہدی بنا مگر مجھے ہدایت کرنے والا اسنے کوئی الہام یا وحی کا دعویٰ نہیں کیا دیکھو مذاہب اسلام صفحہ ۲۷۴

(۱۶۳) **مرزا غلام احمد صاحب قادیانی** مشہور شخص ہے جسکا دعویٰ نہ صرف مجدد ہونیکا ہے بلکہ مسیح مہدی کرشن اور وحی الہام کا بھی ہے اور اسقدر قلیل عرصہ میں سومالی لینڈ مارشیس۔ جرمنی۔ امریکہ انگلینڈ۔ فرانس۔ روس ایران۔ سائبیریا۔ اسٹریلیا۔ بخارا۔ کابل بحیرہ روم عرب مکہ مدینہ بغداد ایسٹ افریقہ مصر۔ ٹرکی۔ جزائر برطانیہ روم چین۔ جاپان غرضکہ دنیا کے ہر حصہ میں اس شخص کے مبلغ موجود ہیں۔ اور باقاعدہ مشن قائم کرکے کام جاری ہے اسلئے اس شخص کے متعلق ان اوراق میں کچھ لکھنا بہت حیرانی والی بات ہے اسلئے آپ کتاب تحقیق منگواکر ملاحظہ فرمایئے۔ جو پانچسو صفحہ کی کتاب ہے اور جسکی تردید کرنے والے کو تیرہ سو اکتالیس روپیہ بھی انعام مقرر کیا ہے جسکی تقطیع جرنیل کی عمدہ جلد ہے لکھائی چھپائی کاغذ بھی اچھا ہے اور قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول ڈاک علاوہ

(۱۶۴) **حضرت معین الدین اجمیری** حضرت سلطان الہند غریب نواز کے دیوان میں ایک شعر ہے

دم بدم روح القدس اندر معینی میدمد ٭ من نمیدانم مگر من عیسٰی ثانی شدم

سے بعض اصحاب یہ استدلال کرتے ہیں کہ آپ نے بھی مسیح ہونیکا دعویٰ کیا مگر دراصل بات یہ ہے کہ انہوں نے دعویٰ مسیح موعود ہونے کا نہیں کیا۔ بلکہ حالت جوش میں آپ نے یہ شعر فرمایا ہے حقیقی طور پر اس شعر کے یہ معنی نہیں۔ بلکہ مجازی کئے جاتے ہیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ نے آپکو کشفی طور پر یا الہام میں یہ بات بتائی ہو۔ کہ تم مسیح ثانی ہو۔ یا حضرت مسیح کے برابر تمہارا مرتبہ ہے یا فلاں فلاں اوصاف تمہارے اندر بھی وہی ہیں۔ جو حضرت مسیح میں تھے۔ اسلئے ہمنے تمہیں بھی وہی مرتبہ دیدیا۔ تو اسمیں کیا حرج ہے آپ مجدد تھے۔ اور بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ اور مسیح ناصری کے مرتبہ کا حضرت معین الدین اجمیری کو مان بھی لیا جائے۔ تو اسمیں کیا حرج

واقع ہوتا ہے انصاف سے اگر خواجہ غریب نواز کا کام دیکھا جائے تو حضرت مسیح سے کسی طرح کم نہیں ہے۔

(۱۶۵) مولانا اشرف علی تھانوی اکثر اصحاب سے سنا ہے کہ صاحب ممدوح نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر ہمیں کوئی انکی اپنی تحریر ایسی نہیں ملی جس سے کہ ہم یہ یقین کرسکیں کہ انہوں نے دعویٰ کیا ہے متعدد ان پر کفر کے فتوے بھی لگے ہیں متعدد باتیں بھی انکی طرف منسوب سنی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اصحاب نے مبالغہ کیا ہے کہ ان کے مرید لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھا کرتے ہیں اگر کوئی انکا اپنا مرید اسپر روشنی ڈالیگا۔ تو ہم شکریہ سے کتاب میں وہ مضمون علیحدہ چھپوا کر شامل کتاب کر دینگے۔

(۱۶۶) ابو مسلم خراسانی یہ شخص بھی بڑا زبردست فاتح ہوا ہے اسکی ایک کتاب بازار میں ملتی ہے اسمیں اسکا مفصل حال درج تھا یہ بھی بہاء اللہ کی طرح حضرت رسول کریم سے اپنے آپکو افضل بتاتا تھا۔ مگر بالآخر ۱۴۱ھ میں منصور نے اسکو قتل کرا دیا۔

(۱۶۷) سنباد ابو مسلم کے قتل کے بعد انہیں دعاوی کیساتھ سنباد نامی کھڑا ہوا مگر یہ بھی ۱۶۰ھ میں قتل ہوا۔

(۱۶۸) قوی سنا ہے (دروغ برگردن راوی) کہ سید باقر حسین صاحب قوی امروہی خود ساختہ ملک الکلام کا خطاب بھی ان کے نام کے ساتھ ہے انکا دعویٰ ہے کہ میں بھی مامور ہوں خوش نویسی اور کتابت کرتے ہیں متعدد رسالہ اور اخبار بھی جاری کر چکے ہیں۔ مگر وہ اپنا مذہب شیعہ رکھتے ہیں لوگوں سے سنا کہ انکا دعویٰ ہے مگر ہم نے خود نہیں سنا۔ نہ کوئی تحریر دیکھی اگر وہ انکی تردید فرمائینگے۔ تو بہ شکریہ کے ساتھ شائع کر دینگے ہمارا مقصد ہے کہ کاذب اور صادق مدعی کا فرق معلوم ہو

(۱۶۹) صفیر سنا ہے (دروغ برگردن راوی) کہ سید ظہیر الحسن صاحب امروہی مامور من اللہ ہونے کے مدعی ہیں مگر جب آپ سے کہا جاتا ہے کہ تبلیغ کیجئے تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ مجھ کو ابھی اجازت یا حکم نہیں ملا۔ بجبر تجارت کے ماہر ہیں قوی صاحب اور انکا تعلق مغفور والد مغفور فرماتے

(۱۷۰) **بہاء اللہ** علی محمد باب کے چیلے تھے۔ ان کا اصلی نام مرزا حسین علی نوری تھا ان کی پیدائش ۱۲۔ نومبر ۱۸۱۷ء کو ہوئی۔ ان کے چھوٹے بھائی صبح ازل تھے۔ اس مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہاء اللہ افضل ہے اسلئے کہ آنحضور کی شریعت کو بہاء اللہ نے تبدیل کر دیا نہ صرف اسقدر بلکہ قبلہ بھی بدل دیا اور بجائے مکہ کے عکہ کیطرف منہ کرکے نماز پڑھنا فرض قرار دیا۔ اور پانچ نمازوں کے بجائے تین مقرر کر دیں۔ اور اسمیں بھی یہ شرط ہے۔ کہ اگر کوئی شخص روزانہ نماز نہ پڑھے۔ تو یہ تینوں نمازیں بھی معاف۔ پھر وہ نمازیں بھی اس قسم کی کہ جنکو قرآن اور حدیث سے کوئی تعلق نہیں۔

ایک کتاب بہاء اللہ کی تعلیم جو خودان کے مشنری حشمت اللہ صاحب نے شایع کی ہے۔ اسکو
ہم نے شروع سے آخیر تک پڑھا۔ مگر بڑے حسرت اور آرزو کے ساتھ ہر لفظ کو مطالعہ کیا۔ کہ کہیں
محمد صلی اللہ کی تعریف میں ایک آدھ لفظ موجود ہو۔ مگر ناکامی سے اس کتاب کو ختم کر دیا اور کوئی
لفظ اسمیں نہ ملا۔ اسی طرح قرآن شریف اور حضرت ابراہیم وغیرہ تعریف میں کوئی لفظ نہ ملا۔ غرضکہ نماز
پانچ کی ایک اور قبلہ بھی بالکل جدید مکہ کی بجائے عکہ قرآن کے بجائے کتاب اقدس رسول کی بجائے
بہاء اللہ سود حلال قیامت سے انکار اور قیامت سے مراد بہاء اللہ کا وجود غرضکہ موجودہ
اسلام یا امت محمدیہ یا تعلیم حضرت رسالت مآب سے اسکو کچھہ تعلق نہیں

سنہ ۱۸۵۰ء میں جب علی محمد باب گولی سے مار دیا گیا۔ تو اسکے کسی مریدنے ایران پر گولی
چلائی۔ جس سے گورنمنٹ ایران کو یہ گمان ہو گیا۔ کہ یہ لوگ سلطنت کے باغی ہیں۔ اسلئے اکثر
بابی قتل کر دیے گئے۔ اور بہاء اللہ کو سازش قتل میں شریک سمجھکر قید کر لیا گیا۔ مگر روسی
وانگریزی سفیر کی سازش پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور انکو معاف کر دیا گیا۔ بغداد میں یہ چلے گئے تو
وہاں یہ بارہ برس تک رہے مگر چونکہ بغداد سے ایران کی سرحد قریب تھی۔ اسلئے گورنمنٹ
ایران کو انکی خبروں سے پریشانی رہتی تھی اسلئے سلطان ٹرکی سے درخواست کی چنانچہ سلطان
عبدالعزیز نے سب کو قسطنطنیہ بلا لیا۔ پانچ مہینے یہ وہاں رہے مگر ٹرکی کو انکا وہاں رہنا
سیاسی وجوہات پر نامناسب معلوم ہوا۔ اسلئے ان کو اڈریہ نوپل روانہ کر دیا۔ اس جگہ
اس نے من یظہرہ اللہ ہونیکا دعوی کیا یعنی سنہ ۱۸۶۶ء میں (دیکھو کتاب بہاء اللہ کی تعلیمات
صفحہ ۱۸ و ۱۹) جسکو قریباً تمام بابیوں نے قبول کر لیا اڈریہ نوپل میں یہ تین سال رہے
جہاں کہ انہوں نے اپنے پیر و مرشد باب کی طرح پیشگوئیاں سنانی شروع کیں۔ کہ تمام
جہان پر ہماری حکمرانی ہو جائیگی۔ مسلمان پہلے ہی اس امید میں تھے۔ کہ حضرت امام مہدی
تمام دنیا کے خزانوں پر قابض ہو کر انکو تقسیم کرینگے۔ مذہب میں کوئی سختی نہ تھی حتی کہ پانچ
نمازوں کی بجائے ایک اور وہ بھی بطبع دل چاہے۔ اسی طرح دیگر مذہبی ارکان کی آزادی لوگوں نے
کثرت سے اسکی طرف رجوع کرنا شروع کیا۔ سلطنت ٹرکی نے جب دیکھا کہ روز بروز

انکا مجمع ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور یہ جتھہ دیکھا ہر روز فتنہ عظیم کا باعث بنیگا۔ اسوقت

سلطنت کو اسکا روکنا مشکل ہوگا۔ اسلئے مجبوراً بمقام عکہ ۱۸۶۸ء میں انکو نظر بند
کرکے روانہ کر دیا۔ اب یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ کتاب بہاء اللہ کی تعلیم میں لکھا ہے کہ
۱۸۵۰ء میں باب قتل ہوا۔ اسی وقت بہاء اللہ بغداد چلے گئے۔ اور بغداد میں بارہ برس
رہے اور پانچ ماہ قسطنطنیہ میں رہے تین سال اڈریہ نوپل میں پھر کس طرح یہ ۱۸۶۸ء میں
بمقام عکہ قید کرکے روانہ کئے گئے۔ کیونکہ یہ پندرہ سال ہو سکتے ہیں۔ ڈیڑھ دو سال یہ کہاں
رہے۔ خیر تاہم عکہ میں یہ لوگ بحکم شہنشاہ قید کر دئے گئے۔ اور ان کو چور۔ فتنہ پرواز اور قاتل
گروہ تصور کیا گیا۔ جیساکہ بہاء اللہ کی تعلیم کے صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے ہمارے خیال میں ان
تمام لوگوں کا ذریعہ معاش بظاہر کچھ نہ تھا۔ اسلئے گورنمنٹ کو اور بھی زیادہ شبہ پیدا
ہوگیا۔ خیر ۱۸۹۲ء تک یہ قید رہے اسی کتاب میں اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ ۷۵ سال
کی عمر میں ۴۰ سال قید پاکر انتقال کیا۔ اب یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ بقول مصنف کے عکہ میں
یہ لوگ گرفتار کئے گئے۔ جو ۱۸۶۸ء تھا اور ۱۸۹۲ء میں انتقال ہوا پھر ۴۰ سال کس طرح
قید ہوئی۔ حساب سے تو ۲۵ برس ہوتے ہیں البتہ اگر بغداد اور اڈریہ نوپل کے رہنے کو
بھی قید سمجھ لیا جاوے۔ تو پھر ۴۰ سال ہو جاتے ہیں۔ مسٹر براؤن جو اس مذہب کے جید
محقق ہیں۔ اور جن کے پاس کتاب اقدس کا بھی مکمل نسخہ موجود ہے ان کا بیان ہے
کہ بہاء اللہ گو قید عام قیدیوں کی طرح نہیں تھی بلکہ پولیٹکل قیدی کی طرح رہتے تھے جنکو بالا علاوہ
اخراجات کے واسطے وظیفہ ملتا تھا۔ اور غالباً یہ وہی پولیٹکل چال تھی۔ جسطرح گورنمنٹ پنجاب
نے سردار ایوب خان کو لاہور میں قید کر رکھا تھا۔ اور لاہور والے خوب جانتے ہیں۔ کہ وہ
قید نہیں تھی۔ بلکہ نہایت آرام و آسائش سے وہ رہتے تھے۔ اسی طرح بہاء اللہ نظر بند تھا
اور ایک عمدہ کوٹھی میں رہتے تھے۔ چنانچہ کتاب بہاء اللہ کی تعلیم صفحہ ۲۳ پر لکھا ہے
کہ عکہ سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ایک باغ بہجی میں رحلت کی۔ اگر باز نجیر قیدی
تھے۔ تو قیدی کو باغ سے کیا تعلق تاہم کچھ ہی ہو تمام انبیاء جتنے ہیں کوئی ایسی مثال نہیں
ملتی کہ ایک نبی شہنشاہی کا دعویٰ کرے اور قید خانہ میں ہی جان بحق ہو۔ پھر ہم دیکھتے ہیں
کہ اسوقت تک جسقدر انبیاء مبعوث ہوئے ہر ایک نے گذشتہ نبیوں کی تصدیق کی اور

آنے والے کی بشارت دی۔ مگر اس بندہ خدا نے کسی نبی کی تصدیق کی کہ محمد رسول اللہ جیسے اولی العزم نبی پر جھوٹ گھڑے بھی ڈرے نہ وہ تو بڑے ہی ابو الانبیاء حضرت ابراہیم پر بہتان بھی۔ غرضیکہ اس نبی کا باوا آدم ہی نرالا تھا۔ ہر ایک انبیاء کے ساتھ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی تک کا نظارہ ہمیں نہیں ملتا۔ باپ بیچارہ صرف چھ سات سال ہی میں گولی سے مارا گیا۔ جو ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین کے خلاف نظر آرہا ہے۔ دوسرا بہاء اللہ نے قید خانہ ہی میں دعوی کیا اور وہیں فوت ہوا۔ ؎

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر ✦ انہیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے

تمام انبیاء کی انکی قوموں نے مخالفت کی۔ مگر آخر میں اللہ اور اسکے رسول کو ہی غلبہ ہوا۔ ہر نبی میں ہمیں یہی سنت اللہ نظر آتی ہے۔ چونکہ میرا ایک دوست بابی ہو گیا ہے اور افسوس ہے کہ یہ لوگ اپنی کتابوں کو چھپاتے ہیں۔ اسلئے ہمیں جسقدر واقفیت ملی۔ وہ اس جگہ نہایت مختصر سے اور مجموعہ پیرایہ میں درج کر دی۔ تاکہ اسکو ناگوار نہ گزرے ہدایت تو اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے تاہم اگر انکا لٹریچر ہمیں ملتا۔ تو ہم اور بھی اسپر کچھ لکھتے۔ انکی نماز حسب ذیل ہے۔ جو وہ پڑھتے ہیں۔

للمصلی ان یقوم مصلیا الی اللہ واذا قام واستقر فی مقامه ینظر الی الیمین والشمال کمن ینتظر رحمة ربه الرحمن الرحیم ثم یقول) یا اله الاسماء وفاطر السماء اسألك بمطالع غیبك العلی الابهی بان تجعل صلاتی نارا لتحرق حجباتی التی منعتنی عن مشاهدة جمالك ونورا یدلنی الی بحر وصالك ؛ ثم یرفع یدیه للقنوت لله تبارك وتعالی ویقول یا المقصود العالم و محبوب الامم ترانی مقبلا الیك منقطعا عما سواك متمسكا بحبلك الذی بحركته تحركت الممكنات ای رب انا عبدك وابن عبدك اكون حاضرا قائما بین ایادی مشیتك و ارادتك وما ارید الا رضائك اسألك ببحر رحمتك وشمس فضلك بان تفعل بعبدك ما تحب وترضی وعزتك المقدسة عن الذكر والثناء كلما یظهر من عندك هو مقصود قلبی ومحبوب فؤادی۔ الهی الهی لا تنظر الی امالی واعمالی بل الی ارادتك التی احاطت السموات والارض واسمك الاعظم یا مالك الامم ما اردت الا ما اردته ولا احب الا ما تحب ؛ ثم یسجد ویقول ؛ سبحانك من ان توصف بوصف ما سواك او تعرف بعرفان دونك ؛ ثم یقوم و

ويقول: اى رب فاجعل صلوتى كوثر الحيوان ليبقى به ذاتى بدوام سلطنتك ويذكرك
فى كل عالم من عوالمك: ثم يرفع يديه للقنوت مرة اخرى ويقول: يا من فى فراقك ذابت
القلوب والاكباد وبنار حبك اشتعل من فى البلاد اسئلك باسمك الذى به سخرت الآفاق
بان لا تمنعنى عما عندك يا مالك الرقاب. اى رب ترى الغريب سرع الى وطنه الاعلى
ظل قباب عظمتك وجوار رحمتك والعاصى قصد بحر غفرانك والذليل بساط عزتك
والفقير افق غنائك. لك الامر فيما تشاء اشهد انك انت المحمود فى فعلك والمطاع
فى حكمك والمختار فى امرك (ثم يرفع يديه ويكبر ثلاث مرات ثم ينحنى للركوع لله تبارك و
تعالى ويقول) يا الهى ترى روحى مهتزا فى جوارحى واركانى شوقا لعبادتك وشغفا
لذكرك وثنائك ويشهد بما شهد به لسان امرك فى ملكوت بيانك وجبروت علمك
اى رب احب ان اسئلك فى هذا المقام كل ما عندك لاثبات فقرى واعلاء عطائك
وغنائك واظهار عجزى وابراز قدرتك واقتدارك (ثم يقوم ويرفع يديه للقنوت مرة
بعد اخرى ويقول) لا اله الا انت العزيز الوهاب لا اله الا انت الحاكم فى المبدأ و
المآب الهى الهى عفوك شجعنى ورحمتك قوتنى ونداؤك ايقظنى وفضلك اقامنى وهدانى
اليك والا ما لى وشأنى لاقوم لدى باب مدين قربك او اتوجه الى الانوار المشرقة من
افق سماء ارادتك. اى رب ترى المسكين يقرع باب فضلك والفانى يريد كوثر البقاء
من ايادى جودك لك الامر فى كل الاحوال يا مولى الاسماء ولى التسليم والرضاء يا فاطر
السماء. (ثم يرفع يديه ثلاث مرات ويقول) الله اعظم من كل عظيم (ثم يسجد ويقول)
سبحانك من ان تصعد الى سماء قربك اذكار المقربين او ان تصل الى فناء بابك طيور
افئدة المخلصين: اشهد انك كنت مقدسا عن الصفات ومنزها عن الاسماء لا
اله الا انت العلى الابهى (ثم يقعد ويقول) اشهد بما شهدت الاشياء والملأ الاعلى و
الجنة العليا وعن ورائها لسان العظمة من الافق الابهى انك انت الله لا اله الا انت
والذى ظهر انه هو السر المكنون والرمز المخزون الذى به اقترن الكاف بركنه النون و
اشهد انه هو المسطور من القلم الاعلى والمذكور فى كتب الله رب العرش والثرى

ثم يقوم مستقيماً ويقول) يا اله الوجود ومالك الغيب والشهود ترى عبراتي وزفراتي
وتسمع ضجيجي وصريخي وحنين فؤادي وعزتك واجتراحاتي ابعدتني عن التقرب اليك
وجريراتي منعتني عن الورود في ساحة قدسك اى رب حبك اضناني وهجرك اهلكني
وبعدك احرقني اسألك بموطئ قدميك في هذا البيداء وبلبيك لبيك اصفيائك في
هذا الفضاء وبنفحات وحيك ونسمات فجر ظهورك بان تقدر لي زيارة جمالك والعمل
بما في كتابك (ثم يكبر ثلاث مرات ويركع ويقول) لك الحمد يا الهي بما ايدتني على ذكرك
وثنائك وعرفتني مشرق اياتك وجعلتني خاضعاً لربوبيتك وخاشعاً لالوهيتك
معترفاً بما نطق به لسان عظمتك (ثم يقوم ويقول) الهي الهي عصياني انقض ظهري
وغفلتي اهلكتني كلما اتفكر في سوء عملي وحسن عملك يذوب كبدي ويغلي الدم في
عروقي وجمالك يا مقصود العالم ان الوجه يستحيي ان يتوجه اليك وايادي الرجاء
تخجل وترفع الى سماء كرمك ترى يا الهي عبراتي تمنعني عن الذكر والثناء يا رب
العرش والثرى اسألك بايات ملكوتك واسرار جبروتك بان تعمل باوليائك ما
ينبغي لجودك يا مالك الوجود ويليق لفضلك يا سلطان الغيب والشهود (ثم يكبر ثلاث
مرات ويسجد ويقول) لك الحمد يا الهنا بما انزلت لنا ما يقربنا اليك ويرزقنا كل
خير انزلته في كتبك وزبرك اى رب نسئلك بان تحفظنا من جنود الظنون
والاوهام انك انت العزيز العلام (ثم يرفع رأسه ويقعد ويقول) اشهد يا الهي
بما شهد به اصفيائك واعترف بما اعترف به اهل الفردوس الاعلى والذين طافوا عرشك
العظيم الملك والملكوت لك يا اله العالمين

من اراد ان يصلي له ان يقول حين غسل يديه الهي قو يدي لتأخذ
كتابك باستقامة لا تمنعها جنود العالم ثم احفظها عن التصرف فيما لم يدخل في
ملكها انك انت المقتدر القدير

(في حين غسل الوجه يقول) اى رب وجهت وجهي اليك نوره بانوار وجهك ثم احفظه
عن التوجه الى غيرك

ابتداء النماز (یقوم متوجهاً الی القبلة ویقول) تشهد الله انه لا اله الا هو له الامر والخلق قد اظهر مشرق الظهور ومکلم الطور الذی به نادالافق الاعلی ونطقت سدرة المنتهی وارتفع الندآء بین الارض والسماء قد اتی المالک الملک و الملکوت والعزة والجبروت لله مولی الوری ومالک العرش والثری
(ثم یرکع ویقول) رکوع یہ پڑھا جاتا ہے سبحانك من ذکری وذکر دونی ووصفی ووصف من فی السموت والارضین (ثم یقوم للقنوت ویقول) یا الهی لا تخیب من تشبث بانامل الرجاء باذیال رحمتك وفضلك یا ارحم الراحمین۔
(ثم یقعد ویقول) اشهد بوحدانیتك وفردانیتك وبانك انت الله لا اله الا انت قد اظهرت امرك ووفیت بعهدك وفتحت باب فضلك علی من فی السموت والارضین۔ والصلوة والسلام والتکبیر والبهاء علی اولیائك الذین ما منعتهم شؤونات الخلق من الاقبال الیك وانفقوا ما عندهم رجاء ما عندك انك انت الغفور الکریم

عند النوم (سوتے وقت کی دعا) یا الهی وسیدی ومقصودی اراد عبدك ان ینام فی جوار رحمتك ویستریح فی ظل قباب فضلك ومستعیناً بحفظك و حراستك ای رب اسألك بعینك الذی لا تنام ان تحفظ عینی عن النظر الی دونك ثم زد نورها لمشاهدة آثارك والنظر فی ظهورك انت الذی ضعفت کینونة المقدرة عند ظهورات قدرتك لا اله الا انت القوی الغالب المختار
بعد النوم (سوکر اٹھنے کی دعا) یا الهی صحبت فی جوارك والذی استجارك ینبغی ان یکون فی کهف حفظك وحصن حمایتك ای رب نور باطنی بانوار ظهورك کما نورت ظاهری بنور صباح عطائك

(ہمجنیں در قعدہ) اشهد بوحدانیتك وفردانیتك وبانك انت الله لا اله الا انت کافی لست ؛ ؛

امام مہدی کے سب سے زیادہ منتظر شیعہ حضرات ہیں۔ اور ایران محض شیعوں کا ملک ہے۔ اور یہ لوگ حضرت امام مہدی کا اسقدر
بیتابی سے انتظار کر رہے ہیں۔ جسکی کوئی حد نہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے پچاسوں بزرگوں کو امام مہدی
زبردستی بنا لیا چنانچہ شیعوں کا ایک فرقہ کیسانیہ محمد بن حنیفہ کو جو حضرت علی کے بیٹے تھے۔ اور
ساٹھ برس کی عمر پاکر ۸۱ھ میں فوت ہو چکے ہیں۔ اور نہ انہوں نے کبھی مہدی ہونیکا دعوی کیا۔
مگر انہوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے۔ کہ وہ اب تک فوت نہیں ہوئے۔ اور کوہ رضوی میں مخفی موجود ہیں
دو شیر انکی حفاظت کر رہے ہیں۔ اور اکثر شیعوں کو وہ اپنا جمال دکھاتے ہیں دیکھو ابن خلکان
جلد ۲۔ صفحہ ۲۱ اسی فرقہ کے بعض لوگوں نے جب علامات پر غور کیا۔ کہ وہ انہیں موجود نہیں
تو ان کے بیٹے کو امام مہدی تصور کر لیا۔ اور ان کے متعلق بھی وہ ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ دیکھو
غایت المقصود صفحہ ۳۸۔ اس فرقہ کے بعض لوگوں نے جب باپ بیٹے میں کامیابی کے آثار
نہ پائے۔ تو عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ کو مہدی موعود مان لیا۔ اور ان کے متعلق بھی یہی عقیدہ
رکھتے ہیں دیکھو تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۹۔

شیعوں کا ایک فرقہ مغیریہ نام نے اپنی طاقت اور رونق بڑھانیکو محمد بن عبداللہ بن عبداللہ
بن حسن بن علی کو مہدی موعود مان کیا۔ اور ان کا عقیدہ ہے کہ وہ علمیہ میں پوشیدہ ہیں
غایت المقصود صفحہ ۳۸ اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ ناوسیہ امام جعفر صادق کو جو ۱۴۸ھ میں فوت
ہو چکے ہیں۔ امام مہدی مانتے ہیں۔ دیکھو عمدۃ المطالب صفحہ ۷۳

اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ مبارکیہ اسمٰعیل بن جعفر صادق کو امام مہدی مانتا ہے۔ دیکھو غایت
المقصود صفحہ ۳۸ اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ واقفیہ حضرت موسیٰ کاظم بن جعفر کو امام مہدی
مانتا ہے تاریخ ابن خلکان ۲۱۵۶ اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ محمدیہ۔ محمد بن علی۔ نقی کو امام مہدی
مانتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ شہر سامرہ کے قریب ۱۸ میل کے فاصلہ پر اپنی قبر میں زندہ موجود
ہیں۔ دیکھو غایت المقصود صفحہ ۳۸

اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ اسمٰعیلیہ محمد بن اسمٰعیل بن جعفر کو امام مہدی مانتے ہیں۔ دیکھو
غایت المقصود صفحہ ۳۸ اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ عسکریہ حسن عسکری کو مہدی موعود تسلیم کرتے ہیں

جو شہر سر من رائے میں پوشیدہ ہیں۔ دیکھو ابن خلکان صفحہ ۱۴۷

اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ امامیہ محمد بن علی الباقر کو امام مہدی مانتے ہیں دیکھو سیف الملول صفحہ ۲۳۳ - اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ محمد بن الحسن المثنی کو امام مہدی مانتے ہیں۔ دیکھو ابن خلکان ۱۴۵ اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ محمد بن حسن مہدی کو خلیفہ مانتا ہے۔ دیکھو سیف الملول صفحہ ۲۳۴ - اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ مہدی محمد بن عبد اللہ بن حسن کو مانتا ہے دیکھو سیف المسلول صفحہ ۲۳۴ - اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ یحییٰ بن عمر کو امام مہدی مانتے ہیں۔ دیکھو سیف المسلول صفحہ ۲۳۴ - اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ محمد بن حسن عسکری کو امام مہدی مانتے ہیں۔ اور ان کا اعتقاد ہے کہ وہ غار سامرہ میں مخفی ہیں۔ اور اصل قرآن ان کی بغل میں موجود ہے دیکھو غایت المقصود صفحہ ۴۹

غرضیکہ شیعوں میں امام مہدی کا بعید انتظار ہے اور متعدد اشخاص کو یہ امام مہدی مانے ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی انکا یہ اعتقاد ہے کہ ہمارے امام مہدی دراصل فوت نہیں ہوتے بلکہ وہ زندہ موجود ہیں۔ اور اپنے سچے معتقدوں سے اب بھی وہ ملتے رہتے ہیں۔ مگر ان سے ملنے کے واسطے کسی بزرگ رہبر کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔ براہ راست وہ کم ملتے ہیں۔ چنانچہ ایران میں ہمیشہ ایسے بزرگ موجود رہے جنکے متعلق شیعہ حضرات کا یہ عقیدہ رہا۔ کہ وہ امام مہدی سے ملاقات کے ذریعہ ہیں۔ چنانچہ بہار اللہ کی تعلیم کے صفحہ ۵ پر یہ عبارت درج ہے

" بوشہر میں حضرت علی محمد باب ۱۸۴۴ تک رہے اور انہی اس پچیس ۲۵ سال کی عمر میں اپنے خداداد حسن اور نیک قلبی اور پرہیزگاری اور عبادت کی وجہ سے مشہور تھے۔ ایک روز جمعہ کے دن انہوں نے شیراز کی کسی مسجد میں بیان کیا کہ میں ایک غائب اور بزرگ تک پہنچنے کا دروازہ ہوں۔ اور وہ شخص بہت جلد ظاہر ہونے والا ہے انہوں نے لفظ باب (یعنی دروازہ) کنایۃً استعمال کیا تھا۔ اور اس سے ان کی یہ مراد نہ تھی۔ کہ درحقیقت دروازہ ہیں۔ لیکن بعض آدمیوں نے اس لفظ سے اس کے اصطلاحی معنی لئے۔ کیونکہ بہت پرانے وقتوں سے ایران میں یہ روایت چلی آرہی تھی۔ کہ بارہویں امام غائب ہوگئے ہیں اور خدا اپنے فضل کی رو سے اپنے سچے معتقدوں کو اپنا دیدار دکھانے کے واسطے دنیا میں اس خدمت کے لئے کسی بزرگ اور پرہیزگار

آدمی کو مامور رکہتے ہیں۔ اس آدمی کو وہ اپنی اصطلاح میں باب کا لقب دیتے ہتے۔ پس جب حضرت باب نے کہا کہ میں دروازہ ہوں۔ تو معنے چہوڑکر اصطلاح کا خیال کیا۔ اور اس طرح بعض آدمیونکو دہوکا ہوا۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ تمکو امام غائب کا دیدار دکہا سکتا ہوں۔ لیکن جب کچہہ دن بعد ان کی الواح اور گفتگو میں دیکہا۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں ہی ہوں۔ ”قائم آل محمد“ تو سمجہا کہ انہوں نے اپنا خیال بدل دیا۔ اور مہدی ہونیکا دعوی کرتے ہیں۔ کیونکہ حضرت امام مہدی کا لقب ایران میں اور ائمہ آل رسول اللہ کے بیانات میں ”قائم آل محمد“

نقل مطابق اصل کتاب تعلیم بہاء اللہ صفحہ ۵ تا ۶ مترجمہ وشائع شدہ حشمت اللہ بابی یا بہائی اس عبارت کو دو تین مرتبہ غور کرکے ملاحظہ فرمائیے۔ تو حسب ذیل باتیں آپکو معلوم ہوجائینگی کہ ایران میں آل محمد کو قائم یعنی زندہ مانتے ہیں۔ دوسرے وہاں عام طور پر اس قسم کے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو حضرت امام غائب (مہدی) سے ملاقات کرا دیتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ ایسے لوگوں کا لقب باب ہوتا ہے اب اسمیں غور طلب یہ ہے کہ ان بزرگوں کو جنکو شیعہ حضرات امام مہدی تسلیم کرتے ہیں۔ اُن کو سیکڑوں سال ہوئے کہ وہ فوت ہوگئے۔ اور جو فوت ہوگیا وہ دوبارہ زندہ نہیں ہوسکتا۔ جبکہ قرآن شریف میں صاف طور پر موجود ہے انہم لا یرجعون یہ ایک مشاہدہ اور بین بات ہے کہ جو مرگیا۔ وہ دوبارہ زندہ نہیں ہوتا۔ اسلئے اسپر زیادہ دلائل کی ضرورت نہیں مگر تاہم انکو جو اتنی نہیں سمجہ سکتے ہیں جہلاء کے واسطے ہم صرف ایک دلیل اسجگہ درج کئے دیتے ہیں جو قرآن اور حدیث پر مشتمل ہے

ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی اپنے معجم طبرانی میں یہ حدیث لائے ہیں۔ جسکے راوی حضرت جابر ہیں۔ بکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے جابر کیا تمہیں اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے ایک بشارت سناؤں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالٰے نے تیرے باپ اور تیرے چچا۔ کو زندہ کرکے کہا کہ تم مجہہ سے کچہہ مانگو۔ انہوں نے اپنے رب سے یہ مانگا۔ کہ ہمکو دنیا میں واپس بہیجدے۔ اسپر اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ میں قرآن شریف میں قطعی حکم صادر کرچکا ہوں۔ کہ مردے پہر نہیں لوٹائے جائینگے۔ دیکہو کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ دیگر کتب احادیث میں بھی یہ موجود ہے

پس معلوم ہوا۔ کہ جب پہلی ہی بات غلط ہے تو دوسری بات خود ہی غلط ہے یعنی جب ان

اماموں میں سے کوئی زندہ ہی موجود نہیں تو یہ لوگ باب کس بات کے مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ
میرے پاس جو شخص آئے تو میں اسکے سر پر ہما بٹھا دونگا۔ اور جبکہ سر پر وہ بیٹھے گا وہ بادشاہ
ہو جائیگا۔ اور تحقیق سے ثابت ہوا۔ کہ اس خواص کا دنیا میں کوئی جانور ہما نامی موجود ہی نہیں تو مدعی
خود ہی جھوٹا ثابت ہو گیا۔ ان باتوں سے ایک شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ چونکہ ایران صرف شیعوں کا ہے
اور شیعوں میں یہ عقیدہ عام ہے کہ امام غائب ہمسے مل سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کوئی ملاقات کرانے والا بزرگ
ہماری رہبری کر دے واقعات ایران پڑھنے سے بخوبی اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ ایران میں عام طور پر ایسے
پیدا ہوتے رہے اور بھولے شیعوں کو وہ اپنے دام تزویر میں پھنساتے رہے جہاں کوئی شخص کسی مقدمہ
میں گرفتار ہوا۔ یا کسی کو اور کوئی اہم ضرورت پیش آئی۔ اسکو اسکے یار دوستوں نے مشورہ دیا کہ حضرت
امام مہدی اس مشکل کو حل کر سکتے ہیں۔ اب وہ ضرورتمند کسی ایسے بزرگ کی تلاش میں نکلا جو اسکو
امام مہدی کی زیارت کرا دے چنانچہ وہ اس قسم کے کسی باب کے پاس پہنچا۔ اور باب نے کہا۔ کہ تم اپنے
اندر ان سے ملنے کی قابلیت پیدا کرو۔ وہ بیچارہ قابلیت پیدا کرنے کے لئے اول ان کا مرید بنا اور ان
کو راضی کرنے اور ان سے تعلقات پیدا کرنے کے واسطے تن من دھن انکی نذر کر دیا۔ اس قسم کے لاکھوں
آدمی ہر ایسے مدعی باب کے پاس جمع ہو جاتے رہے اور اسی آرزو میں انھوں نے اپنی عمریں گذار دیں
کہ یہ بزرگ جس دن خوش ہو گیا۔ اسی دن امام مہدی سے ہمیں ملا دیگا چنانچہ اسی آرزو میں ایرانی
لوگ علی محمد کے پاس جمع ہو گئے (یعنی سلطنتوں میں جو ظلم و ستم ہوتے ہیں۔ ریاستوں میں اسکی نمونہ
موجود ہیں) اسی طرح ایرانی بجبر سلطنت سے نالاں تھے۔ اور رات دن یہی تجویزیں سوچا کرتے تھے
کہ کسی طرح کوئی با امن سلطنت قائم ہو۔ ان خیالات نے آہستہ آہستہ ایک خفیہ باغی پارٹی
کی شکل اختیار کر لی تھی۔ جسکا قلع قمع بادشاہ کا فرض تھا۔ علی محمد نے اپنے مریدوں کو یہ امید قوی
دلا دی تھی۔ کہ امام مہدی عنقریب ظہور کرنے والے ہیں۔ اور وہ بڑے زبردست بادشاہ ہونگے
تمام دنیا کے خزانوں کی کنجیاں انکے پاس موجود ہونگی تم ان کے دربار میں رسوخ پانے کے واسطے اپنے
آپکو اسکا اہل بناؤ۔ پھر آہستہ آہستہ لوگوں کو اپنا گرویدہ بناتے بناتے خود ہی امام مہدی بنا مگر
اسکے ساتھ ایک اور شخص کا وعدہ دیتا رہا۔ کہ وہ مجھ سے بھی زبردست ہے۔ اور عنقریب ظہور
کرنے والا ہے اور اندرونی طور پر وہ اسباب کی طیاری میں لگا ہوا تھا۔ کہ ایک اور شخص کو اس

کام کے واسطے تیار کریں چنانچہ باب کے حالات میں معلوم ہوتا ہے کہ معتمد الدولہ باب کا بڑا معتقد تھا۔ در اصل معتقد کیا تھا۔ وہ اس سیاسی گروہ کا بڑا حامی اور مددگار تھا۔ اور اس ساز باز میں بڑا حصہ دار تھا پھر ہمیں بہاء اللہ کی تعلیم نامی کتاب کے صفحہ ۱۰۷ میں یہ بھی پتہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مرزا حسین علی نوری یعنی بہاء اللہ ایرانی کیانی بادشاہوں کی یادگار ایک خاندان کا درخشندہ گوہر تھا۔ جنکے آباؤ اجداد پہلے اسی تخت پر حکمران تھے۔ اسکے بعد انکے دادا وزیر اعظم رہ چکے تھے۔ اس گمشدہ عزت کو دوبارہ حاصل کرنیکی فکر میں یہ تمام پروگرام مرتب کیا گیا تھا۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۸ میں ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب بادشاہ کے قتل کی کوشش کی گئی تو بہاء اللہ کے صرف ایک ضلع کے ۵۰ قصبے ضبط ہوئے معلوم ہوا کہ جب انکے ایک ضلع میں ۵۰ قصبے تھے۔ تو انکے علاوہ کسقدر اور جائداد موجود ہوگی۔

اس عبارت سے ہمارا شبہ یقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ جسطرح ایک عالی دماغ مدبر اور زبردست مجوسی بادشاہ ہرقل نے ابوسفیان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کے متعلق دریافت کیا تھا۔ کہ کیا محمدؐ کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گذرا ہے تو اس نے بیان کیا کہ نہیں تب میں نے دل میں خیال کیا تھا۔ کہ اگر ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہوگا۔ تو میں کہدوں گا۔ کہ وہ ایک شخص ہے جو اپنے باپ دادا کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے تفصیل کے واسطے دیکھو صحیح مترجم بخاری جلد اول صفحہ ۱۰) اس بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس سلطنت کو دوبارہ حاصل کرنے کے واسطے یہ ایک سازش کی گئی تھی جو قبل از وقت اطلاع ملنے پر اسکا قلع قمع کر دیا گیا۔ اس جماعت میں جہلا اور نادان لوگ جمع ہو گئے تھے جسکا اقبال خود بہاء اللہ کی تعلیمات صفحہ ۱۲ پر درج ہے

> سید علی محمد کے دعوے کو جن لوگوں نے سچا تسلیم کیا وہ بھی انکا نام بابی مشہور ہو گیا اور ان بابیوں کی تاریخ نہایت قابل رحم اور دردناک ہے کیونکہ اکثر ایسی سے ان پڑھ خوش عقیدت سادہ اور پاک طینت تھے جنہوں نے سمجھا کہ مسیح موعود اور امام بارہویں امام معصوم قائم آل محمد کا ذکر انکو جناب کرنے والے خبر دیتے سناتا اور جیسا ہی انکا

ذکر ہوتا تو عجل اللہ فرجہ کہنا سکھایا تھا۔ اور سینکڑوں فسانے جو کہ
واعظوں کے جوش نے ان کے لئے گھڑے تھے۔ اُن کے ذہن میں
موجود تھے۔ اور ان کی رکاب میں چلکر جہاد اور شہادت کا جوش ہر ایک کو
متوالا کئے ہوئے تھا۔ ان لوگوں کو مرزا علی کے حسن صورت اور سیرت
نے اپنا دلدادہ کر لیا اور ان کے پر جوش بیانات نے انکا دل چھین لیا"

ہمیں اسپر نوٹ کر کے بحث کرنے کی ضرورت نہیں تاہم بھولوں کو سمجھانا ضروری ہے کیونکہ انکا تھا۔ مؤلف جنکو مدعیہ اور اوصاف سمجھ رہا ہے اور انکی خامی پر اسکی نظر نہیں تو عوام تو اس سے زیادہ احمق ہوں گے۔ ۱؎ قرآن شریف کا صاف حکم ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ۔ جو جو جان بوجھ کر ہلاکت میں پڑے گا۔ وہ شہید نہیں۔ بلکہ حرام موت مرا۔ پھر قابل رحم کسطرح ہوا۔ ۲؎ ان پڑھ جاہل اور کندہ ناتراش کو کہتے ہیں۔ ۳؎ خوش عقیدہ اندھی تقلید کرنے والا بیوقوف ۴؎ سادہ احمق کہلاتا ہے۔ اسی لئے فوج میں ایسے لوگ بڑی خواہش سے بھرتی کئے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دلائل اور براہین کی کیا ضرورت تھی۔ مسلمہ کذاب کے ساتھ ایسے ہی لوگ جمع ہو گئے تھے۔ ۵؎ ہم خود اس بات کو لکھ چکے ہیں کہ شیعوں سے زیادہ کوئی امام مہدی کا منتظر نہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے پچاسوں کو امام مہدی سمجھ لیا۔ اور انکی نسبت الف لیلا کی سی کہانیاں بنا لیں ایسے لوگوں کا کثرت سے جمع ہونا کاذب ہونے پر دلیل ہے۔ اسی وجہ سے تو بابیوں کی قربانی صداقت پر روشنی نہیں ڈالتی۔ بلکہ بھیڑ۔ بکری کی طرح مارا جانا اور کامیاب نہ ہونا کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کو جھٹلاتا ہے۔ ۶؎ لیجئے ایک تو کریلا دوسرے نیم چڑھا۔ اول تو وہ جھیلا بچپن سے واعظوں کی خوش بیانی کے سبب جوشیلے تھے ہی اب اسپر یہ طرفہ ہوا۔ کہ باب کی خوش بیانی اور پر جوش تقریر پر تمام دنیا پر قبضہ کی خوشی پر باب کی موہنی صورت سے اسکا بیان کرنا سونے پر سوہاگہ ہو گیا۔ اگر مؤلف کتاب یہ کہتا ہے۔ کہ یہ علماء کی جماعت تھی۔ اور کشف رویائے صالحہ اور الہامات سے یہ لوگ روحانیت میں صحابہ کی طرح ترقی کر گئے تھے۔ اسلئے ان لوگوں نے اللہ اور اسکے رسول کی عزت کے لئے تمام مصائب برداشت کئے۔ تو یہ ضرور صداقت کی دلیل ہوتی۔ آجکل جتھوں میں سکھوں کے جتھے روزانہ روانہ ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی سکھوں کے

سینکڑوں واقعات گذرے ہیں۔ تو کیا یہ بات کوئی صداقت کی دلیل ہو سکتی ہے؟ انبیاء
ہمیشہ جہاں بھی آئے۔ انہوں نے عوام کی توقعات کے خلاف بات کی۔ کیونکہ اگر اس قوم میں
صلاحیت ہوتی۔ تو کسی مصلح کے مامور ہونیکی کیا ضرورت تھی۔ پس دنیا کے بہاؤ میں تو مردہ
بھی بہنے لگتا ہے۔ مگر یہ بہاؤ میں بھی نہ بہ سکے۔ اور ۵ سال میں مارے گئے۔ اور تمام جماعت منتشر
ہوگئی جب من یظہر اللہ (بہاء اللہ) تشریف لائے۔ تو ان کو ایک روز کے واسطے بھی جیل
سے آزادی نہ ملی جس سے کہ وہ آزادی سے اپنا پیغام الوہیت کسی کو سنا سکتے۔ جسقدر
اس چھوٹی سی کتاب بہاء اللہ کی تعلیم میں مضمون درج ہے اسکو سرسری نظر سے پڑھنے والا
بہ آسانی سے معلوم کر سکتا ہے۔ کہ یہ خدا کی طرف سے مامور نہ تھا بلکہ عقلی تکے لڑاتے ہوئے تھے
جیسا کہ اس کتاب کے صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے کہ

”انکی کتابیں اور خطوط کسی کو نہ دیکھا سکتا اگر کوئی دکھاتا بھی تو فوراً ضبط ہو جاتے اور
جلا دیئے جاتے تھے“

کتابیں اور خطوط آجکل تمام دنیا میں ضبط ہوتے ہیں اور یہ بات بھی محتاج بیان نہیں کہ
مذہبی تعلیم اچھی تعلیم ہوتی ہے وہ کسی جگہ ضبط نہیں ہوتی۔ نہ کوئی عقلمند ان کو ضبط کرتا ہے۔ ضبط
ہونے والی تحریر فتنہ اور فساد پیدا کرنے والی ہوا کرتی ہے یا بغاوت کی تحریر۔ پس معلوم ہوا کہ خدائی
احکام ایسے نہ تھے۔ اور خدائی احکام ہمیشہ امن اور اتحاد اور اصلاح پر مبنی ہوا کرتے ہیں جو
ہر شخص کو پسند ہوتے ہیں۔ کوئی ان کو ضبط نہیں کرتا۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۴ پر اس کی
تصدیق ہو جاتی ہے چنانچہ کہا ہے کہ

”حضرت باب نے بعض موقعوں پر یہ لکھا تھا کہ میں نے جو شریعت الٰہی ہے
اسپر عمل کرنے کا حکم تمکو اسوقت ملیگا جبکہ من یظہر اللہ ظاہر ہوگا۔
اور اس شریعت میں سے وہ جس بات کو پسند کرے گا۔ اسپر عمل کرنیکا حکم
دیگا۔ اور جسکو پسند نہ کریگا۔ اسکو تم مت کرنا“

دوستو! اگر یہ خدا کی طرف سے ہوتا۔ اور سلطنت حاصل کرنیکا پروپیگنڈا نہ ہوتا۔ تو یہ عبارت اسطرح
ہوتی کہ جو شریعت مجھپر نازل ہوئی ہے۔ اسکے معنی من یظہر اللہ کو اللہ تعالیٰ تفہیم کرے گا۔ مگر

یہاں اسکے برعکس یہ درج ہے کہ جو نئے شریعت لکھی ہے اور جس بات کو وہ پسند کرے گا۔
اسمیں ایک لفظ بھی خدا کی طرف سے معلوم نہیں ہوتا۔ لوگو خدا کے لئے غور کرو کہ ایسی عبارت کسی
نبی کے منہ سے نکلی ہے یا کسی الہامی کتاب میں درج ہے چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۴۳ پر لکھا ہوا
ہے کہ " باوجود ان پڑھ ہونے کے بہاء اللہ کو یا تعلیم دیگئی۔ اور انکا کیا دعویٰ تھا۔ وہ انکی تعلیم
سے معلوم ہو سکتا ہے" پھر اسی کتاب میں بہاء اللہ نے باب کے اس پروپگنڈہ کا اقرار کیا ہے
چنانچہ صفحہ ۹ اپر لکھا ہے کہ " بہاء اللہ نے کہا۔ کہ جس شخص کی بشارت تمکو حضرت باب نے
دی ہے اور جسکی راہ میں انہوں نے اپنی جان فدا کی ہے وہ میں ہی ہوں"

اس عبارت سے کسقدر صاف طور پر عیاں ہے کہ بہاء اللہ کی راہ میں باب نے جان دی
اللہ کی راہ میں نہ دی بلکہ بہاء اللہ کو سلطنت دلوانے کی خاطر یہ تمام پروپگنڈہ مرتب ہوا تھا۔
اور اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ یہ سب الہامی کاروبار تھا۔ تو ہمیں کسی الہامی کتاب میں تو اس بات
کا ذکر وضاحت صراحت نہیں کنایۃً ہی ہوتا۔ کہ تمام مذاہب اور تمام انبیاء کے نام پر پانی پھیرنے
والا صرف باب تحیال میں مارا جائیگا۔ اور اسکا آقا تمام عمر بابر زنجیر قید ہو کر اعلان الوہیت
کرے گا۔ مگر کسقدر تعجب ہے کہ تمام کتابیں اس بیان سے ساکت اور خاموش ہیں الہامی
کتابوں میں نہ سہی۔ خود باب ہی کبھی کسی موقعہ پر اشارۃً یا کنایۃً اپنے مریدوں میں اسکا
اظہار کرتا۔ کہ من یظہرہ اللہ کے عہدے پر مامور ہونے والا بھی مرزا حسین علی نوری ہے۔ جسکو
نے بہاء اللہ کا خطاب دیا ہے اور جو میرے قید کے زمانہ میں تمہارا خلیفہ رہیگا افسوس کہ باب
نے کبھی اپنی تقریر یا تحریر میں اس بات کا اشارہ تک نہ کیا یہی وجہ ہے کہ جب بہاء اللہ نے
کہا۔ کہ من یظہرہ اللہ میں ہی ہوں تو سب بابیوں کو یہ سنکر سکتہ ہو گیا۔ (دیکھو صفحہ ۱۹) اسکے
برعکس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دنیا بھر کے مذاہب میں پیشگوئی موجود تھی۔ اور نام مقام
علیہ تک درج تھا۔ مگر باب اتنے بڑے شخص کی پیشگوئی کرتا ہے۔ جو اسکی شریعت کو منسوخ کر دیگا۔
اور پھر وہ اسکے پاس موجود ہے۔ مگر اسکی نسبت کوئی اشارہ اور کنایہ تک نہیں کرتا معلوم ہوتا ہے
کہ باب یہ پروپگنڈہ پھیلانا چاہتا تھا۔ اور موقعہ کی تاک میں تھا۔ کہ موقعہ آئے تو میں اسکا اظہار کر دوں۔ مگر
ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا نے عمل پروپگنڈہ پھیلانیکی مہلت نہ دی۔ اور یہ دعویٰ بھی

بہار اللہ نے نہایت مجبوری سے کیا کیونکہ وہ جس پیمانہ اور جس سازو سامان اور وقت کے منتظر تھے۔ وہ قدرت نے مہیا نہ ہونے دیا۔ اور بابی مایوس ہو کر اسی امید موہوم سے تنگ آ کر کم ہونے لگے تھے۔ چنانچہ اسکی بھی تصدیق اسی کتاب کے صفحہ ۱۹ سے ہوتی ہے کہ

" جب بابیوں کی حالت بے سردار کے بہت نازک ہونے لگی۔ تو
ایڈریانوپل میں بہار اللہ نے کہا۔ کہ جس شخص کی بشارت حضرت
باب نے دی تھی۔ وہ میں ہوں "

دیگر انبیا اور بہار اللہ آجتک جسقدر انبیاء اولیاء گذرے ہیں ہمیں ایک بھی مثال ایسی نہیں ملتی۔ کہ جو اپنے لٹریچر اپنی تعلیم کو پوشیدہ رکھے۔ مگر یہ فرقہ بھی سن کابکی طرح اپنے راز اور تعلیم کو چھپاتے ہیں میں نے اپنے دوست بہائی سے دریافت کیا کہ تم اپنی کتابیں کیوں عام نہیں کرتے۔ کہنے لگے۔ لا یمسہ الا المطہرون جسطرح قرآن کے ناپاک لوگوں پر اسرار نہیں کھلتے اسی طرح ہماری کتابیں عوام کو نہیں دیجاتیں۔ اسلئے ہم مجبور ہیں کہ بہائی مذہب پر کوئی مفصل روشنی ڈال سکیں تاہم جو کتاب انکی تعلیم کی ہمنے دیکھی ہے وہ ہمیں بتا رہی ہے کہ دیگر انبیاء کی طرح غیرت اور جوش اللہ کا نام پھیلانے کا انمیں نہیں عیسائی موسائی اور آریہ ہندو وغیرہ جس دریدہ دہنی سے انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دے رہے ہیں اور توحید پرستوں کو نیست و نابود اور ملیا میٹ کرنیکے جو منصوبے کر رہے ہیں ان کو مٹانے کا جواب دینے کا انہیں کوئی جوش نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اللہ تعالےٰ نے فرماتا ہے کہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنو صلو علیہ و تسلیما کا حکم دے رہا ہے مگر انہوں نے ایک جگہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت درود سلام تو الگ رہا۔ مدحیہ لفظ لغواً بھی استعمال نہ کیا۔ مگر یہ طائفہ انبیاء ہمیشہ تمام انبیاء پر درود و سلام بھیجنے کی اپنی امت کو تلقین کرتے چلے آئے ہیں۔ خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء پر درود بھیجی اور بھیجنے کی تاکید کی۔ قرآن شریف میں تمام انبیاء پر درود و سلام موجود ہے مگر آہ ایک ایسے مدعی کی کتاب میں ایک جگہ بھی درود موجود نہیں۔ تمام تعلیم میں ایک جگہ بھی حکم نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی دنیا پر کوئی احسان ہے اگرچہ اس کتاب میں ذخیرہ

لکھا ہے کہ ہندوؤں کی پہچان کا کوئی معیار مقرر کر کے اسپر باب اور بہاء اللہ کو پرکھو۔ مگر ہم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ جب تمام انبیاء پر وہ ایمان لانا ضروری نہیں سمجھتے۔ اور ان کا ذکر تک نہیں ملائکہ پر ایمان لانے کا ذکر تک نہیں بلکہ وہاں تو معمولی لوگوں کی طرح نصائح لکھدی ہیں۔ مگر عیسائی یہود اور دیگر مذاہب جو توحید خداوندی کی جڑ پر کلہاڑا چلا رہے تھے۔ انکی تردید کرنے میں ایک سطر بھی نہیں لکھی۔ بلکہ اسکے برعکس منافقانہ یہ تعلیم دی ہے کہ کسی مذہب کی تردید مت کرو۔ مگر ہم دیگر انبیاء میں یہ دیکھتے ہیں۔ کہ وہ آکر تمام مذاہب کو باطل ثابت کرتے ہیں خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ ایک خاص بات جو ہر نبی میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہوتی ہے کہ عین اسوقت آتا ہے جبکہ ظہر الفساد فی البر والبحر۔ اور نبی کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ آکر اسکی اصلاح کرتا ہے مگر ہمیں اس مادہ پرست مصنفوں اور مولفوں کے مقابلہ میں باب اور بہاء اللہ کی ایک بھی تصنیف نہیں ملتی جسکو یہ کہا جا سکے کہ اس نے اس فساد کا قلع قمع کر دیا۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات ایسے ہیں جو انہوں نے اپنی وحشی قوم کو دیئے کہ متعصب انگریز تک انکی تعریف میں ہزاروں صفحہ لکھ ڈالتے ہیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ جناب مولوی نور الدین صاحب بھیروی (جنکا نبی ہونیکا دعوی تھا اور نہ وحی ہونیکا) انکی تصنیف آریوں کے مقابلہ پر نور الدین اور عیسائیوں کے مقابلہ پر فصل الخطاب کا ایسی لکھیں کہ دوست دشمن سب مان گئے کہ تیرہ سو سال کے اندر کوئی ایسی مدلل کتاب نہیں لکھی گئی حضرت رسول کریم کی زندگی کو سامنے رکھکر موازنہ کرو۔ اور پھر دیکھو کہ کون اولو العزم ہے اور کسکی زندگی کی مثال از آدم تا ایندم نہیں ملتی۔ بقول شخصے

کئے امتحان بعض تو یہ آپکا غلام ++ قائل نہیں ہے قید کسی شیخ و شاب کا

قرآن شریف کروڑوں کی تعداد میں چھپا ہوا موجود ہے ہندو عیسائی سکھ آریہ تمام اسکو چھاپ رہے اور قرآن اپنے دعاوی باآواز بیان کر رہا ہے کہ ذالک الکتاب لاریب فیہ فاتو بسورۃ من مثلہ فیہ شفاء للناس۔ مگر بہائی اپنی کتاب اقدس کو چھپاتے ہیں اگر ظاہر کر دیں تو گلستان بوستان اخلاق جلالی کا بھی وہ مقابلہ نہیں کر سکتی۔ چند اقتباسات جو بہاء اللہ کی تعلیم میں درج ہیں انکو دیکھکر ایک عقلمند بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ معمولی فلاسفر افلاطون اور ارسطو کے مقولوں کے برابر بھی وہ نہیں

اور کوئی خاص بات جو نئی ہو وہ اسمیں موجود نہیں جب تمام عالم کے انبیاء کی شریعت کو منسوخ کرنے کے
واسطے ایک شخص مبعوث ہوتا ہے مگر وہ ایک بات بھی ایسی نئی نہیں پیش کر سکتا کہ جو اس سے پہلے
کسی نے پیش کی ہو۔ پھر خدا جانے کس بل بوتے پر کس بنا پر کس لیاقت اور کس گھمنڈ پر من یظہرہ اللہ کا دعوی
کیا ہم امید کرتے ہیں کہ کوئی بابی ضرور ہماری باتوں کا جواب دیگا اگر انہیں ذرہ بھر بھی صداقت کا [illegible]
ایسے ایسے یہاں ذی ہوش بہک جاتے ہیں جہاں بات کرتا رہے بابی ذرا اوسان کے ساتھ

حضرت رسول کریمؐ اور بہاء اللہ

ایک نبی نے آکر دوسرے نبی کی شریعت کی پیروی کی بلکہ
خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا کہ میں
ملت ابراہیم حنیفا گو کتابیں متعدد نازل ہوئیں مگر قرآن شریف پر تدبر کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ ہر ایک نبی
ایک ہی تعلیم لیکر آیا۔ اور جب داؤد پر نازل شدہ کتاب زبور میں تحریف کر دیگئی جب توریت نازل ہوئی جب
توریت محرفہ ہوگئی تو انجیل نازل ہوئی چنانچہ آج توریت میں ایک آیت بھی ایسی موجود نہیں جسکو خالص
الہامی کہا جا سکیگا۔ مگر تاہم تمام عیسائی زبور توریت انجیل کو ایک ہی مرتبہ دیتے ہیں۔ اور یہ اسی بات کی دلیل ہے کہ
انہوں نے اسکو منسوخ تصور نہیں کیا۔ اور اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبد اللہ بن سلام عرض کرتے ہیں کہ
حضور میں توریت بھی پڑھ چکا ہوں میرے واسطے کیا حکم ہے تو حضورؐ نے فرمایا کہ تم ایک دن توریت اور ایک دن
قرآن شریف کی تلاوت کیا کرو۔ تفصیل کیواسطے دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۸ دوسری حدیث میں لکھا ہے کہ
حضور نے فرمایا کہ تم توریت سے بھی روایت بیان کیا کرو۔ کوئی حرج نہیں۔ اصل حدیث دیکھو کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۱
پس معلوم ہوا۔ کہ ہمیشہ ہر ایک نبی دوسرے کی تصدیق کرتا ہے۔ مگر بہاء اللہ نے حضرت رسول کریمؐ جیسے
اولو العزم نبی کی بھی عزت نہ کی مگر ہم بہاء اللہ کی شریعت دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دنیا کے بہاؤ
کے مطابق شریعت تصنیف کی یہود و عیسائی۔ تو علیحدہ رہے خود مسلمان اسلام سے دور جا پڑے اور ان کو
احکامات اسلامی کی پرواہ نہ رہی کچھ کاروبار اسقدر بڑھ گئے کچھ مصروفیت بہت زیادہ ہو گئی ہم یورپ
کی دہریت نے مسلمانوں پر اثر کیا۔ اور اس سے وہ اسقدر دہریہ ہوئے۔ کہ دین اسلامی اصول کی فلاسفی بھی
بھول گئے۔ اور وہ یورپ کی ہوا سے متاثر ہو کر کہنے لگے۔ کہ بغیر سود کے آجکل کاروبار ہی نہیں چل سکتا۔ اور
آجکل لوگوں کو اتنی فرصت نہیں۔ کہ پانچ نمازیں پڑھیں وغیرہ۔ اسلئے انکی منشاء کے مطابق ایک نئی شریعت
بھی بنا دی۔ مگر ہم تمام انبیاء میں اسکے خلاف دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بہاؤ کے خلاف چلا کرتے ہیں۔ اسی واسطے

انکی بات مشکل سے بنی جاتی ہے۔ آجکل ہندوستان کے ایجی ٹیشن کو دیکھو کہ ہندوستانیوں کے مذاق سے مطابق
مہاتما گاندھی کو ہندو مسلمانوں نے کیا کچھ مان لیا بلکہ علماء نے اسکو نبی کے برابر مرتبہ دیدیا اور عوام کالانعام
نے سینہ سپر ہو کر گولیاں کھائیں جلیانوالہ باغ ۔ دہلی کا واقعہ دیکھو ہزاروں بڑے بڑے عالم رئیس امراء
بلکہ راجہ نواب جیلخانوں میں چلے گئے۔ محض اس امید پر کہ ایکسال میں ہمارا ہندوستان پر قبضہ ہو جائیگا
اور ہم گورنر اور کمشنر بنیں گے۔ مگر نوح علیہ السلام چونکہ عوام کے خیالات کے خلاف وعظ کہتے تھے۔ اس سے
ایک ہزار سال تک گالیاں بھی کھاتے رہے۔ مگر مسیلمہ کذاب نے جسوقت دعویٰ کیا ایک دن میں لاکھوں
آدمیوں نے بیعت کی اسی طرح باب نے لوگوں کو وعدہ دیئے۔ کہ میرا روئے زمین پر قبضہ ہو جائیگا۔
اگر خدا سے ان کا ذرہ بھر بھی تعلق ہوتا۔ تو اسکو اپنے انجام کی خبر ملجاتی۔ اور اپنے مریدوں کو خبر دیدیتا۔ اور
وہ بتا دیتا۔ کہ میرا یہ انجام ہوگا اسی طرح بہاء اللہ بیچارہ کو ایکدن بھی آزادی نہ میسر آئی۔ مگر انکے مقابلہ پر
حضرت یوسف بھی قید ہوئے۔ مگر انجام بادشاہت حضرت موسیٰ نے بھی بعید فرعون سے دکھ اٹھائے
مگر انجام ان کو کامیابی اور فرعون دریا برد ہوا اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے
بڑی بات کی اللہ تعالیٰ سے خبر پائی۔ اور وہ لفظ بلفظ پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ دل سے انصاف اجازت ہے
اور قرآن کو پڑھے اور پھر بہاء اللہ اور باب کے انجام اور واقعات کو دیکھئے۔ رہا یہ سوال کہ جس امر کے
واسطے وہ مامور ہوا تھا (یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر) اس نے کوئی کتاب عیسائیت وغیرہ کے خلاف بھی
غلط ہے اسلئے کہ وہ ماموری نہ تھا۔ بلکہ ایک پولیٹکل اور سیاسی گروہ تھا۔ چنانچہ بہاء اللہ بچپن سے
باب کے پاس رہا مگر اسکی نسبت ایکمرتبہ بھی یہ نہ کہا کہ من یظہرہ اللہ بہاء اللہ ہے اسکے برعکس
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے واقعات سے اپنی امت کو قبل از وقت مطلع کر دیا چنانچہ
میرا یہ دعویٰ ہے کہ دنیا میں کوئی ایسی ایجاد اور واقعہ ایسا نہیں۔ کہ جسکا ذکر قرآن شریف یا احادیث یا
دیگر کتب میں موجود نہ ہو۔ بلکہ یہانتک کہ اولیاء امت نے بھی اپنے اہم واقعات سے قبل از وقت
اطلاع دی ہے کہ آج انکو مطالعہ کرکے ایک دہریہ بھی صداقت اور اسلام کا کلمہ پڑھنے لگ جاتا ہے
چنانچہ حضرت نعمت اللہ ولی کے قصیدہ کو مطالعہ کرو کہ بعینہٖ الفاظ میں واقعات آئندہ کی
تشریح کی ہے ؎

ا ح م د مے خوانم ÷ نام آن نامدار می بینم
غ و ر سے سال چون گذشت از سال ÷ بوالعجب کاروبار می بینم

وغیرہ - ریل اور تار بجلی وغیرہ وغیرہ ایجادونکی پیشنگوئیاں قرآن واحادیث سے نکالکر ہم اپنی کتاب محقق میں دو سال ہوئے شائع کر چکے ہیں۔ غرضیکہ اس سے پہلے جسقدر بزرگ - ولی اور نبی گذرے ہیں۔ انکی زندگی سے جب ہم بہاء اللہ کی زندگی اور تعلیم کا موازنہ کرتے ہیں۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے والا تو غیر ممکن ۔ حضور کے ایک ادنیٰ غلام کا بھی مقابلہ کرنیکی اسمیں طاقت نہیں ۔ چنانچہ

میں خود بہائی مذہب کے بڑے سے بڑے روحانی بزرگ کو چیلنج کرتا ہوں

کہ وہ میرے مقابلہ پر آئے اور اپنی روحانیت کا مجھ سے مقابلہ کرے

باوجودیکہ میں ایک نہایت گناہ گار بندہ ہوں ۔ مگر جسقدر مقابلہ کے طریقہ اس کتاب میں سے نے لکھے ہیں۔ انمیں سے ہر ایک کیواسطے طیار ہوں ۔ فقط

سید ابوالبرکات محقق دہلوی

نئے قرآن کی ضرورت

زمانہ بدل گیا انسان ترقی کے آسمان پر پرواز کرنے لگا۔ بیرونی دشمن یہودی عیسائی - آریہ سناتنی وغیرہ اور اندرونی دشمن بابی نیچری دہریہ وغیرہ قرآن پر اعتراض کرنے لگے۔ اسی واسطے تمام مذاہب نے اپنی اپنی الہامی کتابونکی اصلاح کروائی فلسفی مسلمان قرآن کی اصلاح کے بھی طالب ہیں۔ مگر انہیں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ معلوم نہیں انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کہ اسمیں کوئی ترمیم وتنسیخ نہ کرسکیگا۔ کیونکہ اسکی حفاظت ہم خود کرتے رہینگے دوسرا اسکا دعویٰ ہے ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کوئی ایسی خشک وتر چیز نہیں جسکا بیان اسمیں مدلل موجود نہو ایسے قرآن شریف کی عرصہ سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی - اب اسکا ایک سپارہ ہر مہینہ حسبکہ شائقین کی خدمت میں پہنچانا بھی شروع ہوگیا۔ مگر آپنے اسکی طرف ابھی توجہ نہیں فرمائی ہے ۵ کے ٹکٹ لفافہ میں بھیجکر ایک سپارہ بطور نمونہ منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔ اگر پسند ہو تو بقیہ قرآن شریف بھی منگوا لیجئے ۔ ورنہ یہ سپارہ بھی واپس کرکے اپنی قیمت واپس لے لیجئے حاشیہ پر - آریہ عیسائی دہریہ نیچری چکڑالوی بابی وغیرہ اندرونی وبیرونی دشمنان اسلام کے اعتراضات کے جواب دئیے ہیں بین السطور میں لفظی ترجمہ ہے جسمیں خلیص خوبی ہے۔ کثرت الفاظ ہے۔ مگر بامحاورہ عربی حرف ونحو کے مطابق اردو حرف ونحو کو ملا دیا ہے علامہ موصوف کا ہی کام ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اسی طرح بخاری شریف کا ترجمہ بھی شائع ہو رہا ہے اشتہار منیجر "محقق" دہلی

اطلاع ضروری

اس کتاب کو ۵۰ صفحہ مین ختم کر چکا تھا کہ ایک میرے دوست نے
بہائی مذہب پر روشنی ڈالنے کے متعلق میری توجہ دلائی مگر اس مذہب کا لٹریچر حاصل کرنا بڑا دشوار ہے
تاہم انتہائی کوشش سے بہت کچھ نئے حاصل کیا ہے ۵۲ صفحے اس کتاب مین زائد کر چکا ہون مگر یہ
مضمون تب بھی ختم نہین ہو سکتا اور کتاب کی قیمت عہ شائع کرنے سے قبل اعلان کر چکا ہون اسلئے اس کتاب
کو اسجگہ ختم کر کے آپ لوگون سے دعائے مغفرت کا طالب ہون اور دوسرا حصہ تالیف کر رہا ہون جسمین بہائی
مذہب پر مفصل روشنی ڈالنے کے علاوہ چند مدعیان ماموریت کے حالات بھی اسمین بڑھا دیئے ہیں شائع
ہونے پر احباب کو مطلع کرون گا۔

آپ کی دعا کا محتاج - محقق دہلے

ظہور امام کا وقت

حضرت عیسیٰ اور امام مہدیؑ کے ظہور کا وقت یہی ہے اسوقت تک
جس قدر کتابیں اس موضوع پر لکھی گئی ہیں اُنکے متعلق ہمارا دعوی ہے
کہ وہ تمام مجمل ہین جنکو مولفین بھی خود نہین سمجھ سکے تو بھلا دوسرون کو وہ کیا خاک سمجھا سکتے تھے جو
خفتہ را خفتہ کے کند بیدار حضرت علامہ سید ابو البرکات صاحب محقق دہلوی جانشین حضرت شاہ
ولی اللہ صاحب دہلوی نے کتاب علم الساعۃ میں ڈیڑھ سو ایسی علامات درج کی ہین جو اسوقت تک
پوری ہو چکی ہین اور ان پر اسقدر محققانہ اور سیر کن بحث کی ہے کہ معمولی سے معمولی سمجھ کے انسان کے
بھی سمجھ میں آسکتی ہین کہ فی الواقع اسمین اشارہ اور استعارہ ہے نہ کہ ظاہری الفاظ ہر علامت پر قرآن اور حدیث سے
دلائل دیکر انکو سمجھایا ہے اور جس جس کتاب سے عبارت نقل کی ہے اسکا ترجمہ اور صفحہ اور سطر تک حوالہ دیا ہے
اگر یہ کتاب ضبط نہو گئی تو ضرور آپکی خدمت میں بذریعہ وی-پی ارسال کر دیجائے گی قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے عہ
شرط یہ ہے کہ اگر ناپسند ہو تو مکمل مطالعہ کے بعد واپس کر کے اپنی قیمت واپس منگا لیجئے اگر قیمت واپس نہ کرین تو
اخبارین شکایت چھپوا دیجئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کتاب کا ایکمرتبہ مطالعہ کر لے خواہ وہ اپنے پاس
اسکو رکھے یا واپس کر کے قیمت منگا لے مگر اسکو مطالعہ کر کے اس لغزش سے بچے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء
کے ساتھ انکی قوم نے اسکو جھٹلایا اور لعنت خریدی خود جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر غور کرو کہ عیسائی، موسائی، ہنود، بدھ
غرضیکہ تمام مذاہب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نہایت واضح الفاظ میں پیشینگوئیان موجود ہین مگر انکی قوم
ان الہامی استعارون کو نہ سمجھی اُسنے ٹھوکر کھا کر ہمیشہ کیواسطے دوزخ خرید لیا اسی طرح حضرت عیسیٰ اور امام مہدیؑ
کے متعلق جو علامات اسلامی کتابون میں آئی ہین انکے یہ ظاہری معنی نہین جو آپ سمجھے بیٹھے ہین اسلئے انکو محض تائید غیبی سے ختم
مؤلف کے دل میں ڈالا ہے کہ اپنی قوم کو عین وقت پر ٹھوکر کھانے سے سنبھال لیا جاوے قیمت عہ تیرہ منیجر محقق دہلے